سورۃ المائدہ

وعدہ پورہ کرہ اور نیکی کے کاموں میں تعاون کرو

اللہ کی بے حد کرم نوازی ہے کہ اُس نے ہمیں زندگی میں اِک بار پھر قرآن پاک کے اِس مبارک درس کا موقع عطا فرمایا ہے عالم القرآن کورس کی یہ باقاعدہ کلاس جو ہر جمعے کو منعقد ہوتی ہے آج انشاءاللہ العزیز ہمارا یہ کورس پانچویں سورۃ میں داخل ہوگا سورۃ المائدہ کا آغاز آج سے ہوگا (انشاءاللہ) اور یقیناً یہ کچھ بھی نہیں ہے اللہ کے اُس کرم کے آگے اُس فضل کے آگے جس نے توفیق بخشی کہ ہم نے کوشش کی اور چار سورتیں ڈیڑھ سال کے عرصے میں عالم القرآن کورس کی مکمل کی گئی۔ اِس بات کو ذہن نشین کرنا چاہئے کہ اللہ پاک نے وہاں قیامت کے دن یہ ہرگز نہیں پوچھنا کہ کون کتنی بار قرآن کو مکمل کر کے آیا بلکہ یہ پوچھنا ہے کہ کیسے پڑھ کے آیا، غور کیا کہ نہیں، جو علم لیا تھا اُس پہ عمل ہوا کہ نہیں، جس آیت کو پڑھا تھا اُس آیت کے بارے میں سوچا یا نہیں یہ سوال ہوگا۔ یہ غلط فہمی کہ میں روزانہ اِک اِک سپارہ ختم کروں گی اور میں بڑے قرآن پڑھ لوں گی یہ محض ایک خیال ہے ٹھیک ہے آپ پڑھتے رہیں اللہ پاک کے قرآن کی تلاوت جتنی ہو بہتر ہے لیکن قرآن پاک کے نازل ہونے کا یہ مقصد ہرگز نہیں تو اسلئے چار سورتیں ڈیڑھ سال میں مکمل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ہم نے بڑی اِس پہ کوشش کی ہے ہر آیت کے اُوپر بڑی گفتگو کی گئی ہے او کتنے کتنے ر علم کے خزانے آپ کے ہاتھ آئے ہیں اور یہ وہی جانتا ہے جسے علم کی پیاس ہے یا جو علم کا متلاشی ہے اُسے پتا ہے کہ یہ کتنی بڑی چیز ہے (الحمداللہ)۔

آیئے آج ہم سورۃ المائدہ کا آغاز کرتے ہیں اور اس خوبصورت سورۃ کو شروع کرنے سے پہلے میں چاہوں گا کہ میں اس کا ادب جو ہے جو صفحہ نمبر ۳۱ پے ہے اسکو ذرہ پڑھ لیں سمجھ لیں اور پھر ہم انشاءاللہ اس کی آیتیں شروع کرینگے۔ دعا کریں کہ اللہ ہمیں یہ بھی صحت اور عافیت کے ساتھ مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

سورۃ المائدہ مدنی سورۃ ہے اور مدنی صورت کی تعریف آپکے ذہن میں ہونی چاہئے اور عام طور پہ لوگ مدنی سورۃ سنتے ہی یہ سوچ لیتے ہیں کہ یہ وہ صورت ہے جو مدینہ شریف میں نازل ہوئی یہ صحیح تعریف نہیں ہے۔

مدنی سورۃ سے مراد وہ سورۃ ہوتی ہے جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی چاہے حضورﷺ مدینے میں رہے یا مکے میں آئے چاہے آپ سفر میں تھے مدینے سے باہر تھے نہیں تھے جہاں بھی تھے جو سورۃ ہجرت کے بعد آئی ہے وہ مدنی ہے

۔تو اسکی تعریف جو عام طور پہ لوگوں کے ذہن میں عام طور پر ہوتی ہے کہ مدنی سورۃ مدینے میں نازل ہوئی ہے وہ غلط تعریف ہے اصل تعریف یہ ہے کہ مدنی سورت وہ ہے جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہو۔ سورۃ المائدہ میں ۱۲۰ آیتیں ہیں ۱۶ رکوع ہیں حروف کی تعداد لکھی ہے ۱۲۴۶۴ حروف ہیں جو اللہ نے اس میں داخل کئِے۔ اس سورۃ کی صرف ایک آیت کے بارے میں، جو کہ **الیوم اکملت** اس آیت کے علاوہ باقی تمام آیتوں کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ آیت جو ہے جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے یہ حجۃ الوداع کے موقع پہ نازل ہوئی جب آخری حج آقا کریمﷺ نے زندگی کا فرمایا اور آپﷺ نے زندگی میں ایک ہی حج کیا عمرے آپ نے متعدد کئے ہیں لیکن حج ایک ہی کیا ہے۔

اس سورۃ کے اندر جو موضوعات ہیں اس کے اوپر ہماری گفتگو انشاءاللہ بڑی تفصیل سے ہوگی ہم ایک ایک آیت کو بڑی محبت سے ترتیب سے پڑھتے چلے جائیں گے تو آیئے

☆ پہلے جو اس سورۃ کا آغاز ہے **وہ تربیتِ اخلاق سے ہے۔**

یعنی اللہ پاک نے اخلاقیات سیکھائے ہیں تربیت کی ہے اخلاق کے بارے میں گفتگو کی ہے اور اسکے بعد

☆ دوسرے نمبر پر اللہ پاک نے اس سورت مبارکہ میں آسمانی کتابوں کا ذکر بہت زیادہ کیا ہے تورات، زبور انجیل کے بارے میں گفتگو کی ہے

اور اسی طرح انکی گفتگو کرنے کے بعد اس سورۃ مبارکہ میں دوسری بہت سی چیزیں پڑھیں گے کہ اللہ پاک نے مسلمانوں کو اس سورۃ مبارکہ کے اندر کچھ مضمون بڑے خاص شامل کئے **جس میں اللہ پاک نے فرمایا**

کہ تم سے پہلے بھی ہم نے کتابیں نازل کیں تورات بھی نازل کی انجیل بھی نازل کی زبور بھی نازل کی لیکن وہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکے وہ حامل تو نہیں ان کتابوں کے لیکن وہ اِن پر عمل نہیں کر سکے انجیل والے انجیل پر عمل نہیں کر سکے، تورت والے تورات پہ عمل نہیں کر سکے زبور والے زبور پر عمل نہیں کر سکے۔

تو اے مسلمانوں ہم نے تمہیں قرآن دیا ہے یہ نہ ہو تمہارا بھی حشر اُن جیسا ہو جائے تم نہ ایسا کرنا، تم اس کتاب پر عمل کرنا۔ اسی طرح اللہ نے باقاعدہ اس سورۃ کے اندر مسلمانوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ تم اپنے اس کلام کو جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کا خیال رکھنا اور جو اللہ نے احکامات دیئے ہیں اُس پہ عمل کرنا اسی طرح اس سورۃ مبارکہ میں جو خاص گفتگو کی گئی ہے وہ ہیں حج کے آداب ذکر اذکار اور اِسی طرح شراب اور جوئے کی قطعی ممانعت وہ بھی اس سورۃ میں آتی ہے، وضو اور تیمّم کے بارے میں ہم پڑھیں گے اس سورۃ مبارکہ کے اندر حلال اور حرام چیزیں ان کے بارے میں بڑی تفصیل سے اس سورۃ مبارکہ میں چیزیں پڑھیں گے کہ حلال کونسی ہیں اور حرام کونسی چیزیں ہیں۔ اسی طرح ڈاکہ اور چوری کرنے والوں کی سزاؤں ہیں وہ بھی اپنے اپنے مقام پہ آئے گا ذکر ہم بڑی تفصیل سے ان تمام چیزوں کو اِس سورۃ مبارکہ میں پڑھیں گے۔

اس سورۃ مبارکہ میں عقیدہ تثلیث کے بارے میں گفتگو کی جائیگی عقیدہ تثلیث جو عیسائیوں کا بڑا مشہور عقیدہ ہے کہ تین چیزیں مل کر ایک خدا بنتی ہیں جن میں حضرت مریم علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ تصلیص کا عقیدہ ہے کہ تینوں مل جائیں تو یہ خدا ہے اس کے بارے میں اللہ نے بڑی گفتگو فرمائی ہے کہ تم لوگ جو تثلیث کے عقیدے کے حوالے سے بات کرتے ہو وہ غلط ہے۔ اس بارے میں بھی ہم بات کریں گے۔ **(انشاءاللہ)**

اصل میں جو اس سورۃ کا جو سب سے بڑا پہلو یہ ہے او جو اس سورۃ کی سب سے بڑی خاصیت ہے اور جس وجہ سے یہ سورۃ زیادہ مشہور ہے سورۃ المائدہ کی جو زیادہ وجہ شہرت ہے وہ اسکی ایک آیت کی وجہ سے ہے جو آیت میں نے شروع میں پڑھی۔

الیوم اکملت دینکم ہم نے اے نبی ﷺ تیرے لئے تیرا دین مکمل کر دیا۔

یہ دین مکمل ہو چکا اور ہم نے دین اسلام کو پسند کرلیا ہے اور ہم راضی ہو گئے ہیں اس دین کے ساتھ یہ آیت کریمہ میں یہ واقعہ ہے لہذا اس سورۃ مبارکہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے کہ **اللہ نے دین کے مکمل ہونے کا اعلان اس سورۃ میں کیا ہے۔ (اللہ اکبر)**

تو آیئے ہم آج سے اس سورۃ مبارکہ کا آغاز کرتے ہیں اور یہ ہم ہر جمعے کو جاری رکھیں گے صفحہ نمبر ۴۳۵ سورۃ مائدہ کا آغاز جس میں اللہ پاک فرماتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

اے ایمان والو اپنے وعدے پورے کرو

یہ اتنا سا جملہ ہے لیکن اس میں گہرائی سمندر سے زیادہ ہے اور بہت علماء نے، فقہا نے اس پر کثیر بحث کی ہے کہ اس سے مراد کونسے وعدے ہیں؟ اللہ فرما رہا ہے اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ وعدہ انسان جب کسی سے کوئی کام کرنے کا کہہ دے کہ ہاں یہ میں کروں گا تو یہ ایک عہد ہے جسکی جمع جسکی plural عہود وعدے۔ تو اللہ نے فرمایا اے ایمان والو اپنے وعدے پورے کرو جب تم لوگوں سے بات کر لیتے ہو نا آج میں اتنے بجے وہاں آؤں گا آج میں اتنے بجے میں وہاں پہنچ جاؤں گا، یہ چیز مجھ سے کل لے لینا، یہ چیز میرے پاس موجود ہے آ جاؤ جب بھی ایسی بات ہو جائے تمہارے منہ سے تو یہ بھی وعدہ ہے۔ وعدہ کے لئے وعدے کا کا لفظ شرط نہیں ہے کہ بندہ بعد میں یہ کہہ دے کہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں وعدہ کرتا ہوں، میں نے تو کہا تھا میں آؤں گا تو جناب یہ جان نہیں چھوٹ سکتی، اس طرح کی جاہلیت سے آپ بچ نہیں سکتے۔ وعدہ اُسی وقت ہو گیا جب آپ نے کہا ایسا ہو گا اسلئے لفظ وعدہ ضروری نہیں ہے۔۔ بعض اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ میں نے وعدے کا لفظ تو کہا ہی نہیں تھا بیشک وہ نہیں کہا لیکن وعدہ تو ہو گیا۔ اللہ پاک بڑی محبت سے اسکا آغاز وعدہ سے کر رہا بلکہ میں کسی جگہ پڑھ رہا تھا کہ دنیا میں جو سب سے زیادہ چیز جو توڑی جاتی ہے وہ وعدہ ہے۔

یاد رکھیئے اگر آپ وعدہ پورا نہیں کرتے تو آپکی شخصیت صفر ہے **اصل میں آپکی زبان ہی آپکی شخصیت ہوتی ہے** لہذا اس پہ پورا پڑا دیا جائے جو زبان سے کہہ دیا بس اسے پورا کرو اور پھر کوئی بہانے بازی نہیں کرنی چاہیئے۔

مثال

آپ ان درزیوں کا حال دیکھیئے ہمارا overall جو حال ہے وعدوں کے بارے میں وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ شادی حالوں کا معاملے دیکھ لیں لوگوں کی آمدورفت دیکھ لیں، گھروں میں آنے جانے کے معاملات دیکھ لیں۔ ہر جگہ وعدوں کو توڑا جاتا ہے اور کہتے ہیں میں بس آ رہا ہوں، میں بس نکل رہا ہوں اور ابھی بس سے نکل رہے ہوتے ہیں۔ یہ جو ہے اس سے انتہائی ہمارے معاشرے کی بنیادیں ہل گئی ہیں جب سے لوگوں نے زندگی میں وعدے توڑنے کی عادت بنالی ہے بڑی خطرناک ہے۔

آقا ﷺ نے کبھی زندگی میں وعدے کو نہیں توڑا بلکہ ہمیشہ وعدے کو نبھایا ہے کتنا مشہور واقعہ ہے کہ وہ شخص آپ سے وعدہ کر کے گیا تو آپ ﷺ تین دن اسکے انتظار میں کھڑے رہے کیونکہ آپ اسے کہہ چکے تھے کہ تو آجا میں یہیں ہوں۔ تو لے آ وہ چیز جو لینے جا رہا ہے میں یہیں انتظار کر رہا ہوں حضور ﷺ اب وہ شخص جا کر بھول گیا اور حضور ﷺ تین دن وہیں پر موجود رہے اور ہم جو ہیں وہ وعدوں کو پورا نہیں کرتے۔

یہ نکاح کیا ہے؟

نکاح بھی ایک وعدہ ہے کہ میرا وعدہ تیرے ساتھ اِن اِن چیزوں پہ میں اپنا رشتہ نبھاؤں گی اور وہ بھی وعدہ کر لیتا ہے کہ میرا بھی وعدہ ہے کہ میں بھی نبھاؤں گا۔

یہ بیعت کیا ہے؟

یہ بھی تو ایک وعدہ ہے آپ وعدہ کرتے ہیں اپنے حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ جو آپ کہہ رہے ہیں میں پورا کروں گا پانچ نمازیں پڑھوں گا، رمضان کے روزے رکھوں گا، اللہ نے توفیق دی تو حج کروں گا، زکوۃ دوں گا اور اسی طرح جہاں جہاں آپ مجھے بلائیں گے اؤں گا میں اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے رہا ہوں جدھر مجھے چلائیں گے میں چلوں گا اور اسکے ذمن اسکے against میں شیخ بھی وعدہ کرتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے اگر تو اِن وعدوں کو پورا کرے گا تو میں اکیلا جنت میں نہیں جاؤں گا تجھے ساتھ لے کر جاؤں گا یہ میرا وعدہ ہے میں تیری دنیا اور آخرت دونوں سنوار دوں گا میں تیرے لیے دعا کروں گا میں تیرے لئے ہر جگہ حاضر ہوں تو لھذا یہ دونوں وعدہ کرتے ہیں لہذا وعدہ ہر جگہ آپ کے لئے اللہ نے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو

اپنے وعدے پورے کرو۔ (اللہ اکبر)

تھوڑے لفظ بولے گئے لیکن اسکے اندر کتنی گہرائی ہے بلکہ بزرگوں نے ولایت کی نشانیوں میں سے وعدہ پورا کرنے کو بھی کہا ہے۔

داتا صاحبؒ نے ''کشف المحجوب شریف'' میں ولایت کی گیارہ علامتیں لکھی ہیں آپؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص میں یہ گیارہ علامتیں پائی جائیں وہ ولی ہوتا ہے۔

وہ اللہ کا ولی ہے وہ گیارہ کیا ہیں وہ ایک لمبی لسٹ ہے اُن میں سے ایک وعدہ پورا کرنا بھی ہے **ولی کی علامت ہے کہ وہ وعدہ نہیں توڑتا**۔ یہ پانچ نمازیں اللہ سے وعدہ ہیں اور کیا ہیں جب آپ وعدے توڑنے لگ جاتے ہیں آقا ﷺ کی حدیث آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

جب کوئی وعدہ توڑتا ہے تو اللہ پاک اسے قیامت کے دن جھنڈے کے نیچے بلائے گا جو وعدہ توڑنے والوں کا جھنڈا ہوگا اور اسکے نیچے اسے کھڑا کر دیا جائے گا۔

لہذا ایسے لوگوں کی علیحدہ سزا ہوگی اور بیعت کے حوالے سے بھی معاملہ بڑا نازک ہے جو وعدے ہیں وہ یاد ہونے چاہیے اور جو وظائف پڑھنے کے وعدے کئے گئے وہ پورے کرنے ہیں اس پر کوئی کمپرومائز نہ کیا جائے۔ **ایک تسبیح استغفار کی ہے تین تسبیاں درود شریف کی ہیں اور اللہ ھو کا ذکر ہے گیارہ مرتبہ یہ وظائف باقاعدہ وعدے ہیں** اگر انکو پورا کرے گا پھر شیخ کی دعائیں اسکے مقابلے پہ آئیں گی ورنہ ممکن نہیں مشکل ہو جائے گی اسلئے یہ پہلی آیت ہی بڑی خوبصورت ہے اور آیت کا پہلا حصہ ہی

یآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اے ایمان والوں اپنے وعدوں کو پورا کرو۔

اسی طرح آگے تشریف لائیے اگلی آیت ہم آج پڑھتے ہیں جو صفحہ نمبر ۴۳ پہ ہے انشاءاللہ باقی گفتگو پہ میں پھر واپس آؤں گا اس میں حلال وحرام کی گفتگو کے اوپر بڑی تفصیل سے ہماری بات ہو۔

صفحہ نمبر ۴۳ کے آخر میں آیت کا آخری حصہ

آیت

وَتَعَا وَنُوْا عَلَی الْبِرِّوَ التَّقْوٰی وَ لَا تَعَاوَنُوْ عَلَی الْاِ ثْمِ وَالْعُدْوَانِ واتَّقُو اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

ترجمہ:

اے ایمان والوں تعاون کرو ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی کے کاموں میں اور ایک دوسرے کی مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بڑی خوبصورت گفتگو ہے اور میں اس پر آپ کی توجہ چاہوں گا کہ آپس کہ آپ لوگوں کے تعلقات اور ہم سب کے تعلقات کی بنیاد یہ آیت ہے آپ جب بھی کسی کے ساتھ تعلق بنائیں تو اسکی بنیاد یہ آیت رکھیں کہ اگر کوئی نیک انسان ہے تو اُس سے تعلق بنالو مدد کرو اسکی آگے چلو وہ نیکی کے کاموں میں لگا ہوا ہے مدد کرو اسکی یہ اللہ کا حکم ہے مدد کرو اسکی لہذا نیکی کے کاموں میں حکم اللہ نے خود دیا کہ اسکی مدد کرو تعاون کرو مال پیش کرو وقت پیش کرو صلاحیت پیش کرو۔

مفسرین فرماتے ہیں اس آیت س یہ ثابت ہوا کہ دنیا کا ہر دین کا کام کرنے کیلئے مدد کرنی ہوگی لوگوں کے ساتھ مدد کرنی ہوگی اور یہ حکم سب کیلئے ہے کسی ایک کیلئے نہیں ہے اور عورتیں مرد چھوٹے، بڑے سب شامل ہیں جو جیسے مدد کر سکتا ہے مدد کرے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگوں نے عام طور پر تعاون جو ہے چلو اسلئے بھی کرتے ہیں کہ چلو روٹی پانی یا کل کو کوئی معاملہ کرواؤں گا اس سے یا کل کو یہ میرے کام آجائے گا لیکن اللہ نے فرمایا ہے تعاون کرنا ہے تو نیکی کیلئے کرنا ہے یا تقویٰ کیلئے کرنا ہے بس اللہ کیلئے تعاون کرنا ہے کسی دنیا کی غرض کیلئے تعاون نہ کرو مال نہ پیش کرو وہ ضائع ہو جائے گا۔

لہذا آج کے دور میں اس آیت کو خدا کی قسم جی تو یہی چاہتا ہے کہ ہر چوک میں کئی کئی سوفٹ کا لکھوا کر تو لگا دیا جائے

کہ خدارا دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو آگے چلو مدد کرو۔

؎ آج دین نبی دا ونگ یتیماں رووے تے رلاوے کتھے تیرا عمر بہادر جہیڑا اس روندی نوں گل لاوے

آجکل لوگوں میں دین کے کاموں کیلئے بڑا تھوڑا شوق ہوتا ہے زیادہ شوق دوسری طرف ہے۔ مجھے یاد ہے کہ قبلہ عالم اللہ ساری رحمتیں آپ پہ نازل فرمائے (آمین) اس وقت آپ نے اپنا ایک واقعہ سنایا آپ فرماتے ہیں

میں بیٹھا ہوا تھا اپنے حضرت کے پاس حضرت ابوالبیان محمد سعید احمد مجددیؒ تو آپ بڑے پریشان سے تھے تو فرمانے لگے حضرت میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کچھ پریشان سے ہیں کچھ اور ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے تو آپ فرمانے لگے بیٹا میرا دل بڑا اداس سا ہے کہ کافی کوشش کر رہا ہوں محنت کر رہا ہوں لیکن کوئی لوگ میرے ساتھ مدد نہیں کر رہے میں اکیلا ہی لگا ہوا ہوں محنت جاری ہے کوشش جاری ہے لیکن میری اس محنت کے ساتھ، میرے ساتھ لوگوں کا کوئی تعاون نہیں ہے اللہ کرے کہ کوئی میرے ساتھ ملے میرے ساتھ چلے دین کے کام کو آگے بڑھائے اور جو میری سوچ ہے جو میرا ذہن ہے کہ ہم اس طرح نظام قائم کریں اللہ کے دین کا نظام

فرماتے ہیں کہ میں حضرت صاحب کے الفاظ میں اتنا درد تھا اتنی حضرت صاحب کے الفاظ میں محبت تھی پیار تھا کہ میں نے اسی وقت کاپی پکڑی کاغذ پر لکھا کہ حضرت دنیا اگر ساری

مل بھی جائے اور مجھے آپکے اس مشن سے دور کرنے کی کوشش کرے تو بھی محمد عظیم فاروقی دور نہیں ہوگا میں آپکو آج یہ وعدہ دیتا ہوں کہ میں آپکی مدد کروں گا کہتے ہیں کہ میں نے کاغذ پر لکھا اور لکھ کے میں نے نا کاغذ حضرت کے قریب کر کے پکڑا دیا حضرت صاحب نے وہ کاغذ کھولا اسے پڑھا پیار سے میری طرف دیکھا ہلکا سا مسکرائے اور چپ ہو گئے۔

فرماتے ہیں اسکے بعد وقت گزرتا چلا گیا اور پھر اللہ نے توفیق بخشی جذبہ تھا شوق تھا دین کی مدد کا آتے رہے سمجھتے رہے قرآن پڑھتے رہے اور پڑھاتے رہے درس دیتے رہے دلاتے رہے محفلیں جاری رہئیں کئی سال گزر گئے۔

فرماتے ہیں ایک دن جو ہے وہ رات کا وقت تھا حضرت صاحب کے ساتھ ہم بیٹھے تھے، بڑے پیار سے انہوں نے قریب بلایا سینے سے لگایا پیار کیا **فرماتے ہیں** عظیم آج سے کئی سال پہلے یاد ہے تم نے مجھے کچھ کہا تھا میں نے کہا نہیں حضور مجھے نہیں یاد۔ آپ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہی کاغذ کا ٹکڑا باہر نکالا جو میں نے کئی سال پہلے لکھ کر دیا تھا کہتے تمہیں پتا ہے میں نے اُس دن سے یہ سنبھال کر رکھا ہے میں نے اسے ضائع نہیں ہونے دیا یہ دیکھو تو نے مجھے کیا لکھ کر دیا بہت پیار کیا آپ نے ۔

لہذا آقا ﷺ کے ساتھ بھی ایک وقت ایسا آیا تھا جب دین کی مدد کی اشد ضرورت پڑ گئی تھی اور میں معراج کی گفتگو اس وقت مناسب نہیں سمجھتا ہمارا موضوع کچھ اور ہو جائے گا لیکن حضور ﷺ کو بھی ایسے وقت کا سامنا کرنا پڑا جب آپ بہت پریشان ہوئے کیونکہ کئی سالوں کی محنت کے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں ہو رہا تھا تقریبا پچیس سے تیس لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت خدیجہؓ وصال فرما گئیں اور حضرت ابو طالبؓ بھی فوت ہو گئے تو آپ ﷺ پر پریشانیوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور اس وقت حضور ﷺ نے بھی یہ دعا مانگی تھی مجھے یہ لگ رہا ہے صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم دن رات حضور ﷺ کو دیکھتے آپ کا چہرا پریشان ہے کبھی آپ کسی جگہ رو رہے ہوتے کبھی کسی جگہ رو رہے ہوتے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نفل پڑھتے آپ کے پاؤں مبارک سوجھ جاتے اتنا پریشانی کا معاملہ بنا کہ کوئی بندہ مسلمان نہیں ہو رہا مدد ہو ہی نہیں رہی اس وقت **پھر اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو معراج عطا کی**

کہ اے نبی ﷺ اگر کوئی تیرے ساتھ نہیں ہے تیرا خدا تو تیرے ساتھ ہے تو اکیلا نہیں ہم تیرے ساتھ ہیں کوئی بات نہیں لہذا تو پریشان نہ ہو ہم تجھے اپنے پاس بلا لیتے ہیں آجا تو میرے پاس آجا جسکے دین کے لئے تو کوشش کر رہا ہے تو آکر میری زیارت کر لے۔

''دین کی مدد کرنے والے بڑے خوش نصیب لوگ ہیں بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں۔''

میں کہیں پڑھ رہا تھا کہ قیامت کا دن ہوگا تو بہت سارے لوگوں میں ایک شخص آئے گا اور انکا ہاتھ پکڑ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا لے کر جائے گا بڑا خوبصورت ہوگا اس نے بڑی پیاری اسکی dressing بھی اور اسکی چال بڑی اچھی اسکا چہرہ بڑا پیارا ہوگا اور وہ کھینچ رہا ہوگا لوگوں کو اپنے ساتھ پکڑ پکڑ کر لے کر جا رہا ہوگا اور کہے گا آؤ میرے ساتھ چلو آؤ میرے ساتھ چلو اور لوگ کہیں گے تو کون ہے اور ہمیں کیوں ہمیں کھینچ رہا ہے تیرا کیا تعارف ہے تو ہمیں کیوں کھینچ کر لے کر جا رہا ہے یہاں پر تو آج حساب ہونا ہے تو کسی سے پوچھ بھی نہیں رہا سب کو جنت کی طرف لے کر جا رہا ہے تو وہ خوبصورت شخص کہے گا میں اللہ کا دین ہوں آؤ میرے ساتھ تم لوگوں نے میری خدمت کی میرا دنیا میں خیال رکھا آج میں تمہارا خیال رکھوں گا آؤ تم میری مدد کرتے رہے تم میرے لئے کوشش کرتے رہے **میں آج بتاتا ہوں میں کون ہوں۔**

لوگ دین کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہے دین بالکل آخری priority ہے جب اپنی ذات، گھر بار، روٹی پانی، اپنا سارا معاملہ نیند ختم ہو گئی تب دین یاد آئے گا ہاں چلو ٹھیک ہے اب دین کی ضرورت ہے مجھے باقی سب کچھ راضی کر لیا ایسے دین کی خدمت نہیں ہوتی۔ دین کی خدمت اس طرح نہیں ہوگی، دین کو ہر لحاظ سے سب سے اوپر رکھنا ہے یہ دین کی خدمت ہے اور جب دین کا معاملہ آئے تو دیوانگی طاری ہو جائے یہی اللہ کو پسند ہے جہاں اللہ کے دین کا معاملہ آئے وہ دیوانگی کا معاملہ بنے، چونکہ آج جس دور میں یہ میں آپ سے گفتگو کر رہا ہوں اس دور میں تو دین کی priority کو بہت پیچھے رکھ دیا ہے نیکی کے کاموں میں مدد دینے کو تو لوگ کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

لہذا ہر لحاظ سے آپ لوگ ہمارے ساتھ چلتے ہیں ہمارا ایک نظام ہے ایک سسٹم ہے لیکن کوئی اس بھول میں نہ رہے کہ یہ میرے لئے کر رہے ہیں یہ اللہ کے دین کیلئے ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون میرے ساتھ مخلص ہے کون میرے ساتھ پیار کرتا ہے کون میرے ساتھ دل سے لگا ہوا ہے اُسے بہت اچھی طرح پتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت صاحب سے ایک ہمیں فارمولا سننے کو ملا آپ نے کسی دن ایسے ہی گفتگو کی دین کی خدمت کے بارے میں تو آپ نے فرمایا

جو لوگ دین کو اِیک زندہ شخص نہیں سمجھتے ہیں وہ کبھی بھی دین کی خدمت نہیں کر سکتے۔

آپ دین کو اِ یک زندہ شخص سمجھیں یہ موجود ہے نظر نہیں آ رہا لیکن ہے ہے اور واقعی ہے۔ دین موجود ہے اور اسکی خدمت ایسے ہی ہو جیسے ایک زندہ شخص کی ہوتی ہے اسکی خدمت ایسے ہی ہو جیسے ایک زندہ شخص کو پیار کیا جاتا ہے اُس کے لئے وقت دیا جاتا ہے تو اللہ اس آیت میں فرما رہا ہے کہ

وَتعَا وَنُوُا عَلَی الُبِّر   لوگوں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا کرو

حضورﷺ کا بھی یہی طریقہ تھا کہ آپ تعاون مانگ لیا کرتے تھے

جب غزوہ تبوک آیا تو آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا اے لوگوں مال پیش کرو، وقت پیش کرو صلاحیت پیش کرو غزوہ ہے تبوک کے مقام پر جنگ ہے تو جب حضورﷺ نے اپیل کی تو ہر شخص نے جو جو اسکی اوقات تھی وہ لے آیا کوئی اِک بھی ایسا نہیں تھا جس نے حضورﷺ کی بارگاہ میں کچھ پیش نہ کیا ہو۔ ایک بوڑھی عورت آئی اور اس نے آ کر حضورﷺ کو بالوں کا گچھا دیا آپﷺ نے فرمایا یہ کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی شہ نہیں تھی تو میرے پاس یہ بال ہیں آپ ان بالوں کو کسی مجاہد کو دے دیجیے گا تو وہ اسے گول کر کے رسی بنا لے گا یا کسی گھوڑے کے کام آ جائے گی کسی گھوڑے کو کو باندھنے کے کام آ جائے گی حد ہو گئی۔

ہم سب جو ہیں اپنی مدد کرتے رہتے ہیں اللہ کہہ رہا ہے کہ نیکی میں تعاون کرو اور ہم اپنے آ پکی تعاون میں لگیں ہیں تو آج آ پکے پاس مرکزِ مجددیہ جیسا منصوبہ ہے آ پکے پاس یہ عالم القرآن کی کلاس ہے آ پکے پاس ایک بہترین running چلتا ہوا نظام ہے جس میں ہر وقت تعاون کی ضرورت رہتی ہے ہر وقت تعاون کی ضرورت رہتی ہے۔

مثال

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کے ساتھ کسی جگہ حاضری تھی تو میں نے پوچھ لیا حضور سب سے بہترین خدمت کیا ہوتی ہے؟

آپ کہتے ہیں خدمت کرنی چاہئے خدمت کرنی چاہئے تو کونسی خدمت بہترین ہے؟ کیا آ پکے پاؤں دبانے چاہئے، روٹی پانی پیش کرتے رہیں کیا آ پکو گاڑیوں میں بیٹھا کے لے کر جائیں، کونسی خدمت بہترین ہے اور دین کی خدمت کیا ہے؟

آپ نے بہت خوبصورت بات فرمائی کہ میں تمہیں حضرت عثمان غنیؓ کا واقعہ سنا تا ہوں کہ حضرت عثمان غنیؓ نے ایک موقع پر اسلام کو جو پیش کیا کہ میری طرف سے مجاہدین کو اتنی اشرفیاں اتنے دینار اور یہ گھوڑے یہ تمام چیزیں حاضر ہیں یہ مجاہدین کو دے دیں تو وہ تمام سامان جب مسجد نبوی شریف میں لایا گیا تو ڈھیر لگ گیا اشرفیوں کا دیناروں کا اور تمام سامان جو مجاہدوں کے لئے لایا گیا اور حضورﷺ قریب آئے اور آپ نے اُٹھا اُٹھا کر اشرفیاں کبھی آسمان کی طرف اُچھالیں وہ پھر گریں تو پھر اُچھالیں اور فرماتے ہیں

مولا میں عثمان سے راضی ہو گیا ہوں تو بھی راضی ہو جا مولا میں عثماں سے خوش ہو گیا ہوں تو بھی عثمان سے خوش ہو جا

اے عثمان تو جنتی ہے اے عثمان تو جنتی ہے اے عثمان تو جنتی ہے اور یہ الفاظ ۱۰۰ با حضورﷺ نے فرمائے اے عثمان تو جنتی ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ

اللہ کو جو سب سے زیادہ چیز پسندیدہ دین کے لئے وہ وہ ہے جس سے تمہاری جان جاتی ہے اور وہ ہے مال۔

مرتے ہیں لوگ مال کے لئے ایک دمڑی نہیں دیتے کسی کو باپ بچوں کیلئے کنجوس اور ماں بچیوں کیلئے کنجوس اور بھائی بہنوں کیلئے کنجوس اور بہنیں بھائیوں کیلئے کنجوس مال نہیں دیتے ہر شے دینگے وقت دینگے صلاحیت دینگے لیکن جہاں مال آئے گا دس روپے پھر لواسلئے کہ مرتے ہیں لوگ اسکے لئے تو فرمانے لگے بیٹا مال دو اللہ کو کیش بڑا پسند ہے تو فرمایا حضور کتنا کیش اماؤنٹ کیا ہے؟

فرمایا جس پر تم راضی ہو جاؤ وہ ہے تمہارا دل پچاس پر مطمئن ہے اللہ کو وہ پچاس کروڑ سے زیادہ اچھے لگیں گے تمہارا دل سو پر مطمئن ہے آسانی ہے اللہ کو وہ ایک کروڑ سے زیادہ اچھے لگیں گے تم اماؤنٹ چھوڑو تمہاری نیت جیسی ہے اُسی طرح اللہ تمہیں اجر دے گا لیکن پیش مال کرو میں نے کہا حضور مصلے فرمایا مصلے کوئی اور لے جائے گا روٹی پانی کھلا دیتے ہو پہلے ہی ہم بیمار ہیں کتنا ہم کھائیں بڑی ترتیب سے آپ نے ساری باتیں جو لوگ آ پکے ساتھ کرتے تھے اب ذہن میں نہیں رہیں کہی کہ لوگ بڑی خدمت، تعاون کرتے ہیں لوگ ہمارے ساتھ لیکن اسکا کوئی اس طرح فائدہ نہیں ہوتا جس طرح کیش کا ہوتا ہے اُسے پھر ہم اپنی مرضی سے جہاں چاہتے ہیں لگاتے ہیں کوئی مائیک لے لیا کوئی معاملہ بنالیا۔ قرآن

پاک لے لیا اور بڑی چیزیں جو دین کے نظام میں ضرورت ہیں وہ لے لی۔ تو اسکے بعد اصول ہی یہ بنالیا ہمیشہ آج بھی اسی طرح ابھی بھی جب ہم یوم فاروق اعظم پے اسلام آباد گئے تو کافی اللہ نے موقع دیا اور توفیق دی۔ اتنی عظیم مجلس تھی اُسکی چادریں ہم نے بچھائی، سٹیج ہم نے بلایا، مائیک ہم نے سیٹ کئے اسکی ترتیب ہم نے لگائی اور سب کچھ خود کیا اور حضرت صاحب کو ملنے نہیں دیا اور سب کچھ جب کر لیا تو واپس آتے ہوئے ایک اچھی خاصی اماؤنٹ حضرت صاحب کی جیب میں بھی ڈال دی تو حضرت صاحب دیکھنے لگے تو میں نے کہا نہیں دیکھنی نہیں اجانے دیں جو بھی ہے۔

نیکی کے کاموں میں تعاون کریں (اللہ اکبر) انسان جب ایسا کرتا ہے تو اسکا مولا بڑا calculated ہے

ان اللّٰہ سریع الحساب

اور اللہ بڑی تیزی سے حساب کر لیتا ہے۔

کہ میرے بندے نے اتنے پیار سے اتنی محبت سے۔ لکھلوائے فرشتوں کہ اسے return کرنا ہے مولا کتنا کریں فرمایا ہزار گنا بڑھادو، مولا اتنا زیادہ اس نے تو تھوڑا سا کیا تھا۔ کہا نہیں اسکی نیت بڑی پیاری تھی کڑوڑ گنا بڑھادو۔ مولا زندگی میں اتنا موقع نہیں ہے اسکے پاس، فرمایا قیامت میں دے دینا۔ ملے گا ضرور۔ آپ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شے پیش کریں وہ اسکو return ضرور کرے گا۔

وَتَعَا وَنُوْا عَلَی الْبِرّ نیکی کے کاموں میں تعاون کرو

مجھے یاد ہے کہ یہ اصول بنالیا اور آج بھی قائم ہے اور ساتھیوں سے بھی عرض کرتا رہتا ہوں اور ساتھی بھی سمجھدار ہیں سب کوشش کرتے ہیں سب بڑھ چڑھ کر محنت کرتے ہیں تعاون کرتے ہیں کسی سے کوئی شکایت نہیں اور یہ سارا نظام تعاون سے ہی چل رہا ہے اکیلا نہیں میں چلا سکتا اور نہ کوئی چلائے گا ہمیشہ تعاون ہی رہا۔

اللہ کا گھر خانہ کعبہ کی بھی story سنی ہے تو سن لیں وہاں بھی اتنے کروڑ لوگ ہیں جو حصہ بھیجتے ہیں ہر مہینے اللہ کا گھر بھی تعاون سے چل رہا ہے وہاں کروڑں پنکھے لگے ہوئے ہیں اے سی چل رہے ہیں لائیٹیں چل رہی ہیں اُن کا بل کس نے دینا ہے بندے ہے نا، گورنمنٹ support کرتی ہے لاکھوں لوگ پوری دنیا سے بھیجتے ہیں کہ یہ ہمارا حصہ ہے جناب یہ ہماری طرف سے وہاں لگائیں مسجدِ نبوی شریف ہے وہاں بھی ایسا ہی ہے دنیا کا ہر نظام تعاون سے چل رہا ہے (اللہ اکبر)

آج آپ سے چند باتیں شئیر کیں **وَتَعَا وَنُوْا عَلَی الْبِرّ** کے حوالے سے ہمیشہ اس اصول کو یاد رکھئے گا اور اس سے جان نہ چھوڑا یئے گا اور کبھی بھی کمی نہیں ہوگی (انشاءاللہ) کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اپنا ہاتھ کھلا رکھئے گا جتنا بھی اللہ نے دیا ہے اسے نیکی کے کاموں میں استعمال کریں ضرور خرچ کریں اور پورے شوق سے کہنے کی ضرورت نہ پڑے خود جو دیا جائے نہ اب اگر حضرت نے مجھے فون کر کے کہا کہ لے آنا تو کوئی خرچ نہیں تھا آپ کہہ سکتے ہیں لیکن جو خود ہم نے کیا وہ تو وارے ہی نیارے ہو گئے۔ کتنا خوش ہوئے ہوں گئے تو یہ نوبت ہی نہ آنے دیں کہ کوئی آپ سے کہہ دیں۔ انسان کو اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ نیکی کے کاموں کے درجے ہیں ایک وہ نیکی ہے جو مانگ کر کروائی جائے اور ایک ہے جو خود کی جائے۔ **اصل نیکی وہی ہے جو خود کی جائے** مانگ کے کروالی تو چلو ہوگئی لیکن اسکا کوئی مزہ نہیں اسلئے ہمیشہ ہاتھ کھلا رکھنا چاہئے سو یا پچاس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن آپ کا اُس لسٹ میں نام ہو اس لسٹ میں نام ہو۔

میں پڑھ رہا تھا اُس دن جو ہماری بچیوں نے نام لکھوائے ہیں جو ماہانہ پیش کرتے ہیں مرکز کیلئے ساٹھ ستر نام تھے اور اُن میں بہت ساری ہیں جنہوں نے ابھی تک کچھ بھی حصہ نہیں بھیجا تو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اور نہ میں کچھ کہہ سکتا ہوں اللہ نے نہیں لیا اُن سے کام لیکن میں اُن سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ چار پانچ مہینوں میں آپ نے کتنے پیسے خرچ کیے ہوں گے؟ کہاں کہاں خرچ کئے ہوں گے؟ درمیان میں عیدیں بھی آئی ہیں درمیان میں شادیاں بھی آئی ہوں گی کہاں کہاں آپ نے دنیاداری کیلئے کیا کیا ہوگا۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی نظروں میں اللہ کی کوئی ویلیو نہیں ہے کیا ہو جائے گا اگر سو دو سو نکل جائے گا کتنی رحمتیں اور کرم اسکے بدلے اللہ کی بارگاہ سے ملے گا انسان سوچ ہی نہیں سکتا۔ اسلئے خود محنت کی جائے کوشش کی جائے اپنی جیب خرچ سے دیا جائے آپ کماتے ہیں یا نہیں کماتے اس چیز سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ سے مانگا جائے کہ مولا مجھے دے میں نے تیرے دربار میں تجھے ہی واپس کرنا ہے۔ تو اللہ دے گا تو میں کروں گی تو اللہ دے گا ضرور دے گا کہ میرے بندے نے کہہ دیا

ہے کہ تو دے گا تو میں تیری راہ میں دوں گی تو اللہ دے دے گا ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اور آپکا کام مکمل ہو گیا ماشاءاللہ رمضان میں تو کوشش کریں جن کے واجب الادا ہیں وہ پہلی فرصت میں ادا کریں وہ میری طرف سے نہیں ہے وہ آپ کے دین کیلیئے ہیں۔ جو میرا اور آپکا محتاج نہیں ہیمیں تو صرف آپ کو آگے لے کر چل رہا ہوں صرف میرا ا کام یہ ہے کہ آ پکو نکیل ڈالی ہوئی ہے اور آ پکو ساتھ لے کر چل رہا ہوں یہ اللہ کا دین ہے اور آپ نے پڑھ لیا کہ

وَتَعَا وَنُوا عَلَى الْبِّر

نیکی کے کاموں میں تعاون کرو اور کوئی پیچھے نہ ہٹے

اور جو کر رہے ہیں اللہ انہیں سلامت رکھے اور انکو اور توفیق دے۔ اور جو نہیں کر رہے اُنکو اللہ پاک ذہن بنانے کی سعادت عطا کرے اور اللہ کے اوپر قرض چڑھانے کی توفیق دے (آمین)

جیسے قرآن میں ارشاد ہے

مَنْ الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (سورۃ الحدید: 11)

کوئی ہے جو مجھے قرض دے اللہ پر قرض چڑھاؤ (اللہ اکبر)۔

اللہ پاک آپ سب کو سلامت با کرامت رکھے۔ (آمین)

اللہ پاک کی اپنے نبی کو خوشخبری

اللہ پاک کی خاص رحمت سے قرآن پاک کو سمجھنے کے لئے اس مبارک کلاس میں آپکو خوش آمدید ہے اللہ پاک نے پاکیزہ گھڑیاں ہمیں عطا کیں اور قرآن پاک کو سمجھنے کا موقع عطا کیا۔ یقیناً یہ وہ وقت ہے جو انشاءاللہ قیامت کے دن بے حدوحساب رحمتوں اور کرم کا ذریعہ بنے گا اور اللہ کی بارگاہ سے وہ رحمتیں جو قرآن پڑھنے والوں، قرآن سننے والوں کو عطا کی جاتی ہیں اُنکا حصہ عطا ہوگا۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ

''قرآن پاک اللہ کا دیا ہوا ایسا خزانہ ہے جس خزانے کا منہ اسکے لئے ہی کھلتا ہے جو اِس قابل ہوتا ہے''۔

یہ دنیا وہ واحد نعمت ہے جو کسی ایسے شخص کو ہرگز نہیں مل سکتی جو اسکے قابل نہیں آپکو دنیا میں بہت سے لوگ ایسی چیزیں استعمال کرتے نظر آئیں گے جسکے وہ قابل نہیں ہوتے۔مثلاً دولت بہت سے ایسے لوگوں کو ملی ہوئی نظر آتی ہے جو دولت کا اہل نہیں ہوتا لیکن اللہ نے اسکو دی ہوتی ہے اس طرح صحت بہت سارے لوگوں کو حاصل ہوتی ہے لیکن وہ اُسکو استعمال نہیں کر پاتے اور عزت بہت سارے لوگوں کو اللہ عطا کرتا ہے لیکن وہ اسکے اہل نہیں ہوتے۔وزارت مل جاتی ہے عہدہ مل جاتا ہے لوگوں کو اللہ وزارت عطا کرتا ہے لیکن لوگ باتیں کرتے ہیں کہ یہ بندہ تو اس قابل نہیں تھا جس قابل اسے بنا دیا گیا ہے لیکن دنیا میں واحد قرآن کا ایسا معاملہ ہے یہ صرف اُسی کو عطا کیا جاتا اور اس خزانے کا منہ اسکے لئے کھولا جاتا ہے جو اس قابل ہوتا ہے اور دوسرا کوئی بھی قرآن پاک کے احکامات، قرآن پاک کی تفصیلات یا قرآن پاک کے بہت قیمتی معاملات کو نہیں جان سکتا۔یہ اللہ کا دیا ہوا علم ہے یہ اللہ پاک کا کلام ہے اور اللہ کا کلام کسی بیوقوف سے نہیں ہوتا۔سمجھدار لوگ جب کلام کرتے ہیں تو وہ دیکھ لیتے ہیں کہ اُنکے سامنے کون ہے پھر وہ اُن سے کلام کرتے ہیں جو اِس قابل ہوتا ہے اور کلام کو سمجھ سکے۔تو ایسے ہی ہے اللہ پاک کا کلام آپ پڑھ رہے ہیں آپ سمجھ رہے ہیں اور اللہ کے کلام کو آپ سن رہے ہیں اور اللہ کے کلام کی برکتیں آپ کی طرف رواں دواں ہیں۔اور ہمارے وہ ساتھی جو اس میں پہلے دن سے شامل ہیں وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ زندگی بدلنے کا جو رنگ ہمیں قرآن کے بعد ملا وہ اس سے پہلے نہیں تھا۔اللہ نے زندگی بدل دی اور ایک نئی سوچ، نئی فکر پیدا ہوئی۔

سورۃ المائدہ کی وہ آیات جو آج کے درس میں پڑھی جائیں گی جس سے اس سورۃ کو شہرت حاصل ہے آیت نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۴۰ پر بیان کی گئی ہے۔

آیت

اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

ترجمہ:

''آج میں نے مکمل کر دیا ہے تم پر تمہارا دین اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا''۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا

''ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے''

یہ اتنا خوبصورت جملہ ہے کہ جب اللہ پاک نے یہ آیات نازل کی ہوگئیں تو اُس وقت صحابہ کرام کی کیا حالت ہوگی کیونکہ یہ آیات اُس وقت نازل ہوئیں جب حضورﷺ ۹ ذوالحجہ کو آپ میدانِ عرفات تھے اور جمعے کا دن تھا اور اس حالت میں تھے آپ کہ آپ خطبہ فرما رہے تھے۔**آپﷺ نے زندگی میں ایک حج کیا ہے اور عمرے زیادہ کئے ہیں۔** اُس حج میں جب آپ نے آخری خطبہ دیا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی

اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے **وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ** اور ہم نے پوری کر دی تم پر اپنی نعمت **وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا** اور میں نے پسند کر لیا اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر۔ یہ تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ ہے

اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ہم نے دین مکمل کر دیا

اس سے مراد ہے کہ آقا کریم ﷺ کے اس دین کو تمام احکامات، تمام ضروری گفتگو سے مزین کرنے کے بعد اب مزید کسی چیز کی کوئی گنجائش نہیں ہے اب کوئی نماز نہیں آنی اب مزید کوئی روزے کا حکم نہیں آنا، اب مزید حج کی کوئی ضرورت نہیں، اب مزید اللہ کی بارگاہ سے حلال اور حرام کی گفتگو نہیں ہوگی۔ جو آج تک ہو چکی وہ ہو چکی بعض مفسرین کے نزدیک قرآن پاک کی سب سے آخری آیت یہی ہے یعنی اسکے بعد قرآن پاک کا نزول نہیں ہوا کیونکہ تمام معاملات اور احکامات آ چکے تھے لہٰذا اس آیت کے بعد قرآن کا نزول ختم ہو گیا۔ اب اندازہ کیجئے میں آپکو سوچ اور فکر کا ایک نیا زاویہ دینا چاہتا ہوں کہ جو آیتیں پہلے آئیں وہ سورۃ اعلق کی آیتیں تھیں

اقرا باسم ربک الذی خلق

جب نزول شروع ہوا اور جو آخر میں آئی وہ یہ ہیں۔

اب آپ اندازہ کیجئے کہ قرآن پاک کے نزول کے اعتبار سے آیات کہاں کہاں ہیں اور جو ہم پڑھتے ہیں وہ آیات کہاں کہاں ہیں؟ ہم جب پڑھتے ہیں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر سورۃ الناس آخر میں تو یاد رکھئے کہ **قرآن پاک کی جو ترتیب ہے یہ نزولی ترتیب نہیں** ہے۔ جو سامنے قرآن کھلا ہوا ہے یہ نزول کے اعتبار سے نہیں ہے نزول کے اعتبار سے آیتیں آگے پیچھے ہیں۔ آقا کریم ﷺ نے اللہ کی رہنمائی سے اسکو اس طرح ترتیب دیا جس طرح یہ آپکے سامنے ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی ترتیب بھی میرے حضور ﷺ کی سیٹ کی ہوئی ہے اور حضور ﷺ کی قدر و منزلت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے جس آیت کو جہاں چاہا وہاں رکھا۔ جس آیت کو جہاں چاہا وہیں پر اُسکی مناسبت قائم کر دی اور اللہ پاک نے آپکو علم کے جو وسیع خزانے عطا کئے وہ بھی اس سے معلوم ہوتے ہیں کہ حضور ﷺ کتنا بہتر جانتے تھے کہ کونسی آیت کے بعد کونسی آیت ہونی چاہئے، کس سورۃ کے بعد کونسی سورۃ ہونی چاہئے تھی اور کس پارے کے بعد کونسا پارہ ہونا چاہئے اور کہاں رکوع ہونا چاہئے، کہاں آیت مکمل ہوتی ہے کہاں پہ رکنا ہے کہاں پہ ٹھرنا ہے یہ ساری چیزیں حضور ﷺ نے خود اپنی ثو ابدید سے ترتیب فرمائی۔

اسلئے پہلے تو یہ ذہن نشین کر لیں حضور ﷺ کے رتبے اور مقام کے حوالے سے اور حضور ﷺ کی جو اللہ کی بارگاہ کی خاص عنایات ہیں اُن کے حوالے سے۔ ایسا نہیں ہے، ہم عام بندہ ہی سمجھتے ہیں تو آپ اندازہ کیجئے کہ انسان کی کیسی عقل ہو سکتی ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیتوں کو سیٹ کریں اور اللہ پاک اجازت دے دیں حضور ﷺ نے اپنی مرضی سے سورۃ فاتحہ کو شروع میں رکھا اور پھر سورۃ بقرہ کو رکھا پھر سورۃ آل عمران کو رکھا پھر سورۃ النساء کو رکھا پھر سورۃ امائدہ اور پھر اس طرح آگے چلتے ہوئے سورۃ الناس کو رکھا۔

اسی ذمن میں گفتگو آئی لہٰذا جی چاہا کہ آپکو پیش کی جائے۔ حضور ﷺ نے اس آیت کو سورۃ المائدہ میں یہاں رکھا آپ اس بات سے سمجھ سکتے ہیں کہ ابھی قیامت تک کے آنے والے دور قرآن پاک پر جو ریسرچ ہونی ہے جو لوگ ریسرچ کریں گے ابھی تو یہ بھی ہونا باقی ہے کہ اس آیت کے بعد یہ آیت کیوں ہے؟ یہ بھی ریسرچ کا پہلو شروع ہوگا کہ ایسے ایسے لوگ دنیا میں آئیں گے جو اس بات پر قرآن پاک کو کھول کر بیان کریں گے کہ یہ آیت یہاں پر کیوں ہے؟ اور اللہ اُنکے سینے روشن کر دے گا اور اُنکو وہ علوم عطا کرے گا کہ وہ بیان کریں گے کہ یہ آیت یہاں اسلئے ہے۔

حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پہ اللہ ساری رحمتیں بغداد شریف میں آپکے روزے مبارک پر نازل فرمائے (آمین)

آپ کسی آیت کی تشریح کرتے تو ۴۰ زاویوں سے کرتے ۴۰ مختلف زاویوں سے ایک آیت کو بیان کرتے اور وہ ظاہری زندگی سے مثالیں دیتے کہ ایک آیت کا معنی یہ ہے ظاہری زندگی کے اندر اور ایک معنی یہ ہے ایک یہ ہے اور اس طرح ۴۰ معنی بیان کرتے۔ اور جب ۴۰ معنی بیان کر لیتے تو ۴۰ اُسکے باطن کے بیان کرتے کہ ظاہری زندگی کی ۴۰ مثالیں تم نے سن لی ہیں اب اسکی باطنی مثالیں بھی سن لو کہ اندر روحانی طور پر اسکا معنی کیا ہے۔ آپ ۸۰ زاویوں سے ایک آیت کو بیان کرتے تو اس طرح قیامت تک اللہ پاک بہت سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو قرآن کی اس ترتیب پر بھی روشنی ڈالیں گے کہ فلاں آیت کے بعد یہ آیت کیوں آئی، اسکے بعد یہ کیوں نہیں آئی، اور یہ آیت اگر یہاں ہے تو یہ پانچویں پارے میں کیوں نہیں تھی یہ آٹھویں میں کیوں نہیں تھی اور بحث باقاعدہ بزرگوں کی طرف سے ہوگی اور اسی طرح بیان ہوتا رہے گا قرآن کے بے حد وحساب زاویے دنیا کے سامنے آئیں گے لہذا کوئی یہ نہ سمجھے کہ قرآن کی تفسیر یہ ہی ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ہر دور میں نئی ہو جاتی ہے اور اُسے اللہ ایک نئے انداز سے دنیا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ تو ایک تو اس میں خوشخبری دی گئی کہ

اَلۡیَومَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ

اے نبی ﷺ اتنے برس ہو گئے تجھے ظاہری زندگی میں اس دین کے لئے کوشش کرتے ہوئے اور کتنی تکلیفیں اُٹھائی، کتنی جنگیں لڑیں، آپ نے اسکے لئے کتنے نقصان اُٹھائے اور کہاں کہاں آپکو رسوا نہیں کیا گیا اور کہاں کہاں تکلیف کہ مختلف ہتھکنڈوں سے آپکو تنگ نہیں کیا گیا اور کونسی ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں نے آپکے لئے جال نہیں بچایا، کبھی آپ مکے میں کانٹوں پہ چلتے ہیں کبھی آپکے سر مبارک پر اوجڑی ڈالی جاتی ہے، آپکی بیوی حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو جاتا ہے، آپکے چچا دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور کبھی آپکو رات میں سخت پتھروں پر سونا پڑتا ہے اور کبھی آپ غزوۂ بدر لڑتے ہیں اور کبھی آپ غزوۂ اُحد لڑتے ہیں غزوۂ تبوک لڑتے ہیں، صحابہ کرام کے ساتھ شہر کی طرف روانہ ہوتے ہیں اور کبھی آپ جمعے پڑھاتے ہیں کبھی آپ نمازیں پڑھاتے ہیں، کبھی آپ قرآن کی تشریحات پڑھاتے ہیں اور کبھی آپ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت فاروقِ اعظمؓ کو بلا بلا کر آپ قرآن سمجھاتے ہیں اور کبھی آپ اپنی صاحبزادیوں کو نماز کی تلقین کرتے ہیں کبھی آپ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو اپنے ساتھ ممبر پہ بیٹھا کر جمعہ پڑھاتے ہیں کبھی آپ دن رات کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچے اسلام کو کوئی تکلیف نہ ہو اور اتنی محنت اور کوشش کے بعد جب یہ پیغام آیا

اَلۡیَومَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ

''اے نبی ﷺ ہم نے تیرے لئے تیرا دین مکمل کر دیا ہے''

تو خدا کی قسم اُس وقت آقا کریم ﷺ کی آنکھیں مبارک چھلک نہیں گئیں ہوں گی اور کیا اُس وقت حضرت بلالؓ کے چہرے پر آنسو نہیں آئے ہوں گے اور کیا اُس وقت فاروقِ اعظم نے نعرہ نہیں لگایا ہوگا اور کیا اُس وقت سیدنا صدیق اکبرؓ حضور ﷺ کے ساتھ ورفعتا لپٹ نہیں گئے ہوں گے اور کیا اُس وقت آپ ﷺ اللہ کے حضور سجدہ ریز نہیں ہو گئے ہوں گے اور کیا آپ نے اُس وقت سجدۂ شکر نہیں ادا کیا ہوگا کہ میں نے ۲۳ برس اتنی محنت کی اتنی کوشش کی اور آج اللہ نے یہ کرم کیا اور یہ دین مکمل ہو گیا یہ خوشخبری اللہ کی بارگاہ سے بھیجا ہوا پیغام ہے جو حضور ﷺ کو سنایا گیا کہ اے نبی آج خوش ہو جا تیری ساری کوششیں آج مکمل ہو گئیں۔

اَلۡیَومَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ

یہ اُس سے پوچھئے

شبِ غم کی سختیاں کوئی اس سے جا کے پوچھے تیری راہ تکتے تکتے صبح ہو گئی

یہ وہی جانتا ہے جو محنت کرتا ہے کوشش کرتا ہے جسکے دل میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت ہوتی ہے جو دین کا درد رکھتا ہے اُسے یہ جملہ بڑا پیارا لگتا ہے اور اُسے اس جملے سے بڑا پیار ہے۔ اور جب حضور ﷺ کو یہ جملہ سننے کو ملا ہوگا اور آپکی محنت ٹھکانے لگی ہوگی مفسرین نے یہاں لکھا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی تو اُس مجمعے کے اندر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور حضرت فاروق اعظمؓ کا چہرہ بھی خوشی سے چمک اُٹھا اور دیگر صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی اونٹنی کے گرد اکھٹے ہو گئے اور حضور

ﷺ کومبارک باد دینے لگے۔ آقا کریم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اُٹھائی اور پوچھا لوگوں اللہ نے تو ہمیں یہ خوشخبری دے کر یہ بتا دیا کہ دین مکمل ہو گیا ہے اب تم بھی اتنا بتا دو کہ **کیا محمد ﷺ نے تم تک دین پہنچا دیا ہے؟** سارے گواہی دو کہ کیا میں نے تم تک دین پہنچا دیا ہے سارے لوگ وہاں موجود تھے ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ تھے اُنہوں نے یک زبان ہو کر کہا ہاں آپ نے ہم تک اپنا دین پہنچایا آپ نے حق ادا کر دیا تو حضور ﷺ نے آسمان کی طرف شہادت کی انگلی اُٹھائی اور فرمایا مولا تو گواہ ہو جا، اَشہَد اَشہَد کے الفاظ ارشاد کئے کہ مولا تو گواہ ہو جا یہ لوگ گواہی دے رہے ہیں کہ میں نے بھی تیرا دین لوگوں تک پہنچا دیا ہے

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ

بہت بڑی خوشخبری دی ہے جب ایک محنت کرنے والا اسٹوڈنٹ جب اپنا رزلٹ دیکھتا ہے تو جس طرح اسکا خون بڑھ جاتا ہے اور جس طرح اسکی خوشی کی انتہا نہیں رہتی کچھ ایسا ہی معاملہ آقا ﷺ کے ساتھ ہوا۔

وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ

یہ دوسرا جملہ ہے اس آیت کا دوسرا حصہ اور ہم نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی یعنی آج تک ہم نے جو نعمتیں پسند کی تھیں اور آپکو یہ ارشاد کرنا اللہ کا کہ ہم نے آپ پر اپنی نعمت پوری کر دی اسکا دو معنی ہیں **مفسرین اس سے دو معنی مراد لیتے ہیں**

پہلا معنی یہ ہے کہ اس سے مراد قرآن پاک ہے **نعمت سے مراد قرآن ہے** اور اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تم پر قرآن پورا کر دیا یعنی اس آیت کے بعد قرآن کا نزول روک دیا گیا اور اس آیت کے بعد قرآن پاک کا اترنا مکمل کر دیا گیا اسلئے اللہ نے فرمایا کہ ہم نے آپ پر اپنی نعمت پوری کر دی اور یہ جو ہم آپکو اپنا علم دے رہے تھے اور یہ جو ہم نے آپکی طرف اپنی معرفت کا راستہ کھولا ہوا تھا یہ پورا ہو گیا ہے۔

آپ اندازہ کیجئے اللہ کی بارگاہ سے یہ انعام کہ ہم نے اپنی نعمت یعنی اے نبی میرے پاس جتنا علم تھا وہ سارا میں نے پورے کا پورا تجھے دے دیا اور کوئی شئے نہیں چھوڑی آپ اندازہ کیجئے کہ نعمت پوری کرنے سے مراد ہے کہ ہم نے کوئی نعمت چھوڑی نہیں کوئی علم کا ایسا نقطہ نہیں کوئی علم کا ایسا کونہ نہیں کوئی علم کی ایسی گفتگو نہیں اور کوئی علم کے ایسے راز نہیں جو ہم نے آپکو نہیں دیئے ہم نے پورے کر دیئے پوچھو اُن لوگوں سے جو حضور ﷺ کے علم کو ناپتے ہیں اور حضور ﷺ کے رتبے اور مقام کو ناپتے ہیں ارے جسکا مولا یہ کہہ رہا ہو کہ ہم نے پورے کا پورا ہی تجھے سب کچھ دے دیا ہے اور پھر شک کیا جائے اور پھر حضور ﷺ کے علم کو تولا جائے یا حضور ﷺ کے لئے شک و شبات دل میں لائیں یا حضور ﷺ کے لئے دل میں ایسا چھوٹا سا خیال لایا جائے کہ فلاں جگہ ابھی بھی کم ہے تو افسوس ہے ایسے شخص کی سوچ پر تجھے کس استاد نے پڑھایا ہے جب خدا خود یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ ہم نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی کوئی نعمت ایسی نہیں جو تمہیں نہ دی ہو (اللہ اکبر)۔

وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا

اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا حضور ﷺ کا دین اور آپ ﷺ کو جو دین اسلام کی دولت دی گئی اللہ نے بھی اسکو اپنے پسندیدہ ہونے کی مہر لگا دی۔ آپ اندازہ کیجئے کہ اس آیت کا ایک مزاج ہے میں وہ چاہتا ہوں کہ آپکے سینے میں اُترے

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ

ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا

اس آیت کا مزاج دیکھئے اور اگلا جملہ دیکھئے

وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ

اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی یہاں پہ پھر خطاب حضور ﷺ سے۔ پہلے جملے میں بھی خطاب حضور ﷺ سے دوسرے جملے میں بھی خطاب حضور ﷺ سے اور

اب تیسرا جملہ دیکھئے

وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

اورتمہارے لئے اسلام کوبطوردین پسندکرلیا۔تمہارے لئے یعنی اللہ پاک فرمارہے ہیں کہ اے نبی ﷺ ہمیں تمہاری ذات زیادہ عزیز ہے اللہ اکبر(سبحان اللہ)

کیسی شان ہےکیسی آن بان ہےاورکیسانبی ﷺ کادرجہ ہے کہ دین بھی مکمل ہوگیانبی ﷺ کے لئے اورنعمتیں کس پرپوری ہورہی ہیں نبی ﷺ پراورنبی ﷺ کے دین کوپسندکیا یعنی ہرشے حضور ﷺ ہیں۔

محمد ﷺ دے رتبے نوں پاکوئی نہیں سکدا — اے تھاں چھدی جاوے ہلاکوئی نہیں سکدا

جوکہاچاندتوہوگیاتیرااحسن محبوب — اوراگرچپ رہوں توتُو ہی ہے سب کچھ

حضور ﷺ کی ذات مبارکہ کے لئے اتنےخوبصورت الفاظ کہ پہلے کہاکہ دین مکمل کردیاآپکے لئے کردیاآپ نے اتنی محنت اتنی کوشش کی ہےاورآپکی اس کوشش کودیکھتے ہوئے ہم نے آج آپکے لئے آپکادین مکمل کردیاکیونکہ آپ کومزیدہم نہیں چاہتے کہ کوشش کریں آپ کوخوشی دیناچاہتے ہیں لہذادین مکمل ہوگیااورہم نے جتنی نعمتیں آج تک نازل کی ہیں ساری آپکودےدی اوراے نبی ﷺ جس طرح تجھے اسلام بہت پسندہے ناتوتیرے لئے مجھےبھی یہ بڑاپسندہےاس سے مفسرین نے یہ مرادلی ہے کہ اسلام کواللہ پاک نے بہت وسعت عطاکی ہے کہ یہ قیامت تک قائم رہے گااوراللہ پاک نے اسےکبھی مٹنے نہیں دینااورہرآنے والادن اسلام کادن ہے ہرآنے والادن اسلام کی بلندی کادن ہے بلکہ وہ دن کبھی نہیں چڑھے گاکہ اسلام کواللہ پاک مٹنے دے یہ نہیں مٹے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھئے جی کہ اسلام کودنیامیں بڑاخطرہ ہے مسلمانوں کوبڑاخطرہ ہےایساہرگزنہیں ہےمسلمانوں کوخطرہ ہوسکتاہےلیکن اسلام کوکوئی خطرہ نہیں ہےمسلمان مٹ جائیں گےلیکن اللہ کافروں کوپھرمسلمان کردےگا۔اوراس دین کودوبارہ زندہ کردےگا۔اس دین نےکبھی نہیں مٹناہےاس دین کواللہ نےقائم رکھناہے۔جسکواللہ نے پسندکیاہووہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔جوشے اللہ پسندکرلےوہ کبھی نہیں ختم ہوسکتی۔**(اللہ اکبر)**

اس دین میں ہرآنے والےدن میں اللہ گنجائش پیداکرتاہےاس دین میں استہادکےاصول سےاس دین میں قیاس کےاصول سےاورفقہائےاکرام ہرآنے والےدورمیں جدید مسائل سےکوئی ناکوئی حل نکال لیں گےاوریہ دین زندہ رہےگااوردین یہ پرانابھی نہیں ہوگاہردورمیں اللہ اسے نئی زندگی دےگاکیونکہ اس میں استہادکادروازہ کھلاہواہے نئے نئے مسائل پرعلماءگفتگوکرتےرہیں گےاوریہ دین زندہ رہےگا۔**(اللہ اکبر)**

اس لیے بعدلوگ اس آیت کےحوالے سےگمراہی کاشکارہیں میں وہ عرض کردوں تاکہ ذہن تازہ رہےبعض کہتے ہیں کہ چونکہ دین مکمل ہوگیاہےجب اللہ نےچودہ سوسال پہلے کہہ دیاکہ دین مکمل ہوگیاہےتوپھربعدمیں آپ لوگوں نےکیانکال لیاہےیہ فلاں بندہ اپنی مرضی سےوظیفے پڑھتاہےبعض کچھ پڑھتاہےبعض کچھ پڑھتاہےتودین توپہلے ہی مکمل ہےتوآپ نےنئی چیزیں کہاں سےنکالی ہیں توبعض اس آیت کوپڑھ کرتویہ گمراہی پھیلاتے ہیں کہ اب چونکہ دین مکمل ہوگیاہےلہذااب کسی نئےاستادکی ضرورت نہیں اوراب کسی شےکی ضرورت نہیں ہے**کسی مرشدکی ضرورت نہیں کسی اللہ والےکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دین توپہلے ہی مکمل ہے** دین کی تمام رحمتیں پہلے ہی پوری ہوچکی ہیں اس لیےبعض لوگ اس آیت کوپیش کرکےکچھ پریشانی کااظہارکرتے ہیں اورلوگوں کوگمراہ کرنےکی کوشش کرتے ہیں اُنکے لئےعرض ہے کہ یہ چیزیں نقصان دہ ہیں اس سےمرادیہ ہےکہ اب دین میں کوئی نئی عبادت کاحکم نہیں آئےگا**اس سےمرادہرگزیہ نہیں ہے کہ دین کواگرنکھارنےکی کوشش کی جائےگی تووہ غلط ہے** دین کونکھارنےکی کوشش کرنادین کومزیدبہتربنانےکی کوشش کرنایہ دین میں کوئی نئی چیز شامل کرنانہیں ہوتا۔جیسےہم ابھی مائیک میں بول رہے ہیں ریکارڈنگ ہورہی ہے،سپیکرلگےہوئےہیں،مسجدوں میں اےسی لگےہوئے ہیں تو یہ ساری چیزیں دین میں نکھارپیداکرتے ہیں یہ دین کوبہترکررہے ہیں بعض کہتے ہیں کہ دین میں اضافہ نہ کروتوکیااضافےسےمرادیہ ہے۔

آپ پانچ سے چھ نمازیں نہیں کرسکتے یہ دین میں اضافہ ہےآپ اب رمضان کےعلاوہ کسی مہینےکےروزےفرض نہیں کرسکتے یہ ہےاضافہ۔آپ ۹اور۱۰ذوالحجہ کےعلاوہ کوئی حج کا

دن نہیں رکھ سکتے یہ ہے اضافہ۔لہذا آپ سمجھدار بنیں اور اس معاملے میں اپنا ذہن پختہ رکھا کریں کہ دین میں اضافے سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ کسی جگہ جاتے ہیں اور جا کر بیٹھتے ہیں اور یہ تعلیمات سیکھتے ہیں جیسے ہمارے یہ ختماتِ خواجگان ہیں یہ ختماتِ خواجگان ہم پڑھتے ہیں یہ ۵۰۰ بار درود شریف پڑھا ختم شریف پڑھا اور ۱۰۰ بار آگے پیچھے درود شریف پڑھا۔تو کہتے ہیں آپ دین میں اضافہ کررہے ہیں یہ دین میں اضافہ ہے تو کیا درودِ پاک اور اللہ کی قرآن کی آیت جسے ۵۰۰ بار پڑھا اور اسلیئے پڑھا کہ **بزرگوں نے فرمایا ان آیات کو پڑھنے سے کوئی خاص قسم کی رحمت کا معاملہ ہے** جس طرح ڈاکٹر کسی خاص قسم کی دوائی کو کسی خاص تعداد میں دیتا ہے ایسے ہی ختماتِ خواجگان کی ایک خاص تعداد ہوتی ہے اُسکو جب پڑھتے ہیں تو اس تعداد سے اللہ پاک خاص قسم کی رحمت عطا کرتا ہے۔تو کہتے ہیں کہ دین میں اضافہ کررہے ہیں آپ تو پھر اس سے تو ہر چیز ہی دین میں اضافہ ہے یہ جو آپکے آبائے ہیں یہ کب پہنے جاتے تھے تو کیا یہ بھی دین میں اضافہ ہے۔اور یہ جو عمامے شریف جیسے میں نے باندھا ہوا ہے حضورﷺ نے کب ایسے باندھا تو کیا یہ دین میں اضافہ ہوجائے گا اور یہ قرآنِ پاک اس دور میں جیسے بہترین اور موتی جلد میں رنگین کاغذ میں تو کیا حضورﷺ نے بھی ایسا پڑھا تھا تو اللہ معاف فرمائے کیا یہ بھی دین میں اضافہ ہے بات سمجھ رہے ہیں آپ جو میں سمجھانا چاہ رہا ہوں بعض اس آیت کو پیش کرکے تو گمراہی پھیلاتے ہیں کہ چونکہ دین مکمل ہوگیا ہے لہذا اب کسی شے کی ضرورت نہیں ہے۔جی ہم اس شے کو تسلیم کرتے ہیں یقیناً کسی شے کی ضرورت نہیں لیکن دین کے بنیادی احکامات کے اندر اب کوئی مزید اضافہ نہیں ہوسکتا آپ اگر دین کو نکھارنے کی کوشش کرتے ہیں اچھا کارپٹ بچھاتے ہیں اچھا اے سے لگاتے ہیں آپ کھانے کھلاتے ہیں لوگوں کو بلاتے ہیں اور سسٹم سیٹ کرتے ہیں اور علماء کو بلاتے ہیں سٹیج بناتے ہیں اور پیچھے آپ سکرین لگاتے ہیں اچھا سا ماحول بناتے ہیں پھول لگاتے ہیں لوگوں کو بلا کر دین کی دعوت دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ اضافہ کردیا حضورﷺ نے تو نہیں کیا تھا یہ اور آیت پیش کرتے ہیں یہ

اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

چونکہ دین مکمل ہوگیا ہے۔آپ سمجھدار لوگ ہیں اور آپ عالم القرآن بن رہے ہیں تو عالم القرآن مضبوط ہونا چاہئے علم پختہ ہونا چاہئے۔یہ جو ٹل مل ہوتا ہے نا یہ انسان کو نقصان دیتا ہے آپ کسی کے سامنے بات ہی نہیں کرسکتے تو کیا پڑھ رہے ہیں آپ۔کم از کم آپ کو اتنا سلیقہ حاصل ہو آپ کوئی گفتگو کریں تو سمجھا سکیں کہ بات یہ ہے کہ دین میں نئی چیز اور دین کے اندر اضافہ بنیاد میں ہے باقی ہر شے جائز ہے یہ جیسے آپ نے موبائل پکڑا ہوا ہے اس میں قرآن پاک ہوتا ہے بہترین لوگ قرآن پڑھتے ہیں تو کیا حضورﷺ نے کبھی پڑھا ہے قرآن میں موبائل تو آپ کیوں ایسے لوگوں کے پیچھے چڑھ جائیں جو خود بے علم ہیں اور کوئی انکے پاس اسکی دلیل نہیں ہے اور اس پر گفتگو کرتے ہیں کہ آپ نے اضافہ کردیا ہے دین میں اضافہ ہے۔

یہ تو اس آیت سے جو سبق حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ اللہ نے دین کے احکامات جو قرآن میں نازل کئے وہ مکمل کئے ہیں اب مزید کسی حکم کی گنجائش نہیں ہے اللہ کی طرف سے اب کچھ نہیں نازل ہونا اس سے یہ مراد ہے آپ دین کو نکھاریں اسکو مزید بہتر بنانے کے لئے مزید چیزیں شامل کریں اعلی سے اعلی عمل کریں اور اچھے سے اچھا دین کو سنوارنے کے لئے کام کریں۔چلو بات سے بات نکلی ہے خانہ کعبے کا غلاف ہے تو کیا وہ حضورﷺ نے چڑھایا ہے کس نے چڑھایا ہے اور خانہ کعبہ کو میرے قبلہ عالم اللہ آپ پر ساری رحمتیں نازل فرمائے آپ بڑا خوبصورت جملہ ایک دن بول گئے کہ کیا خانہ کعبہ کو ٹھنڈ لگتی ہے جو اسکے اوپر اتنا موٹا غلاف چڑھایا ہے تو کیا یہ دین میں اضافہ نہیں کہ خانہ کعبہ پتھروں کا باقاعدہ اللہ کا ایک نازل کیا ہوا ہے چلو وہ پتھروں کا تھا کھلا رہتا لوگ ہاتھ لگاتے تو زیادہ برکت ہوتی نا کہ آپ کپڑے کو ہاتھ لگائیں تو وہ اور چیز ہے اور آپ ڈائریکٹ قرآن کو ہاتھ لگائیں تو وہ اور چیز ہے تو ایسے ہی کعبے کے اوپر غلاف چڑھا دیا ہے لوگوں کو موقع دیں ڈائریکٹ لگائیں ہاتھ نہیں جناب ہم مزید عزت دینا چاہتے ہیں کعبے کو اب اس عزت کے لئے جو غلاف چڑھاتے ہیں تو کیا یہ اضافہ نہیں ہے اس لیے یہ گفتگو اتنی ضروری ہے کہ ہر بات کے کئی زاویے ہوتے ہیں اور جب آپ بات کرتے ہیں تو لوگ بہت ساری آگے سے گفتگو کرتے ہیں اور سارے آپ سے پیار کرنے والے بھی نہیں ہوتے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو دلوں میں بغض لے کر بیٹھے ہوتے ہیں اس لیے میں نے کئی چیزیں آپ کو سمجھا دی ہیں جو کسی کے سامنے رکھ سکتے ہیں جیسے موبائل کی مثال دی قرآن پاک کی مثال دی اور کعبہ کی مثال دے دی اور کیا چاہئے۔**(اللہ اکبر)**

اللہ کی بارگاہ سے جب علم عطا ہوگا ایسا علم جو کمپیریزن والا ہوگا تب ہی آپ سمجھ پائیں گے ان چیزوں کو۔انشاءاللہ، اللہ پاک ایسا دِن لائے گا۔

وضواور غسل کے بارے میں

صفحہ نمبر ۲۴۳

آیت نمبر ۶

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ط وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْجَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْ صَعِیْدًا طَیِّباً فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَ اَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ ط مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ O

یہ آیت نمبر چھ جو ہے یہ طویل آیت ہے اور اس میں بہت خوبصورت گفتگو ہے۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو پاکیزگی کو بہت اہمیت دیتا ہے اگر آپ یوں سمجھ لیں کہ پوری دنیا میں جتنے مذاہب ہیں اُن میں سب سے زیادہ جس مذہب میں پاک اور صاف رہنے پہ بڑی گفتگو کی ہے وہ اسلام ہے۔ بہت ساری آیتیں قرآن میں صفائی پہ ہیں کہیں فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ

بے شک اللہ محبت کرتا ہے پاک اور صاف رہنے والوں سے۔

اور حضور ﷺ کی کثرت سے احادیث ہیں صفائی کے اوپر پاکیزگی کے اوپر صاف ستھرا رہنا تو اسلام کا مزاج ہی صاف ستھرا رہنے میں ہے بلکہ یہ واحد مذہب ہے جس میں ایک ایسا جملہ بھی بولا گیا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان

صُفائی نصف ایمان ہے

یعنی آپ کا آدھا ایمان صرف یہ ہے کہ آپ کے کپڑے، آپ کا جسم، آپ کا منہ، آپ کے کان، آپ کے بال، آپ کے ناخن صاف ہوں۔ آدھا ایمان تو یہیں مکمل ہو گیا اور باقی آدھا ایمان نمازیں پڑھیں گے تو مکمل ہو جائے گا۔ تو یہ واحد مذہب ہے جس میں صفائی پر، بہت زور دیا گیا اور حضور ﷺ نے جمعے کو خاص طور پر نہانے کو تلقین کی اور جمعے کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن کہا کہ جس طرح تم عید کے دن صاف ستھرے ہوتے ہو اور صاف ستھرا رہنا پسند کرتے ہو کہ آج تو عید ہے آج تو نہا لو یار بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ عید کے عید نہاتا ہے تو عید کے دن نہانے کا، صاف ستھرے ہونے کا جو کانسپٹ ہے حضور ﷺ نے کیسا پیارا حکم دیا کہ ہر جمعے کے دن عید منالی کہ جیسے تم عید کے دن صاف ستھرے رہنے اور نہانے کی کوشش کرتے ہو ایسے ہی جمعے کو بھی کرنا ہے اسلام اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اسکو ماننے والے خوبصورت نظر آئیں۔

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالَ کی حدیث موجود ہے

اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

نکھرا نکھرا رہنا اور صاف ستھرا رہنا یہ اسلام کا اپنا ایک طبعاً مزاج ہے اور جو اسلام میں آتے ہی انسان کو چیز محسوس ہوتی ہے وہ صفائی ہے جو لوگ گندے مندے رہتے ہیں وہ نماز

نہیں پڑھ سکتے، وہ کبھی بھی نیکی نہیں کر سکتے، وہ کبھی بھی اللہ والوں کے درمیان بیٹھ نہیں سکتے اور اچھے لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے مسجد میں نہیں آ سکتے، کیوں؟ گندے ہیں۔

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

ایک دن آپ نے صحابہ کو بلا لیا اور فرمایا سنو کوئی بھی لہسن کھا کے مسجد میں نہ آئے، کوئی پیاز کھا کر نہ آئے۔ یقیناً آپ نے محسوس کیا ہوگا کچھ صحابہ نے شاید ایسا کیا ہوگا کہ وہ لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں آئے ہوں گے اور حضورﷺ نے انکی بُو محسوس کی اور آپ نے specially فرمایا کہ کوئی بھی لہسن یا پیاز کھا کر نہ آئے تو صحابہ نے پوچھا وجہ تو فرمایا کہ اسلیئے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالی نے اسکی تلقین کی

پکڑ کر رکھو اپنی خوبصورتی کو، اپنی زینت کو ہر جگہ،، تم جس جگہ بھی ہو اپنی زینت کو پکڑ کر رکھو (سبحان اللہ)۔

حد کردی آپ گھر آئے ہیں تو زینت، مسجد میں ہیں تو زینت، آپ سفر میں ہیں تو زینت، آپ مہمانوں کے سامنے ہیں تو زینت، دوستوں کے سامنے ہیں کسی بھی جگہ ہیں۔ یہاں مسجد سے مراد مسجد بھی ہے اللہ کا گھر بھی اور جگہیں بھی ہیں جہاں جہاں بھی تم نے جانا ہے اللہ کی عبادت ہونی ہے وہاں صفائی کو پکڑو، صفائی ستھرائی بہترین کروا پنے معاملات ، اپنے جسم، اپنی روح کی صفائی کا خیال رکھو۔ لہذا یہ بڑا پاکیزہ مذہب ہے جس نے صفائی پر بہت زور دیا۔ اور اس شخص کو جو صفائی پسند نہیں ہوتا حضورﷺ نے انتہائی ناپسند کیا ہے اور ایک صحابی جسکے بال الجھے ہوئے ہے آپ نے تنبیہ فرمائی اور اسے سمجھایا کہ اللہ کے بندے تم نے کیوں تو اپنی ایسی حالت بنائی اس نے کہا کہ جی چاہتا ہے کہ بس آپ دن رات اللہ اور قرآن کی باتیں سنائیں دل چاہتا ہے کہ بس ایسے ہی تو آپﷺ نے سخت ڈانٹا کہ خبردار اللہ کو پانے کے لئے گندے مندے بنو گے تو اللہ تھوڑی ملے گا۔ آج بھی کچھ ایسا ہی کانسپٹ ہے جو ننگے کو اپنا حاجی صاحب بناتے ہیں ایک ننگے شخص کو اور ننگے کو کہے یہ میرا بابا ہے تو وہ کیسے بابا بن گیا جو حضورﷺ کی سیرت، سنت پر ہی نہیں چلتا وہ کس طرح تمہارا پیشوا ہو سکتا ہے آج بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ کا ولی تصور کرتے ہیں کہ جو جتنے زیادہ گندے ہوں گے اور اسکے مقابلے میں ایک باشرع خوبصورت داڑھی تراشی ہوئی، بال تراشے ہوئے، خوبصورت لباس عمامہ اسکی اُٹھک بیٹھک بڑی اعلی تو یہ مولوی صاحب اور جیڑا بابا بیٹھیا اے نا قبر دے کول وڈے ناخناں والا وہ پہنچا ہوا ہے۔ تو یہ ہماری عجیب وغریب سائیکی ہے جو جاہل طبقہ ہے نا قوم کا وہ یہ سمجھتا ہے وہ کہتا ہے اے کُج نہیں اور قریب جا کے ڈنڈا کھاتے ہیں۔

دوست کا واقعہ

ہمارے ایک دوست بتا رہے تھے ایسے ہی ایک بابا ہے جو ڈنڈا مارتا ہے تو وہ کہتے ہیں جتنے ڈنڈے کھاؤ گے اتنی جلدی کام ہوگا اسکے قریب جا کے کنڈ کرو وہ ڈنڈا مارتا ہے دو ڈنڈے دو دناں وِچ کام تین ڈنڈے تین دناں وِچ کام۔ آمد برسرِ مطلب میرا مقصد یہ ہے کہنے کا اسلام تو صفائی کا مذہب ہے پاکیزگی کا مذہب ہے ہر وقت خوشبو دار رہنا ہر وقت ۔ اور جب حضرت صاحب نے جب ہمیں **دلائل الخیرات شریف کی اجازت دی تھی تو مجھے یاد ہے تو فرمایا تھا کہ بیٹا اب کبھی بھی آپ نے خوشبو کے بغیر نہیں رہنا** تو میں نے کہا حضور پہلے بھی نہیں رہتا تو کہا نہیں اب بالکل نہیں رہنا اب بہت احتیاط کرنی ہے، خوشبو لگایا کریں بہت زیادہ آپ درود شریف پڑھنے لگیں تو آپ سے ہر ایک کو خوشبو آئے خاص طور پر آپ نے ہمیں تلقین کی۔ آپ دیکھیں خاص طور پر ہمارے گھروں کے حالات دیکھیں بچیاں گھروں مین گندے مندے لوگ اور کمروں کے اندر گھستے ہیں تو پیشاب کی بو پہلے بار آتی ہے جن گھروں میں بچے ہوں گندے، بدبودار کمرے برا حال بیڈ شیٹیں مہینوں سے نہیں بدلی اور الماریوں کے اندر کپڑے اندر ہی ٹُنے ہوئے ہیں کہ دھونے نہ پڑیں جب کبھی ٹائم ملا تو دھولیں گے بُرا حال جراب ایک دروازے سے ملے گی اور ایک واش روم سے ملے گی اتنا گندا حال اور کہتے یہ ہیں کہ ہمیں اللہ کا قرب مل جائے، اللہ کی رحمت مل جائے میں اس سے پہلے کہ یہ آیت پڑھاؤں اللہ نے اس آیت میں اتنی گفتگو کی ہے صفائی کی کہ حد ہوجائے گی میں بیس بنا رہا ہوں کہ اللہ نے پوری آیت ہی صفائی پہ نازل کردی کہ منہ تو وو، نک تو وواپنے اور اچھی طرح سے اپنی کلی کرو ، اچھی طرح سے اپنے بالوں کو گیلا کرو۔ بہت خوبصورت گفتگو اسلام کا مزاج ہی پاکیزگی پہ ہے (اللہ اکبر)

آپ دیکھیں نا آپ سے وہ واقعہ عرض کیا تھا کہ جب حضرت عبداللہ بن سلام آئے تھے حضورﷺ کی بارگاہ میں اور انہوں نے حضورﷺ کا چہرہ دیکھا تو اس بات کو تھوڑا سا سائیڈ پر رکھ دیں کہ حضورﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور بڑے اعلی آپ کو صفائی کے معاملات ملے ہوئے تھے اسکو ذرا سائیڈ پر رکھیں لیکن آپ یہ بھی تو دیکھیں

حضورﷺ صفائی کا اہتمام بھی بہت کرتے تھے بہت زیادہ صفائی کا اور جب حضرت عبداللہ نے وہ جملہ کہا کہ اس چہرے کو دیکھنے کے بعد کسی سوال کی گنجائش ہی نہیں ہے اتنا پاکیزہ چہرہ صاف ستھرا یہ نبی کا ہی ہوسکتا ہے تو اس سے مراد وہ آپکی خوبصورتی، وہ آپکی صفائی تھی اور وہ آپکا ایک look and feel ہوتا تھا جو حضرت عبداللہ بن سلام نے دیکھا تو وہ لوگ خاص طور پر میں انہیں مخاطب کروں گا جو مجھے انٹرنیٹ پر سنیں گے یا آپ میں سے جو سن رہے ہیں جن کا تعلق دین کے ساتھ ہے، جن کا تعلق درس و تدریس کے ساتھ ہے اور جن کا تعلق اللہ والوں کے ساتھ ہے وہ اس چیز کو بہت دیکھیں انکے لباس خوبصورت ہونے چاہئے انکی اُٹھک بیٹھک خوبصورت ہونی چاہئے۔اُنکا لہجہ خوبصورت ہونا چاہئے اور اُن سے ہمیشہ خوشبو آنی چاہئے کیونکہ اُنکو دیکھ کر لوگ دین سمجھتے ہیں لہذا اتنا اہتمام اتنا زیادہ کہ craze کی حد تک میں صفائی کرتا ہوں یہ انسان کے لئے بڑا بہتر اور جس دین نے کہہ دیا ہو تمہارا آدھا ایمان ہی lux لگانا ہے اور تمہارا آدھا ایمان ہی صابن لگانا ہے اور آدھا ایمان ہی اچھی کریم لگانا ہے تمہارا آدھا ایمان ہی پرفیوم لگانا ہے اور تمہارا آدھا ایمان ہی اچھا پاوڈر لگانا ہے تمہارا آدھا ایمان ہی اچھی طرح کپڑے دھونا ہے آپ اندازہ کریں کہ وہ مذہب کیسا ہوگا۔(**اللہ اکبر**)

میرے قبلہ عالم آپ نے جب ہمیں یہ تعلیم دینا شروع کی تھی تو بڑی سختی فرمائی تھی اور ایک ایک چیز کھول کھول کر بیان کی کہ فلاں پاکیزگی کیسے حاصل کرتے ہیں اور فلاں پاکیزگی کیسے حاصل کرتے ہیں فرض ہو جائے تو غسل کیسے کرتے ہیں عام غسل کیسے کرتے ہیں اور ہمارے نوجوان جوان ہو کر بوڑھے ہو جاتے ہیں لیکن انہیں فرض غسل کا طریقہ نہیں آتا اور ہماری بچیاں شادی ہو کے چھ چھ بچوں کی ماں بن جاتی ہیں انہیں پاکیزہ اور صاف ہونے کا طریقہ نہیں آتا اور یہ ہمارے دور کا وہ المیہ ہے جس پر جتنا بھی سر پیٹا جائے کم ہے۔اور ان معاملات پر غور نہیں ہے پھر وہ ایسی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں،،،،ایسی گندی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں کہ ساری زندگی جان نہیں چھوڑتی لیکن انکے پیدا ہونے کا سبب صرف گندا ماحول ہے گندی جگہ پر سونا، گندی جگہ پر اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، اور وہ ساری چیزیں بیماریاں بن کر سامنے آتی ہیں اور بڑی احتیاط آپ نے سمجھایا اور لکھوایا کہ فلاں چیز کیسے فلاں چیز کیسے اور فرمایا ان پر عمل کریں اور اب آپ نے ایسے ہی رہنا ہے(اللہ اکبر)

بڑے حضرت صاحب اللہ پاک ساری رحمتیں آپکی قبر پہ نازل کرے ابوالبیانؒ آپ کو ہم نے دیکھا پاکیزگی کی خوبصورتی ختم تھی آپ پر بہت خوبصورت اور ہم نے آپکو جب بھی دیکھا ہمیشہ آپ کی زیارت کرتے یہی ہمیشہ احساس ہوا کہ یہ شخص کتنا صاف ستھرا ہے عمامہ بہترین، بہترین آپکا اُٹھنا بیٹھنا، آپ کا لباس بہت خوبصورت اور بڑا صاف ہوتا تھا، خوشبو بڑی اچھی استعمال کرتے تھے اور آقاﷺ کے بارے میں بھی یہ آتا ہے کہ آپ خوشبو بڑی اچھی لگاتے تھے اور اتنی اچھی خوشبو لگاتے کہ جس راستے سے گزرتے وہ راستہ کتنی کتنی دیر مہکتا رہتا جو لوگ وہاں سے گزرتے تو پہچان لیتے کہ اس گلی سے محمدﷺ گزر کر گئے ہیں۔اور ہم قریب بیٹھ جائیں تو ہمارے جسم سے بوؤں کے بھبھوکے اُٹھ رہے ہوتے ہیں اور جی چاہتا ہے بندہ ادھر ہی یا تو خود مر جائے یا اسے مار دے اتنی گندی بو آتی ہے کئی کئی دنوں کی وہ پہنی ہوئی چیزیں اور کئی کئی دنوں کی گند بلا اسلئے آپ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں قرآن کا حدیث کا یا جو لوگ دین کے نظام سے وابستہ ہوتے ہیں اُنکا تو سر سے پاؤں تک پاکیزہ رہنا بڑا ہی ضروری ہوتا ہے صاف ستھرا رہنا۔

حضرت عائشہؓ آپ فرماتی ہیں کہ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک قافلہ حضورﷺ کو ملنے آیا تو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ مسجد نبوی شریفﷺ میں آئے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں تو آپ نے باقاعدہ اپنا چہرہ مبارک دھویا، بہترین کنگی وغیرہ فرمائی خوشبو لگائی، اپنا عمامہ سیٹ کیا اور حضورﷺ نے ایک گھڑا رکھا ہوا تھا پانی والا تو اس میں اچھی طرح اپنا چہرہ دیکھ کے اچھی طرح داڑھی سیٹ کی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں غور سے دیکھ رہی ہوں کبھی ادھا جا رہے ہیں کبھی اُدھر جا رہے ہیں میں دیکھتی جا رہی ہوں کہ کر کیا رہے ہیں تو اچھی طرح ہلکا سا سرمہ لگایا اور آپکی عادتِ مبارکہ تھی کہ سرمہ رات کو لگاتے تھے لیکن کبھی کبھی دن میں بھی لگا لیتے تھے تو ہلکا سا سرمہ لگایا اور جاتے جاتے اپنے کپڑے دیکھے اور جاتے جاتے کہنے لگے کہ عائشہؓ میں کیسا لگ رہا ہوں؟(سبحان اللہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور بہت سوہنے لگ رہے ہیں تو پھر آپ تشریف لے گئے تو یہ ایک نبی کا طریقہ ہے وہ نبی جو پہلے ہی بڑا حسین تھا اُسے ضرورت ہی نہیں تھی کسی خوشبو کی ضرورت نہیں۔ارے جسکا پسینہ ہی خوشبودار ہو اُسے کس پرفیوم کی ضرورت اسے کس عطر کی ضرورت جسکے جسم پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔اور ہمارے لئے example سیٹ کی اپنے اُمتیوں کے لئے مثال سیٹ کی کہ جس طرح میں خوبصورت ہوتا ہوں پھر بھی میں اور زیادہ خوبصورتی کی کوشش کرتا ہوں تو تم بھی ایسا ہی کرو۔تو یہ مرد اور عورتوں دونوں کے لئے ہے لیکن عورتوں کا تھوڑا الگ طریقے سے ہے کہ اُنکو زیب وزینت اس طرح کرنی ہوتی ہے کہ وہ باہر کی طرف زیادہ نہ جائیں گھروں میں زیب وزینت کا معاملہ رہے اور اپنے اُن لوگوں کے اندر جہاں اُنکے اپنے لوگ ہیں وہاں زیب وزینت کا معاملہ رہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ زیب وزینت کا یہ حکم اُٹھا کے بازاروں میں لگا لے ایسا نہیں ہے یہ

حکم بازاروں میں نہیں جائے گا بلکہ گھروں میں یا خود اپنی سیٹنگ کے لئے ہے۔ جبکہ مردوں کو یہ حکم ہر جگہ ہے وہ جہاں بھی جائیں اُٹھیں بیٹھیں وہ جگہ پاک صاف ہر معاملہ بہتر ہونا چاہئے۔ ابھی کچھ دن پہلے ہمارے دوست آئے یہاں تو ہماری اکیڈمی کا بھی کچھ ماحول ایسا ہی ہے صاف ستھرا، carpeted ماحول رکھا ہوا ہے تو وہ آئے تو کہتے یہ تو اکیڈمی لگتی نہیں یہاں آئے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ بڑا کوئی پاکیزہ سی جگہ ہے بڑی صاف ستھری تو مطلب کہنے کا یہ ہے کہ باہر والوں کو feel ہو کہ آپ نے کچھ صفائی کا انتظام رکھا ہے بجائے وہ گھر کے اندر آئے ہیں تو وہ نگر میں کوڑا پڑا ہوا ہے یہ بھی میں نے دیکھا ہے کہ نگر میں کوڑا رکھ دیتے ہیں اور کتنے کتنے دن پڑا رہتا ہے۔ بھئی وہ نگر میں نہیں رکھنا اُسکو باہر پھینکنا ہے تو یہ اسلام کا مزاج جسکے حوالے سے آیت پڑھنی ہے جو آپ نے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا ترجمہ سمجھتے ہیں ابھی انشاءاللہ پھر اسکو اگلے جمعہ میں لے جائیں گے۔

آیت نمبر ۶

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوٓا اِذَ قُمْتُمْ اِلَى فَا غْسِلُوْ وُجُوْ هَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَّهَّرُوْاط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْ مَآءً فَتَيَمَّمُوْ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْبِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَايُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَل عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ترجمہ

''اے ایمان والوں جب تم اُٹھو نماز ادا کرنے کے لئے تو پہلے دھولوا اپنے چہرے (سبحان اللہ) اور اپنے بازو (سبحان اللہ) کہنیوں تک، مسح کروا اپنے سروں تک اور دھولوا اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم جنبی ہو یعنی ناپاک ہو تو سارا بدن پاک کرلو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا اگر تم میں سے کوئی قذائے حاجت کے بعد یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور پھر نہ پاؤ تم پانی تو تمیم کرلو پاک مٹی سے۔ یعنی مسح کرلو اپنے چہروں اور بازوؤں پر اور اسلئے کہ اللہ پاک نہیں چاہتا کہ رکھے تم پر تنگی بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ خوب پاک صاف کرے تمہیں اور پوری کردے اپنی نعمت تم پر تا کہ تم شکرادا کرتے رہو'' (اللہ اکبر)۔

اللہ نے بھی اپنی خوااہش کا اظہار کردیا کہ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم بڑے اچھے لگو سوہنے لگو پاک صاف لگو۔ اس آیت میں پہلا حکم جو ہے وہ نماز کے لئے وضو کا ہے وضو اُس وقت فرض ہوتا ہے جب آپ **جُنُبًا اَصغَرْ** میں ہوں یعنی چھوٹی ناپاکی میں ہوں، چھوٹی گندگی یعنی انسان کا وضو جب ٹوٹ چکا ہوتا ہے تو انسان اُس وقت بھی گندا ہوتا ہے یہ بھی سماعت کرلیجئے کہ بے وضو ہونا بھی ایک قسم کی گندگی ہے یہ آج تو آپ نے قرآن سے سنا آپ نے کہ بے وضو ہونا بھی ایک گندگی ہے آپ قرآن نہیں پکڑ سکتے آپ نماز کے لئے اللہ اکبر نہیں کہہ سکتے آپ کوئی بھی سپارا نہیں پکڑ سکتے آپ اگر مکہ میں ہیں تو کعبہ کے اندر نہیں جاسکتے مطلب حرم کی مسجد میں یا کسی عام مسجد میں بھی داخل ہونا بھی منع ہے بغیر وضو کے تو کچھ تو ہے نا آپ میں جو یہ اجازتیں نہیں ہیں قرآن تو ویسے ہی پڑا ہوا ہے تو کیوں نہیں پکڑ سکتے بھئی، مجھے پکڑنے دو بھلا لیکن نہیں آپ وضو میں نہیں ہیں اس سے پتا چلا کہ گندگی ہے آپ کے اوپر کچھ ہے جو نظر نہیں آرہا لیکن اس میں آپ قرآن نہیں پکڑ سکتے اسی طرح آپ نماز کے لئے کھڑا ہونا چاہتے ہیں بھئی نماز ہے مصلہ بچھائیں کسی کو کیا پتہ کوئی دیکھ رہا ہے نہیں دیکھ رہا ہے نماز شروع کردیں لیکن آپ نہیں پڑھ سکتے اور پڑھیں گے تو وہ گناہ کبیرہ ہو جائے گا بات سمجھ آرہی ہے نا میں کیا کہہ رہا ہوں یعنی اسکا مطلب ہے کہ آپ کے اوپر کوئی گندگی ہے جو اللہ کو نظر آرہی ہے آپ کو نہیں آرہی لہذا وضو کرنا ہوگا اور وضو کریں گے تو وہ گندگی دور ہوگی۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ

جو کثرت سے وضو میں رہتا ہے وہ اللہ کی ساری رحمتیں لے لیتا ہے اسکو کسی رحمت کو مانگنا نہیں پڑتا اور ہر رحمت خود آتی ہے کیونکہ وہ گندگی اسکے اوپر ہے ہی نہیں تو رحمت خود ہی آئے گی بے وضو رہنا گندے مندے بے وضو رہنے والے لوگ۔ ایک راز کی بات کرنا مقصود ہے کہ

جب اللہ ولایت عطا کرنے کی کسی کے اوپر اپنی نظرِ کرم فرما دیتا ہے نا تو اسکی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ شخص باوضو رہنا شروع ہو جاتا ہے

یہ اللہ کی ولایت کا پہلا اشارا ہے کہ ولی بننے کے لئے وضو کو پسند کرلیا گیا اور کل کو اللہ اسے اپنا ولایت کا تاج دینے والا ہے کیونکہ اس نے وضو کو اپنی زندگی میں مسلسل نافذ کرلیا، اور یہاں وضو رہتا ہی نہیں لوگوں کا نماز پڑھنے کے دوران توڑ دیتے ہیں بعد میں توڑنے کی تو بعد کی بات ہے اتنے گندے ہیں تو وضو رکھنا تو بڑا مشکل کم لوگ ہیں جنہیں وضو کی سعادت ہے۔ میں حضرت صاحب کے ساتھ تھا اُس وقت شروع شروع کے دن تھے او چند دن ہوئے تھے ذکر سیکھے ہوئے تو آپ حضرت صاحب وضو کر رہے تھے تو کوئی شخص باہر سے آیا آپکا پوچھنے کے لئے تو میں نے کہا حضرت صاحب وضو کر رہے ہیں تو آپ بیٹھ جائیں تو حضرت صاحب نے شاید یہ سن لیا اور جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آئے تو فرمانے لگے بیٹا کبھی بھی یہ جملہ نہیں کہتے اپنے بزرگوں کے بارے میں یہ جملہ نہیں کہتے کہ وہ وضو کر رہے ہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ وہ وضو تازہ کر رہے ہوتے ہیں وہ کر نہیں رہے ہوتے تو اُس وقت میرے سر سے اُتر گئی مجھے نہیں سمجھ آئی کہ وہ وضو تازہ کر رہے ہوتے ہیں وہ کرتے نہیں ہیں بعد میں پتہ چلا کہ وہ تازہ سے مراد یہ کہ وہ پہلے ہی وضو میں ہوتے ہیں بس ضرورت پیش آ گئی پھر وضو کرلیا یعنی وہ وضو تازہ کرتے ہیں کرتے نہیں ہیں تو میں نے کہا جی حضور۔ تو یہاں تو وضو کا کوئی تصور ہی نہیں ہے عجیب وغریب حالات ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ فیض ہی نہیں حاصل ہوتا میں تو عرصہ ہو گیا ہے کچھ نہیں ملا کوئی شے نہیں ملی حضرت صاحب سے تو حضرت صاحب کیا کریں تم سر سے پاؤں تک گندگی کا پوٹلہ ہو تو کیا دیں تمہیں۔ ابھی تو ظاہری گندگی کی بات جاری ہے اور جب میں باطنی گندگی پر آؤں گا نا تو کان پھٹ جائیں گے کہ باطن میں کیا کیا گند جمع ہوتا ہے وہ کیسے صاف کرنا ہے۔ ابھی تو یہ ظاہری گندگی کی بات کر رہا ہوں کہ لوگوں کا کیا حال ہے اور کس طرح سے چل رہے ہیں۔ کل کو جب باطن کے حوالے سے گفتگو ہوگی ابھی یہ ظاہری وضو کی گفتگو ہے اور باطنی وضو بھی ہے **(اللہ اکبر)**

مجھے یاد ہے کہ وہ بہت بڑا معاملہ بنا اور مجھے نصیحت ملی کہ حضرت وضو کرتے نہیں بلکہ تازہ کرتے ہیں یعنی یہ کوئی چیز ہے تو شوق پڑ گیا باوضو رہنے کا اور مسلسل باوضو رہتے رہے اور اللہ نے یہ سعادت بھی بخشی کہ حضرت صاحب کے ساتھ پانچوں نمازیں ایک وضو میں پڑھنے کی کئی بار سعادت ملی اور ایک بار نہیں بلکہ کئی بار کئی بار پورے ایک وضو سے خاص طور پر جب اعتکاف کے دنوں میں فجر کے وقت وضو کیا ہے تو اعتکاف ہوتا تھا سارا دن مسجد میں ہی تو سارا دن عشاء تک وضو میں۔ پھر جا کر انسان برکت کی توقع کرے" سرو ڈے سرداراں دے"

؎ چاہتے تو ہیں سب کہ وہ اوجِ ثریا پہ مقیم　　　پہلے پیدا تو کریں ویسا قلبِ سلیم

اللہ کو دکھاؤ بھی مولا دیکھ میں دن رات تیرے لئے پاک رہتا ہوں تیرے لئے سارا دن میں، میری پاکیزگی کا حال دیکھ مولا اب تو میرا حق ہے کہ مجھے بھی اپنے راز دے۔ آپ جب یہ عمل شروع کریں گے آپ فوراً گناہوں سے دور ہو جائیں گے وضو کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ سے کوئی گناہ نہیں ہوگا وضو بھئی وضو آپ وضو کے اندر ہیں دل ہی نہیں چاہے گا کسی بری شے کی طرف جانے کو پریکٹیکلی اندر سے گناہوں کا شوق اُترنا شروع ہو جاتا ہے اگر آپ وضو میں رہتے ہیں اور بہت سارے لُچے لفنگے کام جو انسان ایویں ہی کر لیتا ہے اور زبان بھی قابو میں نہیں رہتی بعض اوقات تو وہ باوضو رہنے سے ختم ہو جاتی ہے اور کوئی شے آپکے قریب نہیں آتی صاف ستھرا اور کسی کی نظر نہیں لگتی کسی کی بُری نگاہ آپ پر اثر نہیں کرتی، کوئی جن، بھوت، چڑیل، کوئی جادو ٹونہ کوئی ایسا ہتھیار آپ پر اثر نہیں کرتا کیونکہ آپ شیلڈ کے اندر ہیں۔ آپ دیکھیں دنیا میں اللہ والوں نے کتنے کتنے کام کئے کتنے کتنے دشمن ہوتے تھے کوئی اُنکا بال بھی بیکا نہیں کر سکا کیوں؟ کیونکہ ہر وقت وہ وضو میں رہتے تھے۔ اُن میں بڑے بڑے جادوگر بھی تھے، بڑی بڑی بری نگاہ والے اور داتا صاحبؒ کا کون کچھ بگاڑ سکا، غوث پاکؒ کو کون چھیڑ سکا ان لوگوں کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکا کیونکہ یہ اللہ کی بنائی ہوئی شیلڈ کے اندر ہیں اور یہ سارے باقی لوگ جو ہر وقت دکھوں میں تکلیفوں میں آج مینوں نظر لگ گئی آج مینوں شیطان آج مینوں فلاں کیونکہ وہ shield نہیں ہے۔ وہ اسی طرح چلتا رہے گا موت آ جائے گی وہ اسی طرح shield میں رہے گا اور کام اسی طرح رہے گا۔ کبھی کوئی وجہ کبھی کوئی مسئلہ چلتا رہے گا تو لہذا باوضو رہنے والے لوگ بڑے عظیم لوگ ہوتے ہیں سمجھدار لوگ ہوتے ہیں اور حضورﷺ کی اُمت کی پہچان بھی یہی ہے **آقا علیہ ﷺ نے فرمایا**

قیامت کا دن ہوگا ساری زمین کے لوگ میدانِ حشر میں اکھٹے ہو جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا حضور ہم کیسے پہچانیں جائیں گے؟ اتنے لوگوں میں ہم کہاں ہوں گے تو فرمایا تم لوگ وضو کی وجہ سے پہچان لئے جاؤ گے تمہارا چہروں اور کہنیوں تک تمہاتا جسم چمک رہا ہوگا اور میں پہچان لوں گا کہ وہ میری اُمت کا بندہ ہے وہ بھی میری اُمت کا بندہ ہے اور وہ

پیچھے بھی میری اُمت کا بندہ ہے وہ جو آخر میں کھڑا ہے وہ بھی میری اُمت کا بندہ ہے اسلئے کہ اسکی کہنیاں اور اسکا چہرہ چمک رہا ہو گا وضو سے تو لہٰذا اسکا شوق پیدا کرو اور اسکے لئے کوشش کرو اسکا ذوق بناؤ اور اپنے اندر نیت کرو کہ انشاء اللہ اب میں باوضو رہوں گی ذوق سے کہیں انشاءاللہ باوضو رہوں گی۔ٹوٹ جائے پھر کر لیں پھر ٹوٹ جائے پھر کر لیں اور باوضو رہیں آپکو بہت ساری چیزیں مانگنی نہیں پڑیں گی، بہت ساری چیزیں کہنی نہیں پڑیں گی۔

حضورﷺ نے تین وعدے تو فوراً کئے فرمایا

جو شخص باوضو رہتا ہے سب سے پہلا وعدہ اللہ اسکا رزق کبھی بند نہیں ہونے دیتا (اللہ اکبر) اور کیا چاہئے روٹی پانی ملے گا۔**اللہ پاک اسکے چہرے کو نورانی بنا دیتے ہیں اسکا چہرہ سوہنا، پیارا کر دیا جائے گا، کشش ہوگی اسکے اندر اور جو دیکھے گا اسکا جی چاہے گا پھر دیکھوں** اور وہ ہزاروں کریموں سے نہیں آتی جو باوضو رہنے سے آتی ہے۔**اور تیسرا وعدہ اللہ پاک مرتے ہوئے کلمہ نصیب فرمائے گا**۔تو یہ تینوں وعدے تو حضورﷺ نے دے دئے تو باقی بھی بے حد نعمتیں ہیں جو وضو کے ساتھ attach ہیں اور یہ اللہ والوں کی وہ تعلیم ہے جو اللہ کرے کہ دل میں اُترے اور اسکو کرنے کا ذہن بنے۔باوضو رہنے کہ عادت بنائیے اور باوضو رہنے کا ذوق بنائیے ،شوق بنائیے۔رات کو باوضو سو جائیے اور کوشش کریں یہ ذہن بنائیے کہ میں آج وضو میں ہوں اور اگر نہیں ہے تو اُٹھ کر وضو کر لیں بہت ضروری ہے۔

ہماری جو بیٹیاں شادی شدہ ہیں اُنکا حال زیادہ تر کیوں بگڑتا ہے شادی کے بعد یہ بھی سن لیں کہ اسلئے اُنکا حال شادی کے بعد بگڑ جاتا ہے کیونکہ وہ رات ساری ناپاک سو جاتی ہیں اُسی حالت میں سوئے رہتے ہیں دونوں سوئے رہتے ہیں گندے مندے بیڈ بھی گندا اور صبح تک گندگی۔اللہ نہ کرے اللہ نہ کرے اگر اُس حالت میں موت آ جائے ناپاکی کی حالت میں موت،تو فوراً وضو کیا جائے حضورﷺ کا بھی طریقہ مبارک یہی تھا کہ آپ بھی وضو فرما کر پھر سو جاتے اور صبح اُٹھ کر غسل فرماتے تو یہ نہیں۔اچھا بھلا چہرہ ہو گا تو نحوست ایسی پڑتی ہے بےوضو رہنے کی اور گندہ رہنے کی کہ منہ ہی بدل جاتا ہے شادی کے بعد بجائے اللہ اور برکت دینے کے عجیب وغریب حال ہو جاتا ہے تو گندا رہنا اور پوری پوری رات اور کئی سالوں سے پھر وہ روٹین بنی ہوئی ہے اور بچے سوئے ہوئے ہیں تو وہ نحوست اُن پر بھی جا پڑتی ہے بچے بھی پھر بڑے ہو کر اُسی گندگی اور اُسی نافرمانی کو لے کر پیدا ہوتے ہیں تو tit for tat۔عدلے کا بدلہ۔ہر چیز کا کوئی reason،کوئی معاملہ،کوئی وجہ،کوئی problem ہوتی ہے جب آپکے ساتھ کوئی معاملہ پیدا ہوتا ہے تو وہ خود نہیں ہو جاتا اُسکے پیچھے کوئی وجہ ہے اُس وجہ کو ڈھونڈا جائے تو اُسے ختم کیا جائے تو وہ نحوست ختم ہو جائے گی یہ ساری چیزیں قرآن پاک کھول کر بیان کرتا ہے ابھی میں آگے گفتگو اور کروں گا بڑی اللہ ذرا نہیں شرمایا وہاں اُس نے کھل کر گفتگو کی ہے کہ یہ سارا کچھ کرنا ہے تم نے صفائی کا خیال رکھو اِن چیزوں کو دیکھو اور یہ صحابہ کرام کو حکم دیا جا رہا تھا اور صحابہ کرام سے ہو کر یہ قیامت تک کے مسلمانوں کو دیا جا رہا ہے اسلئے مزید اور پہلے جو پاک صاف رہنے کی عادت میں ہیں وہ اور کوشش کریں اور جو نہیں ہو وہ نیت کریں کہ باوضو رہیں گی اور ہر وقت اپنے معاملات میں صفائی کا دھیان رکھیں گی۔

اللہ سے دعا ہے اللہ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

قرآن میں طہارت اور پاکیزگی کا بیان

؎ قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں　　　　خدا عطا کرے گا تجھے جدتِ کردار

قرآن پاک کی اس مبارک کلاس میں آپ سب کو خوش آمدید ہے اللہ کی مبارک کتاب کو سمجھنے کا یہ سلسلہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے جاری ہے آج اللہ نے پھر ایک بار یہ سعادت بخشی ہے وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے اور ہماری زندگیاں اور ہر آنے والا دن ہر آنے والا وقت کم سے کم ہوتا جا رہا ہے تو لہذا

؎ وقت پہ کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا　　　　جل گیا جب کھیت برسہ مینہ تو کس کام کا

آج وقت ہے موقع ہے اللہ نے دیا ہے اسکو استعمال کرتے ہوئے اللہ کے قرآن کو سمجھنا اور اس وقت کو اللہ کے قرآن کے لئے صرف کرنا اس سے بڑا اللہ کا کوئی پسندیدہ کام نہیں ہے سورۃ مائدہ سے ہمارا آغاز ہو چکا ہے اور سورۃ مائدہ کی آج انشاءاللہ العزیز آیت نمبر ٦ سے ہمارا لیکچر شروع ہوگا صفحہ نمبر ۴۴۳

ارشاد فرمایا

آیت نمبر ٦

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَ قُمْتُمْ اِلَى فَا غْسِلُوْ وُجُوْ هَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْ مَآءً فَتَيَمَّمُوْ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْ بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَايُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَل عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَ كُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ O

ایک طویل آیت جس میں بڑی تفصیل سے اللہ پاک نے وضو اور غسل کے احکامات کو بیان فرمایا پچھلے لیکچر میں یہ بات ہو چکی ہے کہ اسلام واحد دین ہے جو صفائی اور پاکیزگی کو بہت پسند کرتا ہے یہ چاہتا ہے کہ اسکے ماننے والے پاک اور صاف رہیں اور یہ چاہتا ہے کہ اسکے ماننے والے صفائی میں بے مثال ہوں لہذا اسکے لئے قرآن پاک میں بھی اور حضور ﷺ کی بے شمار حدیثوں میں بھی صفائی کی تلقین کی گئی صاف ستھرے رہنے والے لوگ اللہ کو بڑے پسند ہیں لہذا اسلام کی صفائی کا جو طریقہ کار ہے وہ اس آیت میں موجود ہے صاف ستھرے رہنے کے لئے سب سے پہلی شرط وضو ہے یہ عرض کیا گیا کہ با وضو رہنے والے لوگ اللہ کے ولی بن جاتے ہیں اور یہ عرض کیا گیا تھا کہ با وضو رہنا بے حدو حساب رحمتوں کا باعث بنتا ہے اور یہ عرض کیا گیا تھا کہ با وضو رہنے سے اللہ پاک کی وہ رحمتیں جو وہ اپنے نیک بندوں پہ نازل کرتا ہے وہ عطا ہوتی ہیں تو لہذا اس آیت میں آیئے سب سے پہلے وضو کی جو مختلف عادتیں ہیں انکی تفسیر اس آیت میں موجود ہے فرمایا۔ **اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ**

ترجمہ ''جب بھی تم نماز پڑھنے کے لئے اُٹھو''

اس سے مراد یہ ہوئی کہ وضو ہر قسم کی نماز سے پہلے ہے چاہے نفل ہیں چاہے سنت ہے چاہے فرض ہے چاہے واجب ہے کسی قسم کی نماز پڑھنے کے لئے پہلے وضو کرنا ہوگا نمازِ جنازہ جو مرد پڑھتے ہیں وہ بھی وضو سے ہے پہلا حکم

فَا غْسِلُوْ وُجُوْ هَكُم اپنے چہرے دھولو وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اپنے بازو کہنیوں تک وَامْسَحُوْا بِرُءُ اپنے سروں کا مسح کرو وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو

وہ چار چیزیں جو ہیں یہ فرض کا درجہ رکھتی ہیں قرآن پاک میں جو چیز کھلی بیان کردی جائے وہ فرض وہ جاتی ہے اس سے پتہ چلا کہ وضو کے چار فرض ہیں کتنے فرض ہیں بولیں چار فرض ہیں

(۱)چہرہ دھونا

(۲)اپنے بازو کہنیوں تک دھونا

(۳)سر کا مسح کرنا

(۴)اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھونا

یہ چار فرض ہیں جس نے ایسا کرلیا اسکا وضو ہو گیا ناک میں پانی ڈالنا، کلی کرنا، گردن پہ ہاتھ پھیرنا، انگلیوں کے اندر ہاتھ پھیرنا یہ **تمام چیزیں سنتِ رسول ﷺ ہیں** یہ تمام چیزیں آقا ﷺ کے طریقے ہیں آقا ﷺ نے وضو ایسے ہی فرمایا تھا لہذا اگر کوئی یہ چار فرض پورے کر لیتا ہے۔

۱) چہرہ دھو لیتا ہے اچھی طرح، مردوں کے لئے داڑھی شریف کا ہلال بھی ضروری ہے اگر داڑھی رکھی ہے اور عورتوں کے لئے پورا چہرہ ماتھے کی نوک جہاں سے بال شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر نیچے تھوڑی سے نیچے تک اور کان کی لو سے دوسری لو تک یہ فرض ہے اس پورے حصے کا دھونا فرض ہوگا اسکے بعد فرمایا:

۲) کہ بازو کہنیوں تک یعنی بازوؤں کے اندر ہاتھ بھی شامل ہیں یہ سارا کچھ دھونا فرض ہوگا اچھی طرح سے اسکو دھونا ضروری ہوگا اور اگر کسی نے زیادہ ٹائیٹ قمیض پہنی ہوئی ہے تو اس قمیض کو کسی طریقے سے کھولنا پڑے گا تا کہ کپڑا اوپر تک کھل جائے اور یہ حصہ دھل جائے کیونکہ یہ حصہ دھونا فرض ہے۔

۳) تیسرے نمبر پہ سر کا مسح ہے اور **مسح سے مراد یہ ہے** کہ آپ اپنے سر کو اس طرح سے پانی میں بھگو دیں کہ سامنے بالوں سے لے کر پیچھے تک آپکا گیلا ہاتھ کہیں نا کہیں ٹچ ہو جائے یہ مسح ہوگا تو طریقہ کار حضور پاک ﷺ نے ایک حدیث میں واضح بتایا ہوا ہے کہ **مسح کیسے کرتے ہیں**

۴) اسکے بعد اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھونا یہ فرض ہے اچھی طرح سے دھونے چاہئے تو یہ تمام فرائض ہو گئے لیکن ہم کیا کرتے ہیں پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں اپنا چہرہ کعبے کی طرف کرنا یہ بھی **حضور ﷺ کا طریقہ کار سنت ہے** اور دائیں ہاتھ سے ابتداء کرتے ہیں سیدھے ہاتھ سے یہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے اور پھر پہلے ہاتھ دھوتے ہیں اور تین بار ہاتھ دھوتے ہیں یہ حضور ﷺ کا طریقہ ہے **پھر آپ تین بار کلی فرماتے ہیں یہ بھی آقا ﷺ کا طریقہ ہے** اور پھر تین بار ناک میں ایسے پانی چڑھاتے ہیں کہ ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے یہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے قرآن میں ایسی کوئی بات نہیں اور اسکے بعد اپنا منہ دھوتے ہیں تین بار دھوتے ہیں حالانکہ ایک بار دھونے سے فرض ادا ہو گیا ہے **لیکن تین بار کرنا حضور ﷺ کا طریقہ ہے** اسکے بعد جو ہے آپ اپنے بازو دھوتے ہیں تین بار اچھی طرح یہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے ایک بار دھویا تو فرض ادا ہوا اور دوسری اور تیسری بار دھویا تو سنت ادا ہوئی اسکے بعد سر کا مسح کرتے ہیں اور پھر کانوں میں انگلیاں ڈالتے ہیں اور پھر گردن پہ بھی ہاتھ پھیرتے ہیں سر کا مسح کرنا تو فرض تھا، کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور گردن پہ ہاتھ پھیرا تو یہ حضور ﷺ کا طریقہ ہے تو سنت ادا ہوئی اسکے بعد پاؤں دھوئے اور انگلیوں کے اندر انگلیاں ڈال کر اسکو اچھی طرح دھلایا یہ بھی **حضور ﷺ کا طریقہ ہے یہ بھی سنت رسول ہے ایک بار دھونے سے فرض ادا ہوا لیکن جس نے تین بار دھو دیئے اس نے سنت بھی ادا کر دی (اللہ اکبر)۔**

تو لہذا یہ بڑا خوبصورت طریقہ قرآن میں بیان کیا گیا ہے اور **اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا**

''قیامت کے دن میری امت وضو سے پہچانی جائے گی جتنی میری امت کے لوگ ہوں گے انکی پہچان وضو ہوگا اور دور سے ہی انکے چہرے، انکے ہاتھ جہاں جہاں وضو کا پانی پہنچتا ہے وہ جگہ چمک رہی ہوگی اور میری امت پوری حشر کے میدان میں وضو کی وجہ سے پہچانی جائے گی لہذا وضو کا بہت مقام ہے۔

اسلئے حضور ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائی بلکہ آپ سے یہ بھی ثابت ہے کہ فتح مکہ کے روز حضور ﷺ نے پانچوں نمازیں ایک وضو سے ادا فرمائی اور حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آج تو آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا تو **حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا**

اے عمرؓ میں نے یہ کام اسلئے کیا تا کہ میری اُمت کو یہ مسئلہ معلوم ہو جائے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں

تو اس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا حضورﷺ کا طریقہ بنا اور کامل اللہ والے اس پہ عمل کرتے ہیں کہ وہ ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرتے ہیں اور دوبارہ وضو کی حاجت نہیں ہوتی یہ جو ہے ایک ایسا طریقہ ہے جو بڑے ہی خوش نصیب لوگوں کو عطا ہوتا ہے جو وضو میں رہنا پسند ہوتا ہے اور ہم وضو میں رہنا پسند نہیں کرتے اور توڑنا وضو کو ایک ایسا مشغلہ ہے کہ اسکو بڑی خوشی سے توڑتے ہیں کہ جان چھوٹی یار میں آسانی ہو جاواں تو توڑنا نہیں چاہئے وضو کو بجائے اسکے کہ جب تک با قاعدہ صحیح طرح خاجت نہ ہو وضو قائم رکھنا چاہئے **(اللہ اکبر)** تو یہ تو خیر **ظاہری وضو کی کیفیت** آپکے سامنے عرض کی گئی۔

وضو کی ایک باطنی حالت بھی ہے

ہر وضو ایک طرف سے ظاہری حالت میں ہوتا ہے اور ایک طرف سے باطنی حالت میں ہوتا ہے جب کوئی وضو کرنے والا وضو کرے تو اگر کوئی باطنی حالت کا بھی خیال رکھے اُس سے وضو کا نور بڑھ جاتا ہے اور وضو کے فائدے انسان کو کئی گنا بڑھ کر عطا ہوتے ہیں سب سے پہلے جب کوئی ہاتھ دھوئے تو یہ تصور کرے کہ ان ہاتھوں سے جتنے آج تک گندے کام کئے اور یقیناً انسان اپنی زندگی میں ان ہاتھوں کو پتہ نہیں کہاں کہاں لگاتا ہے اور کہاں کہاں جہاں منع ہوتا ہے لگا بیٹھتا ہے تو فرمایا

جب کوئی وضو کرے تو ہاتھوں کو اس نیت سے دھوئے کہ مولا میرے ہاتھوں نے جہاں جہاں غلطی کی تھی اس پانی کے ساتھ وہ بھی گناہ صاف ہو جائیں تو اللہ کے کرم سے ایسا ہی ہوگا اسکے ہاتھ ان تمام گناہوں سے پاک کردیئے جائیں گے ہاتھ نورانی ہو جائیں گے یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کا ہاتھ جہاں لگتا ہے وہاں رحمت آجاتی ہے

اسلئے کہ وہ ہر وضو کرتے وقت یہ خیال کرتے ہیں اور ہر وضو کرتے وقت یہی دھیان میں ہوتا ہے کہ میرا ہاتھ اللہ کے کرم سے گناہوں سے پاک ہو رہا ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ پھر یہ نیت بن جاتی ہے کہ یہ گناہ نہیں یہ جو پانی گر رہا ہے نا یہ اللہ کی رحمت میرے ہاتھوں پہ گر رہی ہے پھر یہ ہاتھ وہ رحمت والے ہاتھ ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جس کے لئے اُٹھتے ہیں یا جس کہ سر پہ رکھے جاتے ہیں یا جس کے کندھے پہ رکھے جاتے ہیں یا جس چیز کو پکڑ لیتے ہیں اُس چیز میں بھی عزت آجاتی ہے کیونکہ اتنا وضو کو نیکی سے کرتے ہیں اتنا وضو کو پاکیزگی سے کرتے ہیں کہ وہ ہاتھ ہی رحمت والے ہاتھ بنتے چلے جاتے ہیں ہم جلدی جلدی دھو لیتے ہیں نا کچھ سوچا نہ کچھ ذہن میں لائی بات پھر اسکے بعد ہاتھوں کے بعد جب کلی کرتے ہیں تو **حضورﷺ کا طریقہ مبارک اور سنت ہے آقاﷺ کی کہ آپ کلی مبارک کرتے تھے تو یہی ذہن میں لایا جائے مولا یہ جو کلی کر رہا ہوں میری اس زبان نے آج تک جو گند الفظ بولا ہے کسی کو گالی دی ہے، کسی کو غلط کہا ہے، کسی کو جھوٹ بول کر کچھ کہا ہے آج تک اس زبان نے جو جو لغزش کی تھی مولا میں اپنی زبان سے پانی نکالتا ہوں اس سے تمام گناہ نکل جائیں** ہائے کیسا وضو ہوتا ہے تو وہ گناہ زبان سے جھڑ جاتے ہیں وہ جھوٹ، وہ گندگیاں جو جو زبان سے کہیں

آقاﷺ نے فرمایا

جب کوئی زبان سے غلط بات کہتا ہے تو اسکا رحمت کا فرشتہ اس سے کئی میل دور چلا جاتا ہے

رحمت دور کر دی جاتی ہے اور اللہ کا کرم سے وہ محروم ہو جاتا ہے اور جب بار بار زبان کو دھویا جائے گا اور اسی نیت سے دھویا جائے گا کہ میں جو بھی زبان سے غلط کام کئے مولا وہ تیرے کرم سے، میں وضو کر رہا ہوں نیکی کرنی کی نیت کی ہے تو اس پانی کے ساتھ وہ بھی بہہ جائے تو وہ بہہ جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے

اسی طرح **جب ناک میں پانی چڑھایا جائے تو مولا جتنی غلط چیزیں سونگھی ہیں جو نہیں سونگھنی چاہئے تھی لیکن میرے ناک نے اُس کو سونگھا تو وہ مولا پاک کردے تو جونہی پانی آپکے ناک سے باہر نکلے گا تو وہ ساری برائی لے کر نکل جائے گا** آپ غور کرتے جائیں اور پھر جب چہرہ دھوئے تو باطنی وضو کرے کہ میرے چہرے کے اوپر آنکھیں ہیں میرے چہرے کے اُوپر یہ دماغ کا حصہ ہے اور میرا یہ چہرہ جب میں پانی سے دھوتا ہوں تو خیال یہ کریں کہ میری آنکھوں نے جو غلط منظر دیکھے ہیں وہ سارے آج نکال دے جدھر نظر نہیں اُٹھنی چاہئے تھی میری نظر اُٹھی اور جو چیز نہیں دیکھنی چاہئے تھی میری نظر نے دیکھا اور جہاں جہاں سے مجھے روکا گیا تھا وہاں وہاں میری نظر گئی ہوئی تھی آج پاک کردے مولا آج پاک کردے میری نظر پاک کردے وہ پانی تمام گناہ لے کر نکلتا ہے وہ نظر پاک کر دیتا ہے **یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کی آنکھیں جس طرف اُٹھتی ہے پہلے تو یہ گناہ پاک ہوتے ہیں اور**

پھر جب وہ بار بار اس نیت سے وضو کرتے ہیں تو گناہ رہتا ہی کوئی نہیں پھر وہ پانی جب چہرے پر پڑتا ہے تو وہ پانی نور اور کرم بن کر چہرے کے اوپر چھا جاتا ہے اور آپکا چہرہ سر سے لے کر پورے چہرے تک نورانی ہوجاتا ہے اور اس انسان کو دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے اور یہی وہ چہرہ ہوتا ہے کہ **اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ**

جب کسی اللہ والے کے چہرے کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے تو اسکی وجہ وضو ہے جو وہ کرتے ہیں (اللہ اکبر)

پھر جب کہنیوں تک بہایا جائے تو مولا اس بازو کی قوت نے جو جو غلط غلط کام کئے میں نے کوئی غلط چیز پکڑی میرے بازو کی قوت نے، کہنیاں استعمال ہوئیں ہلی تھی اور میرے بازو نے کوئی غلط چیز پکڑی تھی تو فوراً نیت کی جائے کہ مولا میں کہنیوں تک میں یہ نیک عمل کر رہا ہوں مجھے معاف کردے تو اللہ اُس گناہ سے تمام بازو کو پاک کردیتا ہے پھر جب مسح کیا جائے پورے دماغ کا مسح ہوتا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں ہماری سوچیں ہیں جہاں ہمارے خیالات گردش کرتے ہیں کل کیا کرنا ہے؟ پرسوں کیا کرنا ہے؟ فلاں کیسا ہے فلاں کیسا ہے فلاں لئے دل میں نیت فلاں کے لئے نیت گندے خیالات یہیں پکتے ہیں وہ جگہ یہی ہے یہ پلاننگ ساری یہی ہوتی ہے اور جب **مسح کرتا ہے بندہ تو یہ سوچے مولا یہاں جتنے بھی غلط منصوبے بنائے تھے آج پاک کردے دماغ صاف ہوجائے آپ ایسا مسح کریں** آپ کسی کے لئے غلط سوچ ہی نہیں سکیں گے کسی کے لئے غلط خیال آ ہی نہیں سکے گا کوئی بری سوچ بری پلاننگ بن ہی نہیں سکے گی کیونکہ آپ کا مسح آپکے دماغ کو پاک کردے گا **(اللہ اکبر)**

پھر جب پاؤں دھوئے تو تصور کریں کہ میرا یہ پاؤں کدھر کدھر چل کے گیا جہاں اللہ نے منع کیا تھا میرے پاؤں چلے جس جگہ گناہ کا کام تھا میں بھی وہاں پہنچا میرے پاؤں چلے اور جب وہ تصور کرے گا نا یہ کہ مولا میرے گناہ معاف کردے پاؤں سے جو میں نے کئے تو پاؤں کے پانی سے وہ گناہ ڈھل جائیں گے نکل جائیں گے(

تو آئیے اب اپنے عوام کو کو ذرا دیکھئے فوراً کھڑے ہوئے ہاتھ اُٹھائے نا بسم اللہ پڑھی، شروع کیا اور جلدی جلدی منہ پہ پانی مارا کچھ چیزیں غلطی سے گیلی ہوگئیں کچھ نہیں ہوئیں تو کچھ خشک بھی رہ گیا پھر جلدی جلدی پاؤں دھوئے مسح بھی جلدی جلدی رہ گیا اور ایسا وضو کئی سالوں سے ہو رہا ہے لہذا نہ کوئی برائی دور ہوتی ہے نہ کوئی نیکی کا پیار آتا ہے اور نہ کوئی اللہ رسول کا کوئی محبت اور پیار کا معاملہ بنتا ہے کچھ بھی نہیں اسلئے کہ آغاز ہی غلط ہوگیا تو آگے نماز کیا دے گی اور آگے ذکر کیا دے گا وظیفے کیا دیں گے وضو سے آغاز ہی غلط ہوا۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے دعا مانگی کہ مولا تیرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام گناہ دھلتے ہیں وضو سے مجھے مولا دکھا تو صحیح کہ کیا واقعی ایسا ہوتا ہے تو اللہ پاک نے آپ کی وہ کرم کی آنکھ روشن فرمائی آپ فرماتے ہیں میں فجر کے بعد وضو کرنے کے لئے مسجد میں گیا میں جب بیٹھا وضو کر رہا تھا میرے ساتھ کچھ لوگ بیٹھے اور وہ آکر وضو کرنے لگے میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وضو کر رہے ہیں اور اُنکے ہاتھوں سے اُنکے گناہ پانی میں گر رہے ہیں جھوٹ، تکبر، گالیاں، زنا کاریاں، شرابیں، گندگیاں، گندے ارادے اور ایسے ایسے گند آپ فرماتے ہیں کہ مجھ سے برداشت نہ ہوا کہ یہ شخص اتنی چیزیں گندی کرکے آرہا ہے یہاں پر اور پھر اللہ سے دعا مانگی اللہ میں نہیں دیکھ سکتا مجھ سے واپس لے لے تو اللہ پاک نے وہ قوت واپس لے لی **اس قدر وضو انسان کو پاک کردیتا ہے اگر کوئی صحیح کرے تو۔**

آپ فرض کرو کہ اگر کوئی صحیح وضو کرتا ہے اگلی نماز ضرور پڑھے گا اور اگر صحیح پھر کیا ہے تو اس سے اگلی ضرور پڑھے گا اور اگر پھر صحیح کیا ہے تو اس سے اگلی صحیح ضرور پڑھے گا اسلئے کہ **صحیح وضو سے نماز قبول ہوجاتی ہے اور جب قبول ہوجاتی ہے تو اگلی نماز کی توفیق ضرور ملتی ہے** یہاں پہ حال ہی عجیب ہے اور جس نے وضو ہی نہیں کرنا اُس نے نماز کیا پڑھنی ہے تو جس نے نماز نہیں پڑھنی اُس نے کیسے اللہ کا قرب پانا ہے کیسے اللہ کو راضی کرسکتا ہے اسلئے وضو کو نماز سے پہلے اتنی اہمیت حاصل ہے اسکے اوپر جتنی گفتگو کی جائے کم ہے نماز کی فضیلت کو کیا بیان کریں آپ وضو کو ہی صحیح کروادیں لوگوں میں تو کافی ہے (اللہ اکبر)

بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی امام اپنی نماز میں بھول جائے یعنی اسے کوئی شے بھول جائے وہ فاتحہ بھول جائے رکوع بھول جائے اپنی نماز میں کوئی شے بھول جائے تو اسکی وجہ اسکے مقتدیوں کے اندر کوئی شخص ہوتا ہے جس نے وضو ٹھیک نہیں کیا ہوتا اسکا وضو غلط ہوتا ہے لہذا چونکہ وہ غلط وضو سے نماز پڑھ رہا ہے تو اسکا اب خمیازہ امام پہ جا پڑتا ہے امام بیچارہ اس سے گزرتا ہے اسلئے لوگوں کو کہا گیا لوگوں وضو صحیح کیا کرو تمہارا امام تمہارے اس گندے وضو کی وجہ سے بھول جاتا ہے (اللہ اکبر) یہ وضو کا طریقہ ہوگیا اسکے بعد آئیے

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا جب تم جنبی ہوجاؤ یعنی ناپاک ہوجاؤ تو پھر سارا بدن پاک کرو یعنی نہاؤ، غسل کرو انسان ناپاکی کی حالت میں، عورتیں حیض کے بعد ناپاکی سے دور ہوتے ہیں مرد جو ہیں وہ اپنی زوجہ کے ساتھ جو ہے وہ سنتِ رسول ادا کرنے کے بعد اور احتلام کے ساتھ ناپاک ہوتے ہیں یہ قدرتی چیزیں ہیں یہ فطرت میں ہیں اس میں کوئی

شرم نہیں قرآن پاک میں اس میں کوئی شرم نہیں یہ ہرایک کے ساتھ ہیں اور اللہ نے ہرایک کے ساتھ انہیں رکھا ہے ہرایک کو اللہ نے اس سے گزارنا ہے تو اگر کوئی جنبی ہو جائے یعنی پورا بدن ناپاک ہو جائے تو پھر غسل ہے اور غسل کا لفظ آپ دیکھیئے یہاں بس ہیو **اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَطَّهَّرُوْ** پورا بدن پاک کرو اللہ نے غسل کا طریقہ بیان نہیں کیا۔

وضو کا تو بتایا ہے نا میں نے آپکے سامنے چار فرض پڑھے ہیں بھئی پہلے اپنے چہرے دھو، پھر اپنے بازو دھو کہنیوں تک، پھر اپنے سروں کا مسح کرو، پھر اپنے پاؤں دھو اللہ نے وضو کا طریقہ بیان کیا ہے غسل کا طریقہ بیان نہیں کیا **فَطَّهَّرُوْ** بس بھئی پاک ہو جاؤ **مولا کیسے پاک ہو جائیں طریقہ بتانا۔**

اب یہاں بات سمجھنی ہے آپ ماشاءاللہ سمجھدار ہیں کہ قرآن پاک میں ہر چیز بیان نہیں ہوئی اللہ پاک نے بہت ساری چیزوں کو چھپا دیا ہے جو لوگ اس بات کی رٹ لگاتے ہیں کہ مجھے قرآن میں دکھاؤ کہاں لکھا ہے جیسے اُس دن مجھے کہا گیا ایک استاد آکر کہنے لگے کہ قرآن سے مجھے نمازوں کے نام دکھاؤ قرآن میں جب تین نمازوں کا ذکر ہے میں پڑھتا ہی نہیں باقی نمازیں اور تین نمازوں کا ہی ذکر ہے لہذا پانچ نمازیں ہے ہی نہیں مجھے قرآن سے دکھاؤ تو لہذا اُسکو بھی تھوڑا سمجھایا کہ قرآن میں ہر شے بیان نہیں ہوئی پورے قرآن میں کہیں آپ رکعتیں نکال کے دکھاؤ کہ فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں، ظہر کی بارہ ہیں تو جو لوگ قرآن قرآن کی رٹ لگاتے ہیں تو مجھے قرآن سے دیکھائیں تو مجھے ذرا قرآن سے اذان نکال کر دکھائیں اذان ہوتی ہے نا ہر نماز سے پہلے کہاں لکھا ہے کہاں ہے قرآن میں اذان کیا یہ اسلام کے اندر ہے نہیں، کیا یہ حصہ نہیں اسلام کا اذان عجیب بات ہے اسلئے آپ ماشاء اللہ عالم بن رہی ہیں ان باتوں کو سمجھیں کہ قرآن بہت خوبصورت کتاب ہے اس میں بہت سارے اشارے ہیں اور اللہ نے ہر شے کھول کر بیان کرنی ہوتی تو اس جیسی کروڑوں کتابیں چاہیئے پھر بھی اللہ کی گفتگو ختم نہ ہوتی تو اسکو بڑے حساب سے manage کیا اللہ نے ٦٦٦٦ آیتوں کے اندر کہا کہ **اگر میں ہی سارا کچھ بیان کر دیتا تو میرے محمد ﷺ کے پاس کون آتا اب آؤ نا میرے نبی ﷺ کے پاس وہ تمہیں غسل کا طریقہ بتائیں۔**

آپ انداز کیجیے کہ جو زیادہ اہم چیز تھی، وضو اتنا اہم نہیں تھا جتنا پاکی حاصل کرنا غسل کا طریقہ اہم ہے بھئی اگر آپ ناپاک ہیں تو وضو سے تو پاک تو نہیں ہو سکتے کہ آپ پاکی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وضو کرلیں اللہ نے قرآن میں وضو ہی بتایا ہے کمال کر دیا فرمایا جو سب سے بڑی چیز ہے وہ میرے پاس پاس نہیں تم میرے نبی ﷺ کے پاس جاؤ۔ غسل کا طریقہ تمہیں وہ بتائے گا اللہ کے نبی ﷺ نے پھر غسل کا طریقہ بتایا **حضور ﷺ نے بتایا کہ پاک کیسے ہونا ہے** اس سے پتہ چلا کہ

''قرآن کو سمجھنے کے لئے حدیث ضروری ہے قرآن کو پانے کیلئے حدیث ضروری ہے اگر حدیث نہیں ہوگی تو قرآن سمجھ میں نہیں آئے گا۔''

اسلئے وہ لوگ جو قرآن قرآن قرآن کے بارے میں کہتے ہیں مجھے قرآن سے دیکھاؤ تو وہ اپنی یہ بات کہ مجھے قرآن سے دیکھاؤ یہ قران میں دکھادیں۔ نہیں سمجھ آئی نہیں سمجھ آئی کہ کہتے ہو قرآن سے دکھاؤ تو قرآن میں یہی دکھادو کہ قرآن کہتا ہے مجھ سے دکھاؤ ۔ قرآن میں تو ایسا لکھا ہی نہیں ہے کہ مجھ سے دکھاؤ لہذا وہ اپنی اس بات میں ہی جھوٹے ہو جاتے ہیں جو کہتے ہیں قرآن سے دکھاؤ قرآن میں ایسا نہیں ہے (اللہ اکبر)

حضور ﷺ کی حدیث تک جانا ہوگا آقا ﷺ نے پھر بیان فرمایا کہ **غسل کے تین فرض ہیں۔**

(۱) کلی کرنا

(۲) ناک میں پانی ڈالنا

(۳) اپنے پورے جسم پہ اس طرح پانی بہانا کہ کوئی جسم کا حصہ خشک نہ رہے

حضور ﷺ نے تین فرائض بیان کئے آپ نے تین فرائض بیان کئے اور ان تینوں فرضوں کے اندر غسل بیان کیا فرمایا۔

حضور کیسے نہائیں فرمایا پہلے اپنے سر کو دھو پانی اپنے سر پہ ڈالو، اسکے بعد پانی دائیں کندھے پہ ڈالو پھر بائیں کندھے پہ ڈالو پھر پورے جسم پہ ڈالو طریقہ بیان کر دیا اور فرمایا کہ اگر بہتر سمجھو تو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہو پہلے اسی طرح وضو کرلو پھر غسل کرو تا کہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو جائیں اور اگر نہ وضو کروگے ڈائریکٹ غسل کروگے تو بھی وضو ہو جائے گا وضو اسکے اندر ہی آ جائے گا میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری ٩٠ فیصد خواتین کو غسل کا صحیح طریقہ نہیں آتا یہ گندی مندی کئی سالوں سے گندی ہیں انہیں کسی نے غسل کا

طریقہ نہیں بتایا اور اگر اس طرح غسل نہ کیا جائے تو آپ بیشک دودھ سے نہالیں آپ پاک نہیں ہوسکتی اگر ایک بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی بال برابر جگہ بھی تو غسل نہیں ہوگا اور اگر کلی نہ کی اور اگر پانی ناک تک نہیں چڑھایا تو غسل نہیں ہوگا اس لیے پوری احتیاط کے ساتھ کیا جائے اور پوری سمجھداری کے ساتھ کیا جائے کیونکہ اگر یہ ہوگیا تب ہی نماز روزہ نیکیاں اور یہ ہر روز کی ہماری ضرورت ہے ہر روز ہمیں اس سے گزرنا پڑتا ہے اسلئے اسکی بڑی احتیاط کرنی چاہئے اور مردوں کا تو حال اس سے بھی برا ہے انہیں جو حالت پیش آتی ہے خواتین کا تو ماہانہ معاملہ ہوتا ہے مردوں کا تو ہفتہ وار ہوتا ہے اور جو شادی شدہ ہیں اُنکا تو روز کا معاملہ بن جاتا ہے اور اگر یہ صحیح طرح غسل نہیں کریں گے تو سوائے گندگی کے اور کچھ نہیں اور جو سنیں گے انٹرنیٹ کے اوپر اور اس بات کو جانیں گے، سمجھیں گے۔

یاد رکھیں کہ میں نے دیکھا خواتین کو وہ شادی کے بعد اور زیادہ بدصورت ہونا شروع ہوجاتی ہیں حالانکہ شادی کے بعد تو انسان نکھر جاتا ہے زیادہ خوبصورت، زیادہ اللہ توفیق دیتا ہے لیکن چونکہ پوری رات ناپاکی میں گزرتی ہے اور گندگی میں گزرتی ہے اور کئی کئی مہینے ہوگئے کئی کئی سالوں سے اس بات کا پتہ ہی نہیں تھا کہ کتنا ناپاک ہونے کا گناہ ہے اور اسی طرح سے زندگی گزر گئی بچے بھی ہوگئے گندمندا اندر ہی اندر اور بیڈ شیٹیں گندگی سے بڑھی پڑی ہیں، سرہانے لدے پڑے ہیں گندگی سے اور کہتی ہیں مجھے سکون نہیں ہے میرے گھر میں رزق نہیں ہے میرے گھر میں حضرت دعا نہیں ہوتی میرے گھر میں سکون نہیں ملتا مجھے، تو کیسے ملے تجھے سکون تیرے سر سے پاؤں تک سوائے گندگی کے ہے کیا بھئی تیری طرف دعا آ ہی نہیں سکتی اندر سے سر سے لے کے پاؤں تک گندگی کی پوٹلی جو ہو دعا تیرے پاس کہاں سے آئے۔ کتابوں میں آتا ہے ابوجہل کعبے کے ساتھ سر لگا کے سوتا تھا کہ مجھے اللہ کا قرب ملے لیکن اسے نہیں ملا اسلئے کہ وہ گندا رہتا تھا ناپاک انسان تھا جو کعبے کے ساتھ سر لگائے اسے کچھ نہیں ملتا تو میں اور آپ کعبے کے ساتھ سر تو نہیں لگا سکتے روز اسلئے اللہ نے بڑا زور دیا پوری آیت صرف اسی پر نازل کی **فَطَّهَّرُوْ** پاک صاف ہوجاؤ بھئی دھیان کرو اور مردوں کا سلسلہ اس میں بہت برا ہے کافی معاملات خراب ہیں کئی کئی دن ناپاک رہتے ہیں اور سردیوں میں تو پورا پورا ہفتہ نہیں نہاتے ٹھنڈ بڑی ہے اور اسی طرح گزارا ہورہا ہے اور جو ٹھنڈے علاقے ہیں وہاں تو مہینہ مہینہ لوگ نہیں نہاتے سردی بہت ہے ٹھنڈ پڑ رہی ہے وہاں۔ زندگی عزیز ہے یا آخرت عزیز ہے اسلئے آقا ﷺ کا یہ حکم کہ ہر حالت میں انسان پاک صاف رہے۔

آگے فرمایا اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا قضائے حاجت کرے یا صحبت کرے عورتوں سے پھر تمہیں کوئی پانی نہ ملے۔

(۱) سفر کی حالت میں (۲) بیماری میں (۳) وضو ٹوٹا ہے (۴) عورتوں کے ساتھ صحبت کی۔

ان چار حالتوں میں اور بعض دفعہ ایسا معاملہ بن جاتا ہے کہ پانی میسر نہیں ہے میں پھر عرض کرتا ہوں کہ بیماری کی حالت کوئی زخم ایسا ہے کہ ڈاکٹر نے منع کیا ہے یا کوئی بیماری ایسی آگئی ہے کہ پانی اگر لگے تو بیماری بڑھ جاتی ہے اور پانی آرہا ہے واش پاس ہے پانی موجود ہے ہر چیز موجود ہے لیکن سفر میں یا ڈاکٹر نے منع کردیا ہے اب آپ پانی استعمال نہیں کر سکتے **تو اللہ نے فرمایا تو دوسرا**

فَتَيَمَّمُوْ صَعِيْدًا سو تیمّم کرلو اب تیمّم کرلو ایک تو فرمایا کہ بیماری اور دوسرفرمایا اسفر، سفر کی حالت ہے گاڑی جارہی ہے ٹرین ہے، بحری جہاز ہے کچھ بھی ہے اور لمبا سفر ہے راستے میں پانی موجود ہونے کا امکان نہیں ہے اور گاڑی رکنے کا بھی چانس نہیں ہے صحرا ہے تو پھر اجازت ہے تیمّم کرلو اور پانی اگر موجود نہیں ہے تو تیمّم کرلو۔

تیسرے نمبر پہ فرمایا کہ قضائے حاجت ہوئی ہے، وضو ٹوٹ گیا ہے، واش روم گئے ہیں تو وضو ٹوٹ گیا ہے اب پانی کوئی نہیں ہے تو بھی تم تیمّم کرلو اور آخر میں عورتوں کے صحبت کرو تو بھی پانی نہیں ہے تو تیمّم کرلیں تیمّم اتنا خوبصورت ہے کہ اللہ نے اس پہ باقاعدہ آیت بیان کی ہے سن لیں **فَلَمْ تَجِدُوْ مَآءً فَتَيَمَّمُوْ صَعِيْدًا طَيِّبًا** ایک تو پاک مٹی ہونی چاہئے **فَامْسَحُوْ بِوُجُوْهِكُمْ** اس پاک مٹی پہ ہاتھ لگاؤ اور اپنے چہرے پہ مسل لو **وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ** اور اپنے بازوؤں پہ مسل لو یہ تیمّم ہوگیا (سبحان اللہ) اتنا آسان طریقہ پانی نہیں ہے، بیماری ہے، سفر پہ ہیں مشکل ہوگئی ہے نماز چھوڑو نہیں نماز کو نہ چھوڑو پانی کوئی نہیں موج ہوگئی ہے نماز نہیں جانے دو، ناپاک ہو، معاملہ خراب ہوگیا ہے پانی کوئی نہیں ہے نماز نہ جانے دو، سفر میں ہو پانی کوئی نہیں نماز نہ جانے دو تو یہ اجازت نہیں کہ نماز چھوڑی جائے مولا پانی کوئی نہیں اجازت دے نا **صَعِيْدًا طَيِّبًا** پاک مٹی

دیکھو کہیں پاک مٹی بزرگوں نے فرمایا کہ جو بس کے اندر جو اگلی سیٹ ہوتی ہے اس سیٹ کا جو اوپر والا حصہ ہے اسکے باہر کھڑکی کھلی ہو تو مٹی پڑتی رہتی ہے وہ سیٹ کا حصہ بھی تیمّم کے لئے استعمال ہوسکتا ہے اور اگر نہیں ہو تو شیشہ بھی تیمّم کے لئے استعمال ہوسکتا ہے، حد ہو گئی۔

جہاں جہاں پاک مٹی موجود ہے حضورﷺ نے جب یہ آیت بیان فرمائی تو ایک صحابی سفر پہ تھے تو پانی نہ ملا تو انہوں نے کیا کیا **صَعِيۡدًا طَيِّبًا** کا حکم ہے نا تو پاک مٹی کا تو اپنے اونٹ یا گھوڑے سے اترے دیکھا پاک مٹی کہیں نظر آئی وہاں پہ لیٹیاں لینا شروع کر دیا پورے جسم پہ مٹی لگائی کہ اللہ نے کیا کہا ہے پاک مٹی ہونی چاہیئے جب نماز پڑھ لی تو حضورﷺ کی خدمت میں جب پہنچے بتایا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے تو اس طرح پانی نہیں تھا تو مجھے یاد آ گیا کہ پاک مٹی سے کرنا ہے تو میں نے اس طرح لیٹیاں لے لی تو حضورﷺ اتنا مسکرائے اتنا مسکرائے کہ آپﷺ کے دندانِ مقدس ظاہر ہو گئے اتنا مسکرائے کہ تو اتنا عجیب بندہ ہے جو لیٹیاں لینا شروع کر دی کہا نہیں ایسا نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا تیمّم اس طرح ہے کہ کوئی پاک جگہ ہو وہاں مٹی پڑی ہو چاہے وہ دیوار ہے چاہے وہ کرسی ہے چاہے وہ کوئی اینٹ ہے اسکے اوپر تین بار ہاتھ لگاؤ چہرے پہ پھیر لو پھر تین بار ہاتھ لگاؤ اپنے بازوؤں پہ پھیر لو تین بار ہاتھ لگاؤ اپنے پاؤوں پہ پھیر لو تمہارا تیمّم ہو جائے گا اب نماز پڑھ لو آپ اندازہ کریں آپ نماز نہیں چھوڑ سکتے اگر پاک نہیں ہیں تو بھی نماز پڑھیں گے بیمار ہیں تو نماز پڑھیں گے، سفر ہے تو نماز پڑھیں گے، کسی بھی حالت میں ہیں نماز نہیں چھوڑیں گے پانی بہانہ نہیں بنے گا تیمّم کرنا ہوگا۔

حضورﷺ نے فرمایا کہ وضو صرف جسم کو پاک کرتا ہے اور تیمّم ہڈیوں کو بھی پاک کرتا ہے (اللہ اکبر)

نہیں چاہتا اللہ پاک کہ تم پہ کوئی تنگی رکھے بلکہ وہ تو چاہتا ہے تمہیں خوب پاک صاف کر دے کہ اللہ تمہیں پاک صاف کر دے، گندگیاں تمہارے قریب نہ آئیں تمہاری روح دھلی ہو تمہارا بدن ہر طرح سے دھلا ہو اور اللہ تم پہ اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکریہ ادا کرو یہ آیت کریمہ جو پڑھی ہے آج اسی آیت پہ اکتفا کیا جاتا ہے اور آج کی گفتگو کو یہیں تک رکھتے ہیں آگے باقی آیات انشاء اللہ آگے پیش کی جائیں گی۔

اللہ سے دعا ہے اللہ عمل کی توفیق دے۔ آمین

قرآن میں حضور ﷺ کے میلاد کا ذکر

عالم القرآن کورس کی باقاعدہ کلاس ہے۔قرآن پاک کو ترجمے اور تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا یہ مبارک سلسلہ جاری ہے آج انشاءاللہ العزیز سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۱ سے آغاز کریں گے جو صفحہ نمبر ۴۴۸ پہ ہے۔

اللہ نے ارشاد فرمایا

آیت نمبر 11

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ O

یہ آیت کریمہ اسکا آغاز ہوا ذرا یاد کروایئے پچھلے درس میں ہم نے جو پاکیزگی کے حوالے سے گفتگو کی تھی اس میں وضو کے حوالے سے ہو چکی تھی گفتگو، غسل کے حوالے سے ہوگئی تھی ،غسل کا طریقہ بتایا تھا سارا غسل کے حوالے سے ہوگئی تھی غسل کا طریقہ بتایا تھا سارا آج انشاءاللہ آیت نمبر گیارا ہمارا اس سے آغاز ہوگا

اللہ نے ارشاد فرمایا

''اے ایمان والو یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر ہوئی جب پختہ رادہ کر لیا تھا ایک قوم نے کہ وہ بڑھائے تمہاری طرف اپنے ہاتھ تو اللہ نے روک دیا انکے ہاتھوں کو تم سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ پاک سے اور اللہ پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے ایمان والوں کو''

آیت کریمہ جو آپکی خدمت میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے یہ آیت نمبر گیارہ ہے سورت مائدہ کی ۔اس آیت کا شانِ نزول جو ہے وہ صاحبِ ضیاءالقرآن حضرت پیر کرم شاہ الازہریؒ آپ نے صفحہ نمبر ۴۴۸ پہ لکھا تفسیر نمبر ۳۶ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ یہود بنی نظیر کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں فرمایا کہ ہمارے ایک آدمی نے دو آدمیوں کو غلط فہمی سے قتل کر دیا ہے اُنکے وارث دیت کا مطالبہ کرتے ہیں اسلیئے تم لوگ حسبِ معاہدہ انکی دیت میں اپنا حصہ دو انہوں نے کہا آپ بیٹھیں کچھ کھا پی لیں پھر تکمیل حکم کریں گے حضور ﷺ کو بیٹھا کر انہوں نے یہ سازش کی کہ دیوار کے اوپر سے ایک بھاری پتھر الٹکا کے آپکو شہید کر دیں گے تو اللہ پاک نے اپنے محبوب کو انکے ناپاک ارادے کی اطلاع دے دی اور حضور ﷺ فوراً اُٹھ کر تشریف لے گئے یہ آیت کریمہ جو میں نے ابھی پڑھی یہ اس شانِ نزول کے ساتھ اللہ نے بھیجی اور فرمایا

اے ایمان والوں یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر ہوئی کہ میں نے اتنا تمہارے اوپر احسان کیا کہ میں نے اپنے نبی ﷺ کو آگاہ کر دیا تھا جب پختہ ارادہ کر لیا تھا ایک قوم نے کہ بڑھائے تمہاری طرف اپنے ہاتھ تو اللہ نے روک دیا یہ اللہ پاک نے اس قوم کے اس ارادے کو ختم کر دیا۔

آپ اندازہ کیجئے کہ اللہ پاک اپنے نبی کی اُس بچانے کی ادا کو مومنوں پر نعمت اور احسان کے حوالے سے بیان کر رہا ہے میں نے تم پر احسان کیا ہے اور حضور ﷺ کو بچا کر یہ جو احسان اللہ نے اُن پر کیا یہ صرف اُن صحابہ تک نہیں تھا بلکہ قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں پر تھا کہ اگر اللہ پاک اُس وقت اپنے نبی کو آگاہ نہ کرتا اور حضور ﷺ کو خبر نہ ہوتی اور وہ لوگ اپنے ارادے میں کامیاب ہو جاتے تو یہ ایک ایسا نقصان تھا جو قیامت تک کے مسلمانوں کو ہو سکتا تھا تو اللہ پاک نے یہاں قرآن پاک میں ذکر کر کہ میں نے بڑا احسان کیا تم پہ (اللہ اکبر)

تو اس سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ اللہ کی وہ نعمت ہیں اللہ کا وہ کرم ہیں جنہیں اللہ نے بار بار احسان کے نام سے یاد کیا اور وہ لوگ جو آقا ﷺ کے حوالے سے آج بھی ایسا عقیدہ اور ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ کیا ضرورت ہے میلاد منانے کی ، کیا ضرورت ہے جھنڈیاں لگانے کی ، کیا ضرورت ہے دیگیں پکانے کی ، کیا ضرورت ہے لوگوں کو بلانے کی ، کہاں لکھا ہے اُنہیں شاید یہ آیتیں نظر نہیں آتی اور جب اللہ پاک انکے ناپاک ارادوں کو ناکام بنا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ مومنوں میں نے تم پر بڑا احسان کر دیا حد ہو گئی۔(اللہ اکبر)

تو اللہ پاک جس چیز کی طرف احسان کی نسبت کردے اور جسے اللہ احسان کہہ دے اللہ اپنی نعمت کہہ دے وہ کیسی ہوگی ۔حضور ﷺ کی فضیلت اور محبت میں اس آیت کا حوالہ دیا جا سکتا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو حالانکہ خود بچایا بڑے آقا ﷺ پر حملے ہوئے یہ انھیں حملوں میں سے ایک حملہ ہے آپ کو زہر دینے کی بھی کوشش کی گئی آپ کو جو ہے اس قدر تکلیفیں دی گئیں جس کا اندازہ کرنا مشکل ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جس قوم کے لئے آپ نے اتنی تکلیفیں سہی جس قوم کے لئے آپ نے اتنی مصیبتیں اور پریشانیاں سہی وہ ہی قوم آج آپ کی محبت میں منائے گئے یا آپ کی محبت میں کئے گئے اختتام کو شرک کہہ دیتی ہے اور وہی قوم آپ کی محبت میں کئے ہوئے کاموں میں ثبوت ڈھونڈتی ہے کہ ہمیں ثبوت دکھاؤ کہاں لکھا ہے (اللہ اکبر) **اللہ پاک ہمیں ایسے عقیدوں سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کے عقیدے بہتر فرمائے آقا ﷺ کی محبت ہمیں نصیب فرمائے (اللہ اکبر)**

غزوہ اُحد میں وہ وقت یاد آتا ہے جب آقا ﷺ کو دور سے ایک ظالم نے ایک کافر نے ایک پتھر مارا کیونکہ صحابہ کی ساری توجہ تیروں کی طرف تھی، تلواروں کی طرف تھی، پتھر کی طرف کسی کا دھیان ہی نہیں تھا تو اس ظالم نے زور سے پتھر مارا اور حضور ﷺ کے یہاں لگا اس جگہ اور آپ پیچھے کی طرف گرے سر سے خون بہہ نکلا چہرہ مبارک لہولہان ہوگیا بے ہوش ہوگئے صحابہ کو لگا حضور ﷺ وصال فرما گئے ہیں لوگ چیخ پڑے کہ لگتا ہے کہ اللہ کے نبی وصال کر گئے ہیں لیکن تھوڑی دیر میں حضور ﷺ کو ہوش آ گیا اب صحابہ انتظار میں تھے کہ اب تو حضور ﷺ ضرور انکے لئے بددعا کریں گے اب تو ضرور بددعا ہوگی کہ انہوں نے اتنی تکلیف دی ہے دانت بھی ٹوٹ گیا ہے چہرہ بھی زخمی ہوا ہے لیکن حضور ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے اور **فرمایا مولا میری اُمت کو معاف کردے میری اُمت کو بخش دے وہ تو ایسا نبی ہے وہ تو ایسا خوبصورت اخلاق والا نبی ہے وہ تو اپنے دشمنوں کو جنہوں نے پتھر مارا ہو زخمی کیا ہو وہ اُنھیں بھی بددعا نہیں دیتا** پتہ نہیں ہم کس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں آخر ہم کس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں جو اتنی محبت اور پیار کرنے والا تھا کہ صحابہ چیخ چیخ کر کہنے لگے حضور اب تو بددعا کر دیں لیکن آپ ﷺ نے اُس وقت بھی بددعا نہیں کی کسی کو برا نہیں کہا کسی کو بھلا نہیں کہا کسی کے حق میں کوئی غلط لفظ نہیں بولا۔ ہمیں کس نے اسلام پڑھایا ہے ہمیں کس نے یہ دین سکھایا ہے ہمیں کس نے یہ نیکیاں اور رحمتوں کے راستے دِکھا دیئے وہ دین وہ نیکیاں وہ رحمتوں کے راستے ہمیں محمد مصطفیٰ ﷺ نے سکھائے۔ حضور ﷺ آئے تو سب کچھ ملا حضور ﷺ آئے اور آج کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر کہاں لکھی ہے شبِ برأت کہاں لکھی ہے کہتے ہیں معراج شریف کہاں لکھی ہے ان سے پوچھو جا کر کہ یہ راتیں تمہیں ۱۲ ربیع الاول کی رات کے صدقے ملی ہیں ۱۲ ربیع الاول کی رات نہ آتی تو یہ راتیں کہاں سے آتیں اسلئے حضور ﷺ کی محبت اور پیار سے بھری ہوئی یہ آیت ہے اشارہ بہت خاص ہے کہ اے ایمان والوں میں نے تم پہ بڑی نعمت کی تھی اُس دن بچایا تھا تمہیں، مجھے یا آپکو نہیں بچایا تھا آقا ﷺ کو بچایا تھا (اللہ اکبر)

تو آیئے اس سے اگلی آیت صفحہ نمبر ۴۵۳

آیت # 15

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ O

اس آیت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ہے **يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ** سے لے کر **عَنْ كَثِيْرٍ** تک یہ پہلا حصہ ہے اور دوسرا حصہ ہے **قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ** اس آیت کے دو حصے بنتے ہیں

پہلا حصہ

اے اہل کتاب بیشک آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے بہت سی ایسی چیزیں جنہیں تم چھپایا کرتے تھے کتاب سے اور درگزر فرماتا ہے بہت ساری باتوں سے

دوسرا حصہ

بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی

اس آیت کے دو حصے بن گئے اب اسکو ذرا غور سے سمجھئے کہ اللہ نے دو حصے کیوں کئے اس آیت کے پہلا حصہ میں اللہ فرما رہا ہے اے اہل کتاب یعنی اللہ مخاطب ہے یہودیوں سے اور عیسائیوں سے کیونکہ یہ ہی دو لوگ ہیں جن کے پاس کتاب ہے یہودیوں کے پاس تورات ہے اور عیسائیوں کے پاس انجیل ہے تو یہ دو اہلِ کتاب ہیں انکو اللہ نے کتاب عطا کی ہے یہودی اور عیسائی تو اللہ پہلے حصے میں انہیں مخاطب کر کے فرما رہا ہے کہ بیشک آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول، ہمارا رسول تمہارے پاس آ چکا ہے احضورﷺ کے آنے کا ذکر کیا حضورﷺ کے آنے کا ذکر کیا حضورﷺ کے میلاد کا ذکر کیا حضورﷺ کے پیدا ہونے کا ذکر کیا کہتے ہیں قرآن میں میلاد دکھاؤ قرآن میں کہاں لکھا ہے او بھئی آنے کا ذکر کسے کہتے ہیں پیدا ہونے کے ذکر کو کیا کہتے ہیں میلاد کہتے ہیں پھر کہتے ہیں ہمیں لفظ میلاد دکھاؤ، میلاد کا لفظ دکھاؤ بھئی میلاد کا لفظ قرآن کے بہت سارے پیغامات ہیں جن کے لفظ موجود نہیں ہیں اور ہم کرتے ہیں۔

مثال

نماز سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔ کیا پورے قرآن میں کہیں اذان کے لفظ لکھے ہیں؟ بولیئے نہیں ہیں نمازوں کی رکعتیں ۱۲ ہیں ۸ ہیں ۴ ہیں کیا قرآن میں رکعتیں لکھی ہیں نہیں ہیں اسی طرح بہت سارے احکامات زکوۃ ۱۰۰ روپے پہ ڈھائی ہے کہاں لکھا ہے دیتے ہیں نا لوگ زکوۃ سارا سال دیتے ہیں فرض ہے زکوۃ کہاں لکھا ہے ڈھائی روپے تو یہ ایک عجیب و غریب مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں میلاد قرآن سے دیکھاؤ بھئی میلاد قرآن سے کا مطلب یہ ہے کہ جو قرآن کے الفاظ ہوتے ہیں انکے meaning کو سمجھا جاتا ہے انکے معنی کو سمجھا جاتا ہے تو وہ میلاد بن جاتا ہے جیسے ابھی میں نے عرض کیا

قَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْ لُنَا آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول آنے کا ذکر

ہم جب میلاد مناتے ہیں کیا کہتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو حضورﷺ پیدا ہوئے آئے تشریف لائے دنیا کے اندر تو ہم بھی یہ ہی کہتے ہیں حضورﷺ تشریف لائے دنیا کے اندر. اللہ بھی فرما رہا ہے میرا رسول آ گیا ہے تشریف لے آیا تو میلاد یہی ہے لیکن چونکہ لوگوں کا نا ایک معاملہ ایسا ہوتا ہے اور یہ سمجھ اُسے ہی آتی ہے جسے اللہ چاہے۔
جیسے آج ایک پروفیسر صاحب faculty room میں بیٹھے بتا رہے تھے کہ کراچی میں میں پڑھتا تھا تو وہاں کراچی میں ہمارے ساتھ سٹوڈنٹ تھے کلاس میں تو ایسے ہی بات ہو رہی تھی بیٹھے بیٹھے تو بات یہ ہو رہی تھی کہ وہ کہنے لگے کہ یہ جو تم بزرگوں کے مزاروں پہ جاتے ہو یہ تو سارے فوت ہوئے ہوئے ہیں یہ تو سارے مر چکے ہیں تو مرے ہوؤں کو کیوں کوئی فائدہ نہیں وہاں جانے کا کوئی اسکی ضرورت نہیں تو میں نے فوراً کہا محترم آپ پیپلز پارٹی کے بڑے جاننے والے بڑے ماننے والے ہیں تو آپ کیوں کہتے ہیں کہ بھٹو زندہ ہے اور بے نظیر کو بھی کہتے ہیں کہ زندہ ہے اور شہید کہتے ہیں انہیں بھی سارے کہتے ہیں کہ بھٹو زندہ ہے کل بھی بھٹو زندہ تھا آج بھی بھٹو زندہ ہے تو وہ آگے سے کسیانہ سا ہو کر کہنے لگا کہ بے نظیر اور بھٹو تو الگ ہیں لہذا وہ زندہ ہیں تو کہتے ہم نے ہاتھ جوڑ کر کہا تو بیوقوف ہو چکا ہے، جاہل ہو چکا ہے، پاگل ہو چکا ہے تیرے ساتھ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ دونوں تو زندہ ہیں اور یہ اللہ کے ولی مر چکے ہیں تو لہذا ایسے شخص کا کوئی علاج نہیں جو کہے مجھے قرآن سے دِکھاؤ تو اس کے ساتھ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے اسلئے یہاں کھول کر عرض کر دیا کہ ''اے اہلِ کتاب بیشک آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول'' میلاد اسے ہی کہتے ہیں (اللہ اکبر)

''کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے ایسی چیزیں جنہیں تم چھپایا کرتے تھے کتاب سے''

اب دیکھیں بعض کہتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھا کریں اللہ اللہ کیا کریں نعتیں نہ پڑھو نعت شریف کی طرف توجہ کم رکھو اسکی جگہ قرآن پڑھو، قرآن پڑھا کرو ابھی آپکے سامنے یہ جو میں آیت پڑھ رہا ہوں اس پوری آیت میں کس شخصیت کا ذکر ہو رہا ہے محمد مصطفیٰﷺ کا کس شخصیت کا ذکر ہے حضورﷺ کا ذکر ہو رہا ہے یہ پوری آیت اللہ بیان کر رہا ہے آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول حضورﷺ میں، کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے ایسی چیزیں حضورﷺ جنہیں تم چھپاتے تھے حضور اور درگزر فرماتا ہے بہت ساری باتوں سے کون رسول اس پوری آیت میں ایک بندے کا ذکر ہو رہا ہے کہتے ہیں قرآن پڑھو، قرآن پڑھو بھئی قرآن پڑھ رہے ہیں اس قرآن میں حضورﷺ کا ذکر ہے یہ نعت ہے اللہ اپنے نبی کی تعریف کر رہا ہے تو آپ کہتے ہیں قرآن پڑھیں قران پڑھیں بھئی قرآن میں جب بھی جاؤ گے محمد مصطفیٰﷺ ہی ملیں گے حضورﷺ کی سیرت ملے گی اب اسکو کہہ دو نا یہ آیت نکال دیں باہر او ہو بندے کا ذکر ہو رہا ہے میں تو اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں مجھے تو قرآن میں اللہ کا ذکر دیکھاؤ تو اللہ بندے کا ذکر کر رہا ہے میری بات سمجھ آ رہی ہے جو میں عرض کر رہا

ہوں یہ سمجھداروں کے لئے اشارے ہیں پوری آیت میں حضور کا ہی ذکر ہے اور لوگ کہتے ہیں نا نا ہمیں اللہ کی باتیں سناؤ تو اللہ نبی کی باتیں کر رہا ہے (اللہ اکبر)

؎ محمد سرِ وحدت ہیں کوئی رمز انکی کیا جانے   شریعت میں تو بندہ ہیں حقیت میں خدا جانے

تو اللہ پاک جسکی خود آیتوں کے اندر ذکر کرے. لوگ اسکے لئے آج ثبوت مانگتے ہیں افسوس

؎ بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے   مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

تم ثبوت مانگتے پھرتے ہو (اللہ اکبر) تو حضورﷺ نے اس میں پہلے نمبر پہ تو اہلِ کتاب یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے کہا کہ میرا نبی آیا ہے تمہارے پاس رسول آ گیا ہے. بہت ساری چیزیں بیان کرتا ہے جنہیں تم چھپا لیتے ہو انکے ہی واقعات جو توراۃ میں انہوں نے چھپا دیئے ہوئے تھے انجیل میں انہوں نے چھپا دیئے ہوئے تھے حضورﷺ انہیں بیان کر دیتے تھے لوگوں کے سامنے بیان کر دیتے تھے تو للہ نے ایک تو وہ ذکر کیا اور یہ بھی فرمایا کہ درگزر فرماتا ہے بہت ساری باتوں سے (اللہ اکبر) یعنی تم انکے سامنے جو بدتمیزیں کرتے ہو جو انکے سامنے تم اپنی دست درازیاں کرتے ہو زبان درازی کرتے ہو پھر بھی چپ رہتا ہے درگزر کرتا ہے تمہارے کسی بھی بات پر بحث نہیں کرتا، **حضورﷺ کی دو صفتیں بیان کر دی ایک تو چھپی ہوئی باتوں کو ظاہر کر دیتے تھے اور دوسرا درگزر کر دیا کرتے تھے معاف کر دیا کرتے تھے. (اللہ اکبر)**

اسکے بعد آیت کا رنگ بدل گیا اللہ نے آیت کا رنگ ہی بدل ڈالا فرمایا

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

بیشک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک ظاہر کر دینے والی کتاب پہلے انداز اور تھا پہلے اہل کتاب سے کہا تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے تمہارے پاس کون آیا ہے بولئے رسول آیا ہے لیکن جب آیت کا دوسرا حصہ شروع ہوا تو اللہ نے اسکا رنگ بدل دیا اب خطاب اُن سے نہیں ہے اب خطاب مسلمانوں سے ہے اب خطاب مومنوں سے ہے اب خطاب نیک لوگوں سے ہے اب حضورﷺ کی اُمت سے خطاب ہے اللہ نے فرمایا سنو اب میں رسول نہیں کہوں گا

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آ گیا ہے ور قرآن آ گیا ہے یعنی غیروں سے جب بات کی تو انداز اور تھا اور جب مومنوں سے کی تو انداز بدل دیا وہاں حضورﷺ کو نور کہہ دیا یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے یہ قرآن کی وہ خوبصورتی ہے جو خدا کی قسم اگر سمجھ آ جائے تو انسان کے ذہن کے ہزاروں دروازے نور کے کھل جائیں اچھا اس آیت میں دو بار حضورﷺ کے آنے کا ذکر ہے آپ کے سامنے قرآن کھلا ہوا ہے دیکھئے ذرا پہلے حصے میں بھی اللہ نے فرمایا

آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول دیکھئے ذرا لکھا ہوا ہے بولئے ذرا اور دوسرا بھی دیکھئے حصہ ذرا آ گیا تمہارے پاس ہمارا رسول

ارے دو دو بار حضورﷺ کے آنے کا ذکر پہلی بار آنے کا ذکر کیا یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ اور یہودیوں اور عیسائیوں کو بتایا اور سمجھایا اور دوسری بار آنے کا ذکر کیا مومنوں کی طرف نیک لوگوں کی طرف مسلمانوں کی طرف، اور دونوں ہی رنگ جدا کر دئے تو پتا چلا جب میلاد کی بات کسی اور سے کرتے ہیں تو انداز اور ہوتا ہے اور جب میلاد کی بات اپنوں سے کرتے ہیں تو انداز اور ہوتا ہے آپس میں میلاد کی بات کرتے ہیں تو رنگ بدل جاتا ہے (اللہ اکبر)

تو یہ آیت کریمہ حضورﷺ کے آنے کا دو بار ذکر کر رہی ہے یعنی کہ دو بار میلاد کا ذکر اس آیت میں موجود ہے تو الامان الحفیظ جو لوگ اس پہ منہ کھول کر بات کر جاتے ہیں تو نہ تو انہوں نے قرآن کو اس طرح پڑھا ہے نہ انہوں نے قرآن کو اس طرح سمجھا ہے اور نہ قرآن پاک کو انہوں نے ایسے کسی سے پڑھا ہے تو لہذا انکی عقل پر سوائے ماتم کے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا سوائے پریشانی کے اور کچھ نہیں (اللہ اکبر)

آیت صفحہ نمبر ۴۵۶

آیت 19#

ارشادفرمایا

یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْجَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنَ لَکُمْ عَلٰی فَتْرَۃٍمِّنَ الْرُسُلِ اَنْ تَقُوْ لُوْ مَاجَآ ءَ نَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّ لَا نَذِیْرٍ فَقَدْجَآءَ کُمْ بَشِیْرٌ وَّ لَا نَذِیْرٌ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O

ترجمہ

اے اہلِ کتاب بےشک آ گیاتمہارے پاس ہمارارسول (سبحان اللہ) تیسرامیلادکاذکرکتنواں میلادتیسراآ گیاتمہارے پاس ہمارارسول **قَدْجَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنَ لَکُمْ** صاف بیان کرتاہےتمہارے لئے احکامِ الٰہی بعداسکے کےرسولوں کا آنامدتوں بندرہاتاکہ تم یہ نہ کہونہیں آیاتھاہمارے پاس خوشخبری دینے والا نہ کوئی ڈرانے والا، اب تو آ گیاہےتمہارے پاس خوشخبری دینے والااورڈرانے والا (چوتھامیلاد) اب تو آ گیاہےتمہارے پاس خوشخبری دینے والااورڈرانے والا **وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** اللہ پاک ہرچیزپرقدرت رکھنے والا ہے

میں نے ابھی عرض کیاکہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں نعتیں نہ سناؤقرآن پڑھاؤقرآن پڑھناچاہئےتواس پوری آیت میں اللہ نے کس شخصیت کاذکرکیاہےذرابولیں محمدمصطفیٰ ﷺ کاتو قرآن پڑھ رہےہویاکوئی اورکتاب پڑھ رہےہوقرآن بھی محمد ﷺ کی نعت ہےاگرکوئی محبت سے پڑھے پیارسے پڑھےتوہمیں ہرآیت میں حضورجھلکتے ہوئے، دھمکتے ہوئے چمکتے ہوئےنظرآتے ہیں پھرتعریف کی دوبارہ تعریف کی اے اہلِ کتاب یہودیوں اورعیسائیوں کومخاطب کیاہےتمہارے لئے احکام الٰہی بیان کرتاہےاسلئے کہ رسولوں کا آنامدتوں بندرہاتھایہ زمانہ فطرہ کی بات ہےدونبیوں کےدرمیانی زمانے کوزمانہ فطرہ کہتے ہیں یادرکھئیے دونبیوں کاجودرمیانی وقت ہوتاہےیہ فطرہ ہےحضور ﷺ ۵۷۰عیسویں میں پیداہوئے اورآپ نے اعلانِ نبوت ۶۱۰ عیسویں میں کیایعنی ۴۰ سال بعد ۵۷۰عیسویں میں پیداہوئے اور ۶۱۰ عیسویں میں آپ نے اعلان کیاکہ میں نبی ہوں ۴۰ سال تو یہ بن گئےحضورکی تشریف آوری اورحضرت عیسیٰؑ کادرمیانی عرصہ تقریباً ۶۰۰ سال ہے اب جب تک حضورنہیں آئے تھےحضرت عیسیٰؑ سے لےکرحضور ﷺ کادرمیانی عرصہ تقریباً ۶۰۰ سال بنتاہے ان ۶۰۰ سالوں میں جوہےحضور ﷺ جب تک نہیں آئے تھےتوکوئی ڈرانے والایاخوشخبری دینے والانہیں تھاتواللہ وہی ذکرکررہاہےکہ جب کوئی ڈرانے والااورخوشخبری دینے والاموجودنہیں تھاتواسکے بعدہم نے اب ڈرانے والابھی بھیج دیاہےاورخوشخبری دینے والابھی بھیج دیاہےلہذااب تمہارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہےاب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اب ہمارے پاس کوئی دلیل موجودنہیں اللہ نےاپنے نبی کوبھیج کرتمام دلیلیں ختم کردی اب جویہ کہہ رہاہےوہ ماننا ہوگاجہاں سےروک رہاہےرکناہوگا اورجہاں کی بشارتیں دےرہا ہےاورجہاں سےڈرارہاہے ''نذیر'' ڈرانے والےکوکہتے ہیں ''بشیر'' بشارت دینے والےیاخوشخبری دینے والےکوکہتے ہیں. اورفرمایاہم نےاسے بشیراورنذیربناکربھیجاہےجیسےوہ شعرہےکسی شاعرکامجھےنام ذہن میں نہیں

بشیرکہیےنذیرکہیے انہیں سراجِ منیرکہیے

تووہ قرآن کی آیت کاترجمہ ہی آپ نےاپنےاس شعرمیں کیاہے اللہ بھی اپنےنبی کوبشیراورنذیرکہہ کربلارہاہےآ گیاتمہارے پاس بشیربھی اورنذیربھی (اللہ اکبر)۔

تویہ آیت کریمہ اس بات کی وضاحت کررہی ہےکہ جولوگ اس دورمیں بات کرسکتے تھےکہ مولاہم اس دورمیں تھےجب کوئی بھی نبی آیاہی نہیں تھا نزولِ وحی تورکی ہوئی تھےتواللہ پاک ان لوگوں کومخاطب کررہاہےکہ اب تمہارے پاس کوئی بھی بچنے کاراستہ نہیں ہےاسلئے کہ اب میرانبی اب بشیربن کےنذیربن کےآچکاہے (اللہ اکبر)۔

اب یہاں حضور ﷺ کی دوحصے بیان ہوئے ایک توبشیرکہہ رہےایک نذیرکہہ رہےتوبشیراورنذیرمیں سمجھ لیجئے تاکہ ذہن تازہ رہےکہ بشارت وہی دیتاہےجسکوکسی نےکچھ بتایا ہوہی طرف سےخوشخبری نہیں ہوتی خوشخبری کوئی بتاتاہےتوآگےبتائی جاتی ہےاورنذیروہ ہوتاہےجس نےکوئی شےدیکھی ہواورپھروہ کہتاہےہاں میں نےدیکھاہےڈرواس

بات سے اللہ پاک نے اپنے نبی کو بشیر اور نذیر کہا اس سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے جنت اور دوزخ کو نہ صرف دیکھا ہے بلکہ آپ ان دونوں کی حقیقت بھی جانتے ہیں بشیر بھی ہیں نذیر بھی ہیں جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخ سے ڈراتے ہیں (اللہ اکبر)

اسی طرح حضرت موسیٰؑ کا ایک قصہ جو ہے وہ آگے بیان ہوتا ہے میں اسکی تفسیر دے دوں گا صفحہ نمبر ۴۵۸ پہ ہے اور اسکی آیت نمبر اسکی ۲۱،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵،۲۶ تک یہ پورا قصہ ہے یہ آپکو تفسیر میں انشاءاللہ مل جائے گا آیئے آگے آیت نمبر ۲۷ کی طرف صفحہ نمبر ۴۶۰

اللہ نے فرمایا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ O لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَا سِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَ قْتُلَكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ O اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ O فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ ط قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْاَةَ اَخِىْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ O

یہاں تک یہ پورا قصہ جو ہے ہابیل اور قابیل کا جس کا اشارہ سورۃ البقرہ میں ہوا تھا یہاں تفصیل سے بیان ہوا جیسے یہ عرض کیا گیا تھا کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جو اپنی تفسیر خود کرتا ہے وہاں پہ اس قصے کو ایک آیت میں لکھا ہوا تھا لیکن یہاں سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۲۷ سے لے کر آیت نمبر ۳۱ تک اسی قصے کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے تو یہ ہے قرآن پاک کی تفسیر بالتفسیر قرآن کی تفسیر تفسیر کے ساتھ اپنی وضاحت خود کر دی یہ قصہ جو ہے اللہ نے اپنے نبی کو اسلئے بیان کیا کیونکہ اس کے اندر دو بھائیوں کا ذکر ہے، آدم علیہ السلام اور انکے دو بیٹوں کا ذکر ہے ہابیل اور قابیل۔ اصول یہ تھا کہ جو بھی حضور آدم علیہ السلام کی اولاد تھی جوڑا پیدا ہوتی ایک لڑکا پیدا ہوتا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی اور وہ چند ہی دنوں میں مکمل ہو جاتا تا process اور وہ جوان بھی جلدی ہو جاتے تو پھر اگلا جب جوڑا پیدا ہوتا تو وہ بھی جب جوان ہوتے تو آدم علیہ السلام پہلے جوڑے کا لڑکا اور دوسرے جوڑے کی لڑکی سے شادی فرما دیتے تو اس طرح اولاد کا پیدا ہونا اور انسانیت کی نشونما اور انسانیت کی تعداد بڑھنے لگی قابیل جو ہے اسکے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی اور ادھر ہابیل کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی اب اصول یہ تھا کہ ہابیل کی شادی قابیل کی بہن سے ہو لیکن شکل و صورت میں جو ہے یہ قابیل کی بہن زیادہ خوبصورت تھی اور وہ ہابیل کی بہن زیادہ کو بصورت نہیں تھی تو قابیل نے کہا کہ میں اسی سے شادی کروں گا آدمؑ نے بھی روکا اور منع فرمایا کہ جو اصول ہے اللہ کا اس سے نہ توڑ و لیکن یہ ضِد پہ اڑ گیا نہیں میں نے اسی سے شادی کرنی ہے تو تہہ پایا گیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانی پیش کرو یہی وہ واقعہ سارا ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَق

آپ پڑھ کر سنایئے انہیں آدم کے دو فرزندان کی ٹھیک ٹھیک جب دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی دوسرے کی قربانی قبول نہیں کی گئی تو دوسرے نے کہا میں تمہیں قسم ہے قتل کر ڈالوں گا تو پہلے نے کہا کہ تو بلا وجہ ناراض ہوتا ہے اللہ اسی کی قربانی قبول کرتا ہے جو پرہیزگا ہو اگر تو میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تا کہ مجھے قتل کر دے تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف نہیں بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا مالک ہے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اُٹھا لے اور اپنا بھی تا کہ تو ہو جائے دوزخیوں سے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے اور اللہ نے آسان بنا دیا اسکے نفس سے اپنے بھائی کا قتل کرنا اس نے سو قتل کر دیا اور سخت نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گیا پھر اللہ نے کوا بھیجا جو کھودتا تھا زمین کو تا کہ وہ اسکو دکھا دے کہ کس طرح لاش اپنے بھائی کی چھپائے تو پھر کہنے لگا کہ ہائے افسوس کہ میں قاصر رہا کہ میں ہوتا کاش اس کوے کی مانند تو چھپا دیتا لاش اپنے بھائی کی غرض وہ سخت پچھتانے والوں میں سے ہو گیا۔

تو یہ پورا واقعہ جو ہے درج کر دیا گیا کہ انہوں نے قرآن پاک میں کہ انہوں نے قربانی پیش کی دو جانور رکھے اور اصول یہ تھا کہ جسکو جس کو آسمانی بجلی آ کے جلا دے گی تو وہ قربانی قبول ہو جائے گی تو ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی ہابیل کی قربانی کو آسمانی بجلی نے آ کر جلا دیا اب اس پر یہ اور بھڑک اُٹھا اور اسکو اور حسد ہو گیا کہ قربانی بھی اسی کی قبول ہو گئی ہے عورت بھی اسی کی خوبصورت ہو گی تو حسد کے مارے اس نے اسکو قتل کرنے کا فیصلہ کیا تو آپ اندازہ کیجئے کہ حسد انسان کو کہاں تک پہنچا دیتا ہے یہ اصل میں یہ قصہ بیان کرنا کوئی تفریح یا طبع کے لئے نہیں ہے کوئی مزہ نہیں لے رہے قصہ بیان کر کے اسکے اندر سبق لے رہے ہیں کہ حسد انسان کو قتل تک بھی لے جاتا ہے اتنی بری چیز ہے تو اس نے قتل کر دیا تو اب قرآن بیان کرتا ہے اللہ نے کوا بھیجا جو زمین کھود رہا تھا اور اسکے اندر اس نے کوئی چیز چھپائی تو یہ دیکھ کے اسکو سمجھ آ گئی کی میں اسی طرح اپنے بھائی کی لاش کو زمین میں دبا دوں تو یہ سارا قصہ بیان کر کے ایک تو ایک تو اللہ کا مقصد حسد کو بیان کرنا تھا اور دوسرا یہ بھی مقصد تھا کہ یہ یہودی جو میں ابھی تفسیر میں عرض کر دوں گا کہ یہودی مارے حسد کے مرے جاتے تھے کہ یہ نبی ہمارے درمیان پیدا کیوں نہیں ہوا ہم اپنے اندر دیکھنا چاہتے تھے کہ ہمارے اندر اللہ کا نبی ہمارے درمیان پیدا ہوتا تو یہ حسد انہیں ہو گیا تھا۔

اللہ نے یہ قصہ بیان کر کے حضور ﷺ کی تسلی فرما دی کہ نبی یہ تم سے حسد کرتے ہیں اور یہ حسد کہاں تک پہنچا رہے ہیں یہ تم سے حسد کرتے ہیں جیسے میں نے عرض کیا تھا وہ واقعہ کہ میلاد شریف کا دن آیا تو ایک یہودی مکہ آیا کہ یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے یہاں تک کہ عبد المطلب کے گھر پہنچا اور کہنے لگا مجھے دکھایئے حضرت عبد المطلب تو آپ اندر لے گئے اسے تو جب چہرہ دیکھا حضور ﷺ کا اور مہرِ نبوت دیکھی تو رشک کھا کے گر پڑا پوچھا گیا بعد میں ہوش دلائی گئی کہ بھئی تمہیں تو خوش ہونا چاہئے بچے کو دیکھ کر تو لوگ خوش ہوتے ہیں تم بے ہوش ہو گئے تو کہا اصل میں میں یہودیوں کا ایک عالم ہوں اب مجھے اس لیے دکھ ہوا ہے کہ نبوت ہمارے اندر سے نکل گئی ہے اب نبوت بنی اسرائیل سے نکل کر بنی اسماعیل میں آ گئی ہے مجھے دکھ بڑا ہوا ہے اتنا دکھ ہوا ہے کہ میں اس دکھ سے بے ہوش ہو گیا ہوں

آپ اندازہ کریں **جنہیں دکھ ہوا ہے وہ بے ہوش ہو رہے ہیں تو جن کے پاس نبی آیا ہے وہ خوشیاں کیوں نہ منائیں** جنہیں نبی مل گیا ہے وہ کیوں نہ خوش ہوں تو اس لیے حسد کی بیماری کو اللہ نے اس پوری کہانی کو بیان کر کے اس قصے کو بیان کر کے حسد کو بیان کیا کہ لوگوں کا یہ حشر کر دیتا ہے اور سب سے پہلے تو علماء ہیں عالمِ دین بہت حسد ہوتا ہے ان میں یہ فلاں کے کیوں اتنے لوگ مرید ہیں یہ فلاں کہ کیوں اتنے مقتدی ہیں کیوں اسکے پیچھے لوگ زیادہ جاتے ہیں کیوں لوگ اسکی بڑی منتا کرتے ہیں کیوں اس سے پیار کرتے ہیں حسد کے مارے لوگ مرے جاتے ہیں لہذا کسی کو نہ تو عزت دیں گے نہ کسی کو پیار دیں گے بھئی حسد ہوتا ہے اندر سے **حسد آپ کو پیار دینے سے روک دیتا ہے عزت دینے سے روک دیتا ہے حسد آپکو ہر ہر اچھائی سے روک دیتا ہے بہت بری بیماری ہے** اور ابلیس کو بھی حضرت آدم علیہ السلام سے حسد ہی ہوا تھا اور بعد میں اس نے کہا کہ میں بڑا ہوں میں آگ سے پیدا ہوا ہوں یہ مٹی سے پیدا ہوئے ہیں تو تکبر پیدا ہوا بعد میں پہلے حسد پہوا تھا کہ یہ اللہ کے سامنے میرے سامنے آ گیا ہے اللہ نے اسکو زیادہ پیار کیا ہے مجھے کم کیا ہے حسد ہو گیا ایک تو اس سے یہ مطلوب تھا کہ حضور ﷺ کو تسلی دی جائے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں حسد سے پہلے بھی بڑے بڑے ظلم ہوئے ہیں لہذا آپ کے ساتھ یہ صرف حسد کرتے ہیں اور آج بھی ہے انہیں آج بھی یہ یہودی لوبی پوری دنیا میں مسلمانوں کو مٹانے کے درپہ ہے لیکن ایسا ہو نہیں سکے گا کیونکہ اسلام کی فطرت میں یہ میں اللہ نے لچک دی ہے کہ یہ ابھرے گا اتنا کہ جتنا کہ دبا دو گے کبھی نہیں مٹ سکتا یہاں تک آپکا آج درسِ قرآن ہو گا

جتنی گفتگو کی گئی اللہ قبول فرمائے (آمین)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی کا واقعہ

؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر　　اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر

؎ قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان　　خدا عطا کرے گا تجھے جدتِ کردار

قرآن پاک کی اس مبارک کلاس میں جو رمضان المبارک سے پہلے ہماری آخری کلاس ہے آپ سب کو خوش آمدید ہے اور انشاءاللہ اب رمضان المبارک کا مبارک سلسلہ شروع ہوگا تو یہ کلاس off کی جائے گی تاکہ دیگر مصروفیات جو ہیں وہ آسانی سے ہماری طریقت اور دین کی جو صاحبزادیاں ہیں خاص طور پر رمضان المبارک کا وقت اللہ کی عبادت میں گزار سکیں تو آج انشاءاللہ العزیز ہمارا یہ رمضان المبارک سے پہلے یہ آخری موقع ہے اور رمضان کے بعد انشاءاللہ یہ کلاس عید کے بعد جو جمعہ آئے گا یہ کلاس دوبارہ شروع ہوگی (انشاءاللہ) سورۃ المائدہ جاری تھی اور سورۃ المائدہ کی گفتگو میں آج جس آیت مبارکہ کو آپکی خدمت میں پیش کرنا مقصود ہے

آیئے صفحہ نمبر ۴۵۸

اللہ نے ارشاد فرمایا

آیت نمبر ۲۱ سے یہ سلسلہ شروع ہوتا ہے اور ایک طویل یہ ایک واقعہ ہے جو قرآن پاک نے بیان کیا ہے

آیت 26#-21

یٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِیۡ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمۡ وَ لَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِکُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِیۡنَO قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ فِیۡهَا قَوۡمًا جَبَّارِیۡنَ وَ اِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَا حَتّٰی یَخۡرُجُوۡا مِنۡهَا فَاِنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا فَاِنَّا دٰخِلُوۡنَO قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡهِمَا ادۡخُلُوۡا عَلَیۡهِمُ الۡبَابَ فَاِذَا دَخَلۡتُمُوۡہُ فَاِنَّکُمۡ غٰلِبُوۡنَ وَ عَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوۡۤا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَO قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوۡا فِیۡهَا فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَO قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَO قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیۡهِمۡ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَةً یَتِیۡهُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ط فَلَا تَاۡسَ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَO

یہاں تک آیت نمبر ۲۶ تک یہ گفتگو ہے آیت نمبر ۲۱ سے لیکر ۲۶ تک یہ واقعہ جو آقا ﷺ کو قرآن پاک میں اللہ پاک نے سنایا ہے اور قرآن پاک میں اسے درج کیا ہے تفصیل کے ساتھ اللہ پاک نے ۶ آیات اسکی نازل کیں اور قرآن پاک کا ہر واقعہ ایک بہت بڑا سبق اور بہت بڑی ہدایت ہوتا ہے اسکے پیچھے کوئی مقصد ہوتا ہے اسکے پیچھے کوئی نا کوئی گفتگو ہے اور اللہ کی بارگاہ سے خاص رحمت کا معاملہ ہے تو آیئے اللہ نے جب یہ واقعہ حضور ﷺ کو سنایا تو اسکا ترجمہ سنئے اور پھر اس پہ ہم غور کرتے ہیں۔

ترجمہ

اے میری قوم داخل ہو جاؤ اس پاک زمین میں جسے لکھ دیا اللہ پاک نے تمہارے لئے اور پیچھے نہ ہٹو پیٹھ پھیرتے ہوئے ورنہ تم نقصان اُٹھا کے لوٹو گے وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰ علیہ السلام اس زمین میں تو بڑی جابر قوم آباد ہے اور ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ نکل نہ جائیں وہاں سے اور اگر وہ نکل جائیں گے وہاں سے تو پھر ہم

ضرور داخل ہوں گے اس وقت دو آدمیوں نے کہا جو اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے تو اللہ نے اُن پر انعام بھی فرمایا تھا انہوں نے فرمایا کہ بے دھڑک داخل ہو جاؤ دروازے سے اور جب تم داخل ہو جاؤ گے دروازے سے تو یقیناً تم غالب آ جاؤ گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان دار ہو کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو داخل نہیں ہوں گے اس میں قیامت تک جب تک وہ وہاں ہیں پس تم جاؤ اور تمہارا رب جائے اور دونوں لڑو ان سے ہم تو یہاں ہی بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی اے رب میں مالک نہیں ہوں بجز اپنی ذات کے اور اپنے بھائی کے پس ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے اللہ نے فرمایا یہ سرزمین ان پر ۴۰ سال تک حرام کر دی گئی زمین میں پھرتے رہیں گے سو آپ غمگین نہ ہوں اس نافرمان قوم کے انجام پر‘‘

تفسیر 59#

یہ یہاں تک واقعہ جو ہے درج کیا گیا صاحبِ ضیاء القرآن حضرت پیر کرم شاہ الازہریؒ نے تفسیر نمبر ۵۹ کے اندر اس پورے واقعے کی تفسیر بیان کی ہے اور اسکا خلاصہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے ہجرت کی اور سمندر کو بخیریت عبور کر لیا اور فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا یہ واقعہ جو اللہ نے بیان کیا یہ اسکے بعد کا ہے یعنی باقاعدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام بنی اسرائیل کو جو غلام تھی فرعون کی اور یہ کم و بیش جو ہیں ۴۰ ہزار لوگ تھے کتنے تھے چالیس ہزار انکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ظلم سے نجات دلوائی اور اسکی غلامی سے نکال کے مصر سے ہجرت کی راستے میں سمندر یا دریا آیا تھا اسکا واقعہ ابھی گزر چکا ہے تو آپ نے اپنا عصا مارا پانی کے اوپر تو اُس عصا کو مارتے ہی بارہ رستے پیدا ہوئے اور یہ ساری قوم اس خشک راستے سے گزرتی ہوئی دریا پار کر گئی جب کہ فرعون جب آیا تو فرعون کے آتے ہی پانی آپس میں مل گیا اور اس نے بھی یہ دیکھا کہ خشک راستے ہیں تو وہ بھی داخل ہو گیا دریا میں تو جونہی درمیان میں پہنچا تو پانی مل گیا اور وہ اسی طرح سمندر یا دریا کے اندر غرق ہو گیا ڈوب گیا تو یہ واقعہ اسکے بعد کا ہے جب آپ لے کر نکل گئے تو آپ وادئی سینہ میں فروکش ہو گئے ایک سال وہیں قیام فرمایا تو اسی اثنا میں آپ کو تورات عطا ہوئی اسکے بعد آپ نے اپنی قوم کو اپنے آبائی وطن شام کی طرف جانے پر آمادہ کیا اور چنانچہ وہاں کے لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے ۱۲ ارقیب روانہ کئے اصل میں ان لوگوں کا اپنا وطن شام تھا یہ شام کے ملک کے لوگ تھے جن کو فرعون غلام بنا کے مصر لے گیا ہوا تھا اور آپ جانتے ہیں تھوڑا سا ذرا ذہن میں لے کر آئیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش بھی فرعون کے محل میں ہوئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں ہی جوان ہوئے تو پھر آپ جب دیکھ رہے تھے غلاموں اور ان کی زندگی کو تو سختی اور پریشانی میں آپ نے پھر یہ فیصلہ کیا کہ میں انکو اس کے ظلم سے نجات دلواؤں گا نبوت تو بعد میں جا کر عطا ہوئی تو اس سے پہلے ہی آپ ان لوگوں کو فرعون کے ظلم سے نجات دلوا چکے تھے تورات بعد میں عطا ہوئی تو اب چونکہ انکا اصل ملک شام تھا تو یہ کئی سو سالوں سے غلام تھے یہاں بڑی حکمت سے بڑی توجہ سے یہ سمجھنا ہے یہ کوئی واقعہ نہیں ہے اسکے پیچھے بہت بڑا راز ہے کئی سو سالوں سے یہ لوگ غلام تھے اور غلاموں کی سی زندگی تھی انکی نسلوں کی نسلیں غلاموں کی زندگی گزار چکی تھی تو انکے خون میں غلامی رچ بس چکی تھی تو اس اثنا میں انکا جو اپنا ملک تھا وہاں بڑے بڑے لوگ قابض ہو چکے تھے اور ملکِ شام کو اپنے قبضے میں کر چکے تھے تو اب یہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سوچا کہ انکو اپنے ملک لے جانا چاہیے تاکہ یہ وہاں رہیں جہاں سے یہ نکلے تھے تو پہلے حالات معلوم کرنے کے لئے ۱۲ بندے بھیجے کہ جاؤ ذرا جا کے پتا کرو ملکِ شام کی اس وقت کیا حالت ہے اور جب واپس آئے تو آپ کے سامنے لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے آ کے وہاں کے حالات کا جو مشاہدہ کیا انہوں نے واپس آ کے بتایا کہ وہاں پہ تو بڑے بڑے قد و قامت والے اور بڑے بڑے قلعے انہوں نے بنائے ہوئے ہیں بڑے سخت لوگ ہیں بڑے جنگجو قسم کے لوگ ہیں جنہوں نے شام پہ قبضہ کر لیا ہوا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منع کیا کہ خبردار تم لوگوں نے یہ بات ان لوگوں کو نہیں بتانی کہ وہاں بہت زیادہ جنگجو اور سخت قسم کے لوگ ہیں اسلئے کہ آپ انکی ذہنیت سمجھتے تھے کہ یہ غلام ذہنیت کے لوگ ہیں یہ تو اور پریشان ہو جائیں گے لیکن ابھی آپکی اس بات سے پہلے ہی ۱۰ لوگ یہ بات کر چکے تھے اور انہیں بتا چکے تھے کہ ملکِ شام کے اندر بہت زیادہ جنگجو قسم کے لوگ ہیں اور انہوں نے قبضہ کر لیا ہوا ہے اب یہ دو نقیب جو تھے انہوں نے تو کہا اب جیسے قرآن میں اللہ نے انکا ذکر بھی کیا کہ دو آدمیوں نے جو اللہ سے ڈرتے تھے انہوں نے کہا تھا کہ بے دھڑک داخل ہو جاؤ دروازے میں سے، دو نے کہا نہیں تم لوگ پریشان نہ ہو بلکہ ہمت کر کے حملہ کرو شام کے ملک پہ اللہ تمہیں فتح دے گا لیکن چونکہ دس لوگوں نے یہ واقعہ بیان کر دیا تھا کہ وہاں بڑے جنگجو قسم کے لوگ آباد ہیں لہذا غلام قوم کی ذہنیت بھی غلام ہوتی ہے اور انہوں نے جو جواب دیا وہ بہت سخت ہے پھر اللہ نے اسکو بھی قرآن میں لکھا دیکھئے صفحہ نمبر ۱۵۹

''کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام ہم تو ہرگز داخل نہیں ہوں گے اس میں قیامت تک جب تک وہ وہاں ہیں پس تم جاؤ اور تمہارا رب جائے''

لو جواب سن لو اے موسیٰ علیہ السلام تو اور تیرا خدا جائیں اور وہ جا کر لڑیں ان سے تو آپ اور آپکا خدا جا کر پہلے ان سے لڑے، ہم اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیویوں کو بیوہ نہیں کرنا چاہتے ہم مرنا نہیں چاہتے تو لہذا تم اور تمہارا خدا جا کر لڑیں (اللہ اکبر) اور کہنے لگے ہم عزت کی زندگی نہیں چاہتے بلکہ ہمیں وہی غلامی والی زندگی دے دو تو کم از کم وہاں موت کا تو اندیشہ نہیں تھا تو اس طرح جواب دیا گیا موسیٰ علیہ السلام کو

یہ کیوں اللہ بتا رہا ہے آقا ﷺ کو اسکی وجہ کیا ہے یہ واقعہ بیان حضور ﷺ سے بیان کیوں کیا جا رہا ہے کہ حضور ایسے بھی لوگ آئے ہیں دنیا میں کہ انہوں نے اپنے نبی کو یہ کہا ہے کہ آپ اور آپکا خدا جا کر لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے ہیں ہمیں نہ جہاد کروائیں ہمیں نہ نمازیں، روزے ہمیں نہ لڑائیاں لڑوائیں ہم گھروں میں آرام سکون سے اپنے بیوی بچوں کے پاس بیٹھیں ہیں آپ جا کے لڑیں نا (اللہ اکبر) اسکے پیچھے ایک بہت بڑا راز ہے اللہ اپنے نبی کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اے نبی آج اگر کچھ لوگ تیرا ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں اور تجھے چھوڑ کے جانے میں وہ پہل کر رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے نبیوں کو یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ آپ اور آپکا خدا جا کر لڑیں ہم گھروں میں بیٹھیں (اللہ اکبر)۔

خدا کی قسم اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم مسلمان لوگ جو ہیں یقیناً بہت پیچھے ہوں گے ٹیکنالوجی میں اور بڑی ہمارے اندر کمیاں ہیں لیکن عشقِ مصطفیٰ میں ہمارا کوئی ثانی نہیں ہے

مثال

حضور ﷺ کی بھی اب مثال سن لیجئے کہ جب حضور ﷺ نے غزوۂ بدر کے لئے صحابہ کو اکٹھا کیا تھا اور فرمایا تھا اے میرے صحابہ آؤ میرے ساتھ کون ہے جو اُن ایک ہزار لشکرِ جرار سے لڑے گا کون ہے میرے ساتھ جو میری مدد کرے گا تو اس وقت پتہ صحابہ نے کیا جواب دیا تھا یہی بات موسیٰ نے بھی کہی تھی نا کہ آؤ میرے ساتھ ہم ملکِ شام پر حملہ کرتے ہیں اور تمہارا ہی ملک ہے اسے واپس لیتے ہیں ان سے تو موسیٰ علیہ السلام کو جواب کیا دیا گیا وہ بھی قرآن میں لکھا ہے او ور جو آپ کے صحابہ نے جواب دیا وہ سیرت میں لکھا ہے صحابہ نے فرمایا تھا کہ اے کالی کملی والے آپ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہزار کا لشکرِ جرار آ رہا ہے اور تم ان سے لڑو ہمیں موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا جواب بھی یاد ہے ہمیں یہ یاد ہے کہ موسیٰ کی قوم نے کیا جواب دیا تھا لیکن اے سوہنے نبی ﷺ ہم تجھے وہ وہ جواب نہیں دینگے ہم تمہیں جواب وہ نہیں دینگے۔

ۓ جو حکم ہو تیرا تو ہم پھاند جائیں سمندر بھی   جہاں کو محو کر دیں نعرہ اللہ اکبر سے

(اللہ اکبر) تو فرمایا حضور آپ ہمیں حکم دیں تو ہم سمندروں میں کود جائیں ہم دریاؤں میں کود جائیں ہم پہاڑوں سے چھلانگیں لگا دیں آپ ہمیں حکم دیں ہم دنیا کی ہر ہر طاقت سے ٹکرا جائیں گے ہم موسیٰ کی قوم نہیں ہیں ہم محمد عربی کی قوم ہیں ہم موسیٰ کی قوم نہیں ہیں ہم محمد عربی کی قوم ہیں ہم پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہیں (اللہ اکبر) تو یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے قرآن کے اندر کہ لوگ ہمیشہ ساتھ چھوڑتے بھی ہیں لیکن اللہ نے وفادار لوگ بھی رکھے ہوتے ہیں وہ لوگ جو کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹتے جن کا قدم آگے سے آگے جاتا ہے اور اللہ پاک انکو ہمیشہ وفادار رکھتا ہے تو ایسے ہی **آج بھی اپنے شیخ و مرشد کے ساتھ وفادار رہنا اپنے شیخ و مرشد کے مشن میں انکے ساتھ ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلنا یہ اصل میں اللہ کو مطلوب ہے۔**

بزدل لوگ زمانے کے ہاتھوں بھاگ جانے والے زمانے کے ہاتھوں ڈر جانے والے لوگ نہیں اللہ کو پسند بلکہ نقشبندیوں کا تو سلسلہ ہی یہ ہے کہ نقشبندی ہمیشہ زمانے کو اپنے ساتھ چلاتا ہے نا کہ زمانے کے ساتھ چلتا ہے وہ زمانے کو اپنے ساتھ چلاتا ہے وہ پیچھے نہیں ہٹتا تو لہذا آپ بھی (ماشاءاللہ) **جس مشن کے ساتھ چل رہی ہیں آپ کو بھی اللہ نے بڑے خاص رحمت اور کرم سے یہ مشن دیا ہوا ہے تو اسکو اسی طرح لے کر چلیں اور یہ نہ ہو جب وقت آئے تو حضرت صاحب آپ کریں ہم گھر بیٹھیں گے** جب وقت آئے تو ہمیں بلا لیجئے گا جب روٹی کھانے کا وقت آئے گا جب روٹی پانی کا وقت آئے گا اس وقت آ کے ہم روٹی پانی کھا لینگے اس سے پہلے ہمیں نہ بلائیں تو آج بھی بہت سارے لوگ ایسے ہی کرتے ہیں جب معاملہ بنتا ہے جب کوئی آزمائش کا وقت آتا ہے تو اس وقت یہی جواب ہوگا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا تھا کہ آپ اور آپکا خدا لڑے نا تو آج بھی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب آپ اور آپکے شیخ و مرشد ہیں نا تو کریں ہم آرام سے بیٹھے ہیں اور جب دعائیں قبول کروانی ہوں گی نا تو ہم آ جائیں گے آپکے پاس مل جائیں گے آپ سے تو ایسے

جو بد بخت جو ہیں یا ایسے جہلا کی کمی نہیں جو دین کو موم کی ناک سمجھتے ہیں جب جی چاہا جیسا چاہا کرلیا اپنی مرضی اور اپنے حالات کے مطابق ایسے نہیں ہوتا اس طرح کام نہیں چلتے تو اللہ پاک اپنے نبی کی اصل میں ڈھارس بندھا رہا ہے تسلی دے رہا ہے کہ یہ واقعہ اس لئے بیان کیا ہے کہ اے میرے سوہنے محبوب تمہیں بھی یہ لوگ اگر ایسا جواب دیں تو کوئی یہ نئی بات نہیں موسیٰ علیہ السلام کو بھی یہ جواب سننا پڑا اور اسکی پھر سزا کیا دی اللہ نے قرآن میں وہ بھی لکھا کہ

''ہم نے اس جواب کے اوپر ۴۰ سالوں کے لئے ملکِ شام ان پہ حرام کر دیا''

ملکِ شام کی طرف پھر وہ نہیں جا سکے اور پھر وہ صحراؤں میں اور پھر وہ بیابانوں میں کھجل خراب ہوتے رہے اور کوئی رہائش کے لئے جگہ نہ ملی ۴۰ سال کے اندر اندر وہ سارے بابے بڑھے وہ سارے مر کھپ گئے جو غلامی کی زندگی گزار گزار کر یہاں تک پہنچے تو پھر جو نئی نسل تھی نا اس نے ملکِ شام پر حملہ کیا تھا اور ملکِ شام کو فتح کیا تھا جو ایسی نسل تھی ایسی نسل جس نسل نے آزادی کی تربیت لی تھی جس نسل نے نئی سوچ کی تربیت لی تھی وہ نسل کامیاب ہوئی اور باقی سارے بابے بڑھے جو کہتے نہیں موسیٰ علیہ السلام ہم تو نہیں جا سکتے ہم تو نہیں کبھی لڑ سکتے وہ سارے ۴۰ سالوں میں مر گئے اسکے بعد پھر اللہ نے ۴۰ سال کے بعد ملکِ شام کی فتح عطا کی تو اس سے پتہ چلا کہ آزادی حاصل کرنے کے لئے حالات سے ٹکرانا پڑتا ہے کیا کرنا پڑتا ہے بولئے ٹکرانا پڑتا ہے چاہے وہ دکھوں کی آزادی ہو چاہے وہ غموں کی آزادی ہو چاہے وہ نفس کی آزادی ہو چاہے وہ زمانے کے حالاات سے ہو جب تک آپ حالات کے ساتھ ٹکر نہیں لیں گے تو آپ کیسے بدل سکتے ہیں اسکو تو ہم لوگ جو ہیں زیادہ تر ہمارا جو حال ہے عام طور پر نو جوان نسل کا وہ اسی طرح ہے غلامی

ہ یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو مجھ کو تو گلا تجھ سے ہے یورپ سے نہیں ہے

(اللہ اکبر) تو ہمارا یہ حال ہے اور حالات تب بدلتے ہیں جب آپ انہیں بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے ہی آقاﷺ کو اللہ نے اس پوری قوم کا واقعہ سنا کر یہ دلوں کی تسلی نازل کر دی کہ حضور آپ پریشان نہ ہوا کریں جب یہ لوگ آپکو چھوڑ کے جاتے ہیں اور آپ کو یہ جواب دیتے ہیں تو اس سے پہلے بھی یہ بات ہو چکی ہے (اللہ اکبر)

اسکے فوراً بعد اللہ دوسرا واقعہ بیان کرتا ہے غالباً پچھلے درس میں ہم نے پڑھ تو نہیں لیا تھا حضرت آدم علیہ السلام والا واقعہ ہو گیا تھا بیان ہابیل اور قابیل والا ماشاءاللہ یہ تمام واقعہ جو ہے ہابیل اور قابیل والا یہ جب بیان ہو جاتا ہے تو اسکے بعد اللہ پاک نے آیئے صفحہ نمبر ۴۶۳ پر آیت نمبر ۳۲

آیت#32

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِکَ کَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًاط وَمَنۡ اَحۡیَاهَا فَکَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًاط وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِکَ فِی الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَO

ترجمة:

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم لکھ دیا کہ جس نے کسی انسان کو قتل کیا سوائے قصاص کے اور زمین میں فساد برپا کرنے کے تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے بچا لیا کسی انسان کو تو اسنے گویا تمام انسانوں کو بچا لیا تو قتل اس نے کیا تھا قابیل نے تو اللہ نے اسکی حرمت میں یہ آیت نازل کی کہ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ جس نے ایک قتل کیا اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا اور جس نے کسی کو بچا لیا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا **(اللہ اکبر)**

آپ اندازہ کیجئے کہ ایک شخص کے قتل کا یہ حال ہے کسی نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا تو جو بد بخت پوری پوری بس اُڑا دیتے ہیں پوری پوری ٹرین اُڑا دیتے ہیں پورا پورا جہاز اُڑا دیتے ہیں اور پورے پورے بازار کے اندر جہاں یا کسی بڑے اجتماع کے اندر جہاں ہزاروں لوگ بیٹھے ہوان کے پرخچے اور چیتھڑے اُڑا دیتے ہیں انکا کیا بنے گا اسلئے اللہ پاک نے قیامت کا دن رکھا یہی وجہ بنی دیکھیں نا اگر ایک انسان نے ۱۰۰ بندوں کو مارا ہے اسکو آپ پکڑ کے اسکے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا بھی آپ علیحدہ کر دیں نا تو یہ اسکی سزا نہیں بنتی یہ اسکی سزا نہیں ہے اسی لئے اللہ نے قیامت کا دن رکھا کہ میں وہاں حساب لوں گا اور ایسا عذاب دوں گا جو اسکے مطابق ہوگا جسکے مطابق اس نے ظلم کیا ہے

زیادہ سے زیادہ کوئی دنیا میں کیا کرے گا پھانسی دے دیگا زیادہ سے زیادہ کیا کرے گا گردن اسکی اُتار دے گا کیا ہوگا اس سے اس نے ۱۰۰ بندے مارے ہیں تو اللہ نے اسی لئے قیامت کا دن رکھا کہ دنیا میں تمہاری جزا پوری نہیں ہوسکتی تمہارا عذاب دنیا میں کم رہے گا زیادتی تم نے زیادہ بڑی کردی ہے تو اسلئے قیامت کا دن رکھا (اللہ اکبر)

تو واضح کر دیا کہ جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے ایک انسان کو بچالیا اس نے تمام انسانوں کو بچالیا (اللہ اکبر)

اسکے بعد آیئے صفحہ نمبر ۴۶۴ پہ آیت نمبر ۳۳

ارشاد فرمایا

آیت#33

اِنَّمَا جَزٰٓؤُ االَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْیُصَلَّبُوْٓا اَوْتُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْیُنفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِي الدُّنْیَاوَلَھُمْ فِي الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌO

ترجمہ:

بے شک ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں چن چن کر قتل کر دیا جائے یا انہیں سولی لٹکا دیا جائے یا انکے ہاتھ اور پاؤں مختلف طریقوں سے کاٹے جائیں یا جلاوطن کر دیا جائے تو انکے لئے رسوائی ہے دنیا میں اور انکے لئے آخرت میں اس سے بھی بڑی سزا ہے میرا جی یہ چاہتا ہے یہ آیت جو ہے نا روزانہ سو سو بار وقت کے صدر کو وقت کے وزیر اعظم کو سنائی جائے اور وقت کے جو چودھری ہیں اور وقت کے جو اس وقت عہدے دار ہیں زمین پر جن کو اللہ نے حکومت دی ہے جن کو زمین پہ امن و امان قائم کرنے والا بنایا ہے انہیں اس آیت کو روز سو سو بار سنایا جائے بدبختوں قرآن میں اللہ نے اتنی اجازت دی ہے بلا شبہ ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین پر فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں **(اللہ اکبر)** تو لہذا وہ تمام لوگ جو زمین میں فساد کرتے ہیں ان میں اب ہر چیز آجائے گی سنیں زمین میں فساد چوری سے، ڈاکے سے، قتل سے لوٹ مار سے لوگوں کو جو ہے وہ زیادتی اور ظلم کا نشانہ بنانے سے راستے میں کھڑے ہو کر لوٹنے کو راستے میں کھڑے ہو کے کسی کو قتل کرنے کو یہ تمام چیزیں زمین میں فساد کہلاتی ہیں شراب پینا یہ تمام چیزیں ایک ہی زمرے میں آئیں گی **(اللہ اکبر)**

تو جو لوگ لوٹ مار کا بازار گرم رکھ رہے ہیں اور جنہوں نے لوگوں کی زندگیاں گزارنا مشکل بنا دیا ہے، بازار میں نکلنا مشکل کر دیا ہے، گلی میں نکلنا مشکل کر دیا ہے، بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل کر دیا ہے، محلے میں رہنا مشکل کر دیا ہے اور آج ایک ماں کو یہ یقین نہیں ہوتا کہ اسکا بیٹا جا رہا ہے باہر تو پتہ نہیں واپس زندہ آئے گا کہ نہیں آئے گا اور ایک ماں کو یہ یقین نہیں کہ اسکا اور بیوی کو یہ یقین نہیں کہ اسکا شوہر کام پہ گیا ہے پتہ نہیں زندہ آئے گا کہ نہیں آئے گا اس قدر بدامنی اور اس قدر ایک ایسی فضا پیدا ہوگئی بے یقینی کی فضا تو اللہ نے انکے لئے یہ آیت نازل کی کہ تم لوگ جو زمین میں فساد کرتے ہو میری طرف سے اجازت ہے مسلمان ملک کے حاکم کو یہ اجازت دی جا رہی ہے کہ جو لوٹ مار کرے (اللہ اکبر)

انکے متعلق جو فقہاء نے لکھا کہ وہ لوگ جو اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کرتے ہیں اسکی ۳ شرطیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ وہ بندوق، تلوار، نیزہ انکے پاس ہتھیار ہو، دوسرا وہ آبادی سے باہر یا راستے میں یا صحرا میں ڈاکہ ماریں لیکن بعض اماموں کے نزدیک جس نے شہر کے اندر بھی ڈاکہ مارا وہ بھی اسی آیت میں شامل ہوگا یا چھپ کر یا برملا حملہ آور ہو کر لوٹ مار کریں تو قرآن نے انکی چار سزائیں مقرر کر دی ہیں. کتنی سزائیں ہیں بولئیں چار سزائیں

(۱) **یُّقَتَّلُوْ** سب سے پہلے انہیں قتل کر دو اسی طرح جس طرح انہوں نے لوگوں کو قتل کیا ہے اسی طرح اُن سب کو ایک لائن میں کھڑے کر کے گولیاں مار دو. اگر انہوں نے لوگوں کے جسموں کو نقصان پہنچایا ہے تو انکے بھی جسموں کو کاٹو انکی بھی گردنیں کاٹو کھڑے کر کے گردنیں اُتار دو پہلا تو یہ حکم

(۲) دوسرا حکم **اَوْیُصَلَّبُو** یا پھر انہیں پھانسی چڑھا دو اور پھانسی کمرے کے اندر نہیں ہے اسلام کی، اسلام کی پھانسی چوک میں ہے لوگوں کو بلا کے باقاعدہ پورے علاقے کو آکھٹا کر کے اسے پھانسی چڑھایا جائے .

(۳)آ **اَوۡ تُقَطَّعَ** یا پھر یہ کیا جائے کہ انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (اللہ اکبر)

(۴)اور آخری سزا **اَوۡ یُنفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ** ملک سے نکال دیا جائے.

یہ چاروں سزائیں اللہ قرآن میں اجازت دے رہا ہے وہ تمام بدنصیب بدبخت جنہوں نے لوگوں کا جینا حرام کیا ہوا ہے تمہیں اجازت ہے کہ تم انکو قتل کرو، سولی چڑھاؤ، انکو ملک سے نکال دو یا انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دو (اللہ اکبر)

بلکہ بعض فقہاء نے اس سے بھی آگے جا کر بات کی کہ اگر ایسا شخص جس نے کسی کو لوٹ مار کے دوران قتل کیا ہو کہ اگر ایسا شخص جس نے کسی کو لوٹ مار میں قتل کیا ہو مطلب ڈاکہ مارنے گئے ہوں اور آگے سے وہ لڑ پڑا بندہ تو اس نے گولی ماردی تو قتل ہو گیا تو ڈاکہ بھی مار دیا اور قتل بھی کر دیا اور بھاگ گیا اب اگر یہ پکڑا گیا ہے اور اسکو سولی چڑھانے لگے ہیں اور صلح کرنے کے لئے اگر وارث بھی آجائیں اور وارث آکر کہیں ہم نے صلح کرنی ہے آپ ہم سے اتنے پیسے لے لیں اور ہمارے بندے کو پھانسی نہ چڑھائیں تو مفسرین نے لکھا پھر بھی اسے پھانسی دی جائے گی صلح نہیں ہوگی کیونکہ جو جرم اس نے کیا ہے اسکی سزا اسے ملنی چاہیئے آج ہم جس معاشرے میں جی رہے ہیں اللہ پاک ہم پر رحم کرے ہماری اس قرآن کی اس کلاس کے صدقے کوئی ایسا پیغام لوگوں تک پہنچے کہ جب تک ہم سزائیں نہیں دیں گے اس وقت تک مسئلہ حل نہیں ہوگا **(اللہ اکبر)**

دیکھیں پورے ملک کی خوشحالی کا انحصار پورا مل اسکی خوشحالی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ آسانی سے جہاں چاہیں آجاسکیں انہیں راتوں کو نکلنے کا ڈر نہ ہو انہیں کسی راستے میں لٹنے کا خوف نہ ہو انہیں راستے میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے یہ کسی ملک کی خوشحالی کی سب سے پہلی ضرورت ہے آپ اگر یورپ میں آج جاتے ہیں آپ اگر دوبئ یا اسی طرح کے ممالک میں جاتے ہیں تو وہاں کیوں لوگ بے دھڑک ہیں وہاں کیوں لوگ اتنے سکون سے ہیں کیونکہ وہاں ہر روز کسی نا کسی کی گردن اترتی ہے ہر روز کسی نا کسی کے ہاتھ کٹتے ہیں ہر روز کسی نا کسی کے پاؤں کٹتے ہیں وہ لوگ سزاؤں پہ عمل درآمد کرتے ہیں اور باقاعدہ اسکو اخباروں کے اندر شائع کیا جاتا ہے تصویریں لگائی جاتی ہیں کہ یہ دیکھو اس نے چوری ڈاکہ مارا تھا یہ دیکھو اسکی لاش چوک پہ لٹک رہی ہے اور ایک ہفتہ پورا لٹکی رہتی ہے کوئی اسے اتارنے کی جرأت نہیں کرتا تو یہ وہ نظام ہے جس سے ہمارا ملک محروم ہو چکا ہے **(اللہ اکبر)**. جب تک ایسا نہیں ہوگا اور خوشحالی کا تصور ہی حرام ہے ممکن ہی نہیں.

حضرت فاروقِ اعظمؓ کا دور آیا آپ نے سزاؤں پہ عمل درآمد کیا دن رات جہاں جہاں سے خبر ملتی لے آتے اور آپ چوک میں لا کر کوڑے مارنا عام تھا لہذا اتنا امن ہوا اتنا امن ہوا کہ آپ کے دور میں ایک عورت آدھی رات میں سونے سے لدھی ہوئی چلتی اور وہ کتنا میلوں فاصلہ تہہ کر لیتی تو کوئی بھی اسے ہاتھ لگانے کی جرأت نہ کرتا سونے سے لدھی ہوئی اکیلی عورت آدھی رات کو سفر کرتی اور کوئی اسے ہاتھ نہ لگاتا کہ عمرؓ نے کھال اتار دینی ہے افسوس صد افسوس کہ قرآن کے یہ حکم ہیں جنہیں ہم نے اپنے پاؤں کے نیچے روندھا ہوا ہے میں اس دن پڑھ رہا تھا کہ جنوبی کوریا یا پتہ نہیں شمالی کوریا اس وقت ذہن سے اتر گیا اسکا وزیر دفاع defenceminister انکے ہاں سزا یہ ہے موت کی ذرا غور سے سنیں انکے ہاں سزا یہ ہے موت کی کہ وہ توپ کے آگے رکھ کے نا بندے کو اُڑا دیتے ہیں یہ انکے ہاں موت کی سزا ہے پھانسی وغیرہ گولی یہ نہیں کرتے توپ کے آگے رکھتے ہیں اسکے دہانے کے آگے اور گولا چلا دیتے ہیں اسکا پتہ پتہ ختم ہو جاتا ہے کچھ نہیں رہتا تو میں پڑھ رہا تھا کہ اسکے وزیر دفاع defenseminister کو انہوں نے توپ کے آگے رکھ کے اُڑا دیا ہے میں حیران ہوا کہ defenseminister وہ تو بڑی personality ہوتا ہے ایسا اس نے کیا کیا میں نے تفصیل جب پڑھی تو لکھا تھا کہ وہ جناب موصوف تین بار اپنے میٹنگ کے اندر سوئے ہوئے پائے گئے پہلی بار میٹنگ ہو رہی تھی تو وہ سو گیا خراٹوں کی آواز آئی دیکھا گیا تو defense minister سو رہا ہے اسے اُٹھایا گیا اور بتایا گیا بھئی کہ آپ ملک کے defense minister ہیں اس ملک کا دفاع آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ اگر سو جائیں گے تو ہمارا کیا بنے گا آپ ذرا دھیان سے بیٹھا کریں وارننگ ہے آپکو، اور دوسری بار پھر کسی میٹنگ میں سوئے پائے گئے انہیں پھر کہا گیا کہ آپ نے پہلے بھی یہ غلطی کی تھی آپ انتہائی انتہائی حساس personality ہیں آپ اپنا دھیان رکھا کریں آپ نہ سویا کریں ان میٹنگ میں بڑی اہم گفتگو ہو رہی ہوتی ہے اس نے کہا ٹھیک ہے اب آئندہ نہیں ہوگا اور تیسری بار سوئے تو انہوں نے اُٹھا کے توپ کے آگے رکھ کے اُڑا ہی دیا اس نے کہا کہ تو ایسا بدبخت ہے کہ تیرے ہاتھوں میں ہم نے قوم کا defense دیا ہوا ہے۔ میں حیران ہو گیا کہ کیسے لوگ ہیں یار اور

ہمارے وزیر چھ چھ، دس دس قتل کرلیں اور انکو کوئی پوچھنے والا نہیں اور وہ میٹنگ میں تین بار سویا اور اسکو انہوں نے توپ کے آگے رکھ کے اُڑا دیا اصل میں میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسلام کا سزاؤں کا نظام ہے عرض کرنا مقصود یہ ہے اور یہ اسلام کی وہ aspects ہیں جس کو ہم نظر انداز اگر کردیں گے تو رہے گا کچھ بھی نہیں آج ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ عدالتوں سے چھوٹ جاتے ہیں کئی کئی سال کیس چلتے ہیں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا اور بلکہ نیچے سے رقم پکڑائی جارہی ہے اور دنوں پہ دن پڑ رہے ہیں تاریخوں پہ تاریخیں پڑتی جا رہی ہیں اور آ کر وقت آتا ہے تو جج تنگ آ کے اسکا فیصلہ ہی نہیں کرتا تو جب انصاف ہی نہیں ہے تو وہاں خوشحالی کہاں ہوگی وہاں امن کہاں آئے گا وہاں چین کہاں آئے گا اسلئے میں نے آپکے سامنے قرآن کی یہ آیت رکھی تا کہ آپ کے ذہن میں کم ازکم یہ آئے کہ ہمارا دین ایسا نہیں ہے یہ اصل میں اسے implement نہیں کرتے یہ سارے بدبخت جو ہمارے سروں پہ سوار ہوگئے یہ اسے implement کردیں تو سب سے پہلے انکی گردنیں چونکوں میں اتری ہوں اللہ کرے کوئی ایسا وقت آئے کہ ہمیں فاروقِ اعظمؓ جیسا حکمران ملے کوئی ایسا حکمران ہمیں میسر آئے جو فاروقؓ جیسا ہو اور وہ ان سزاؤں کو implement کرے **(اللہ اکبر)**

تو لہذا یہ آیات جو آج ہم نے پڑھیں یہیں تک اسکو رکھتے ہیں پھر انشاء اللہ باقی مضمون ہمارا عید کے بعد شروع ہوگا اور عید کے بعد انشاء اللہ باقی گفتگو آپ سے کی جائے گی

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ پاک عمل کی سعادت عطا فرمائے قرآن کے نور سے ہمارے دلوں کو منور فرمائے۔ (آمین)

بیعت مرشد کی حقیقت

یقیناً یہ ہم سب کے لئے بہت بڑی خوش نصیبی کا ایک بار پھر موقع ہے رمضان المبارک کے مبارک مہینے کے بعد دوبارہ سے عالم القرآن کورس کا آج آغاز ہوا.

''ای سعادت بازورِ بازو نیست''

یہ وہ سعادت ہے جو انسان اپنے بازو کی قوت سے حاصل نہیں کر سکتا۔

آپ تمام کو خوش آمدید ہے دوبارہ سے اللہ نے قرآن کی اس کلاس کو جاری کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے قرآن پاک کی لذت جسے اللہ دے دے جس کے دل میں قرآن کی لذت اُترے اسے بڑا خوش نصیب کوئی نہیں اور **اصل میں یہ وہ لذت ہے جو میں اللہ پاک اسے ہی دیتا ہے جسے دنیا اور آخرت میں اپنے خاص کرم دینے ہوں یہ لذت انسان کو عالمِ دین بناتی ہے، یہ لذت انسان کو دنیا اور آخرت میں بلند کر دیتی ہے، یہ لذت انسان کو ہر لذت سے بے نیاز کر دیتی ہے، اس لذت کا مزہ وہ ہی جانتے ہیں جو قرآن کو ترجمے سے پڑھتے ہیں** اور قرآن پاک سے جن کا شرف ہے یا جن کو قرآن پاک کے ساتھ وقت گزارنے کی عادت ہے انسان بڑا اصل میں یوں سمجھ لیں کہ خود غرض ہے شاید ہم بھی اس راستے پہ نہ آتے لیکن حضرت صاحب نے ایک جملہ کہا تھا اور وہ جملہ اتنا یاد رہا کہ اسکے بعد قرآن کے ساتھ ایک شرف رہنا شروع ہوا ایسے ہی جمعہ آپ نے پڑھایا اور جمعہ پڑھانے کے بعد آپ بیٹھے ہوئے تھے تو کسی ساتھی نے ذکر کیا کہ کسی ساتھی کا کوئی ایکسیڈنٹ وغیرہ ہوا تھا حادثہ پیش آیا تھا تو آپ نے جب وہ واقعہ سنا تو اسکے بعد فرمایا کہ

''وہ دن جس دن جس کا آغاز قرآن کی تلاوت سے ہو جائے اس دن کسی بھی طرح تمہارا ایکسیڈنٹ نہیں ہو سکتا''

اب آپ یہ جملہ کہہ کر گزر گئے لیکن میرے دماغ میں یہ جملہ کسی جگہ اٹک گیا کہ قرآن پاک اتنی بڑی چیز ہے کہ جس دن کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہو جائے اس دن تمہارے ساتھ کوئی بری چیز پیش نہیں آسکتی پھر میں نے اسکو آزمایا آزمانے کا اللہ نے پہلے دن سے ہمیں بڑا شوق دیا ہوا ہے ہم آزماتے رہتے ہیں بہت ساری چیزیں آزماتے رہتے ہیں تو آزمایا پھر اس چیز کو اور واقعی ایسا دیکھا کہ جس دن کوئی مسئلہ بنا تو فوراً یاد کیا کہ ہاں آج تلاوت نہیں کی تو واقعی آج مسئلہ بنا لہذا یہ بزرگوں کا فرمان بالکل درست ہے جو لوگ تلاوتِ قرآن سے دن کا آغاز کرتے ہیں انکی زندگی میں مسائل نہیں ہوتے اور پھر آپ کے ساتھ جب میں نے مزید اس کو سمجھا اور پڑھا تو پتہ چلا اصل میں یہ وہ قرآن مراد ہے جو صحیح پڑھا جائے ترجمے سے، سمجھ کر پڑھا جائے تو لہذا قرآن پاک کو سمجھ کے پڑھنے کی یہ کلاس جس میں ہم قرآن کو سمجھ کے پڑھتے ہیں اس میں آپ سب کو پھر خوش آمدید ہے آیئے آج کا ہمارا لیکچر شروع ہوتا ہے میرے پاس ضیا القرآن کی پہلی جلد ہے اور اس میں سورۃ المائدہ سے ہمارا آغاز ہو چکا تھا آج انشاءاللہ اسکی آیت نمبر ۳۵ سے ہم شروع کریں گے۔

صفحہ نمبر ۴۶۵

آیت #۳۵

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O

آیت نمبر ۳۵ اور صفحہ نمبر ۴۶۵ اور پھر ۴۶۵ سے ہوتی ہوئی ۴۶۶ تک پہنچتی ہے

بہت اعلی آیت ہے اور اس آیت کی تفسیر اگر میں اجازت مجھے دی جائے تو سارا دن گزر جائے تو اس آیت کے بہت سارے پہلو ہیں جو بزرگوں سے ہم نے سنے ہیں کتابوں میں پڑھے ہیں خود اپنی زندگی پہ اسکو Implement کر کے دیکھا ہے اور کتب سیرت اور کتبِ حدیث اور کتبِ انبیا و اولیاء کرام سے اس آیت کا بہت زیادہ مواد ملتا ہے یہ بڑی مشہور

آیت ہے اور اس آیت کو آیتِ بیعت بھی کہتے ہیں بیعت کے حوالے سے اور بزرگوں کی اس سنت کے حوالے سے یہ بڑی مشہور آیت ہے اور اس آیت کو عام طور پہ پیش کیا جاتا ہے آغاز اسکا ہوا **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُو** اے ایمان والوں! ایمان والوں کو مخاطب کیا جا رہا ہے اللہ پاک جب مخاطب کرتا ہے کسی آیت میں تو اسکے مختلف انداز ہوتے ہیں کبھی **یایھاالمسلیمین** کبھی **یایھا المسلمون** کبھی **یا یھا الناس** مختلف انداز ہیں یہاں آیت میں انداز بہت الگ ہے اس آیت کو اللہ نے شروع کیا تو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُو

اے ایمان والوں، ایمان یہ ایک ایسی صفت ہے جسے اللہ عطا کردے آقا ﷺ نے اور مفسرین نے ایمان کے اوپر گفتگو کی ہے ایمان اصل میں دل کی ایک کیفیت کا نام ہے اس کیفیت کے اندر آپ کسی شخص کے ساتھ اتنی محبت کرتے ہیں کہ اس جیسا بننے کی آرزو کی جاتی ہے اسے ایمان کہتے ہیں ایسی محبت جس میں کسی شخص جیسا بننے کی آرزو کی جائے اس محبت کو ایمان کہا جاتا ہے اور یہ کیفیت ہے انسان کے دل میں ایک کیفیت ہے یہ (اللہ اکبر)

اب وہ کونسا شخص ہے جس کی محبت ایمان کہلاتی ہے یا جس کی محبت سے ایمان حاصل ہوتا ہے وہ حضور ﷺ نے خود اپنی **حدیث** میں اسے بیان فرمایا

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (حدیث)

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا **لا یومن احدکم، حتی اکون احب الیه** جب تک اسے مجھ سے اتنی محبت نہ ہوجائے **من والده** کہ باپ سے بڑھ جائے **و والده** ماں سے بڑھ جائے، اولاد سے بڑھ جائے **والناس اجمعین** بلکہ تمام انسانوں سے زیادہ ہو میری محبت تمہارے دل میں اگر ماں باپ سے، اولاد سے اور تمام انسانوں سے زیادہ ہے تو تم مومن ہو ورنہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہے یعنی حضور ﷺ نے تمام لوگوں کو ایک ہی حدیث کے اندر بیان کردیا کہ تم میں سے ہر کوئی چاہے وہ دنیا میں کچھ بھی ہے عالم ہے، شاگرد ہے، وہ باپ ہے، بیٹا ہے، بھائی ہے، عورت ہے، مرد ہے ، کوئی ہے لیکن مومن نہیں ہوسکو گے حضور فرمارہے ہیں جب تک میری محبت دل میں نہیں

؎ محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے اسی میں ہو اگر خامی تو ہر شے نامکمل ہے

تو پتہ چلا کہ **حضور ﷺ کا عشق مراد** ہے جسکے دل میں آقا ﷺ کے ساتھ سچا پیار نہیں وہ مومن نہیں ہوسکتا۔ حضور ﷺ کے ساتھ سچا پیار کیسے ہوتا ہے اور حضور ﷺ سے سچی محبت کیسے ہوتی ہے یہ ایک الگ topic ہے اسے انشاءاللہ کسی موقع پہ بیان کیا جائے گا آج جو اس آیت کا جو اگلا متن ہے اس کے اوپر گفتگو ہے اس آیت کے اصل مین تین حصے ہیں

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُو یہ ہے پہلا حصہ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو

وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ یہ دوسرا حصہ ہے اسکی طرف کوئی وسیلہ ڈھونڈو، وسیلہ تلاش کرو

وَجَاهِدُوا فِیۡ سَبِیۡلِه یہ تیسرا حصہ ہے اب اسکے راستے میں کوشش کرو جہاد کرو

لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

اس سے پہلے کہ میں اسکو مزید بیان کروں آیئے پہلے صاحبِ قرآن حضرت پیر کرم شاہ الھذریؒ نے جو صفحہ نمبر ۴۶۷ پہ لکھا ہے پہلے میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں تاکہ آپ لوگوں کا بھی ذہن راغب ہو اور آپکو بھی تفسیریں کھلی ہیں ذرا دیکھئے کہ صاحبِ ضیاالقرآن نے اس آیت کی تفسیر میں کیا لکھا ہے

ابن منظور لفظ وسیلہ کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں الوسیلة فی ال اصلی ما یوتوصل یعنی جس چیز کے ذریعے کسی شے تک پہنچا جائے اور اسکا قرب حاصل ہو اسے وسیلہ کہتے ہیں **والوسیله ما** ایمان، نیک اعمال، عبادت، پیروی، سنت اور گناہوں سے بچنا یہ سب اللہ پاک تک پہنچنے اور اسکے قریب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں اور مرشد کامل جو اپنی روحانی توجہ سے اپنے مریدوں کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتار دے، دل میں یادِ الٰہی کی تڑپ پیدا کردے اسکے وسیلہ ہونے میں کون شبہ کرسکتا ہے کاملین امت نے ایسے

مرشد کی تلاش میں سینکڑوں ہزاروں کوس کی مسافت کو بہت زیادہ باارادہ تہہ کیا ہے اوران کی رہنمائی ودستگیری سے آسمانِ معرفت اور حکمت اور مہر و ماہن کے چمکے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس آیت میں **وسیلہ سے مراد بیعتِ مرشد ہے** اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے شاہ اسماعیل دہلوی کو بھی لکھنا پڑا کہ یعنی سالکانِ راہِ حقیقت میں **وسیلہ سے مراد مرشد لیا ہے** بس حقیقی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ وریاضت سے پہلے تلاشِ مرشد از حد ضروری ہے اور اللہ پاک نے سالکیں راہِ حقیقت کے لئے یہی قاعدہ مقرر کیا ہے اسی لئے مرشد کی رہنمائی کے بغیر اسکا ملنا شاذ رونا در ہے

؎ مولوی ہر گز نہ شد مولا نا روم تا غلام شمس تبریز نہ شد

؎ دمِ آخرِ نسیم میں صبح دم ہے اسی سے ریشہ ءِ پانی میں نم ہے اگر کوئی شعیب آئے میسر شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

اللہ پاک کا قرب حاصل کرنے ،تقوی تلاش کرنے ، وسیلہ تلاش کرنے کے علاوہ ہر دم مصروف جہاد کے لئے تیار رہنا بھی بہت ضروری ہے جہادِ اکبر بھی ہے اور جہادِ اصغر بھی ، کفار سے بھی اور نفس عمارہ سے بھی اور ان تمام عقائد اور نظریات سے بھی جو کسی حیثیت سے اسلامی عقائد اور نظریات سے ٹکراتے ہیں تب جا کے فلاں و کامیابی نصیب ہوگی

؎ چوں می گویم مسلمانم بلرزم کہ دانم مشکلات لا الہ را

اسلئے میں نے تمام متن پڑھ دیا تا کہ دل میں یہ تسلی رہے کہ حضرت اپنی طرف سے ہی تفسیر نہیں کر رہے بلکہ یہ با قاعدہ بزرگوں کے اقوال کے ساتھ اس آیت کی تشریح موجود ہے (اللہ اکبر)

اب اس آیت کو سمجھنے کے لئے تھوڑا سا ذہن حاضر کیجئے کیونکہ اس میں اندر بہت سے چھپے ہوئے گوشے ہیں جو آج ہم چاہتے ہیں کہ آپ سامنے لائیں جائیں اور قرآن پاک کی اس آیت سے بہت ساری ہدایت حاصل کی جائے ، ایک بات تو یہ طے ہوگئی کہ یہ ایمان والوں سے خطاب ہے عام انسانوں سے بولئے نہیں ہے عام انسانوں سے نہیں ہے یہ ایمان والوں سے یعنی کچھ ایسے لوگوں سے خطاب ہے جن کے دل میں ایمان کی کیفیت ہے دوسرے لوگوں سے یہ بات ہی نہیں اللہ کر رہا ہو عام لوگ تو محاطب ہی نہیں ہو رہے بلکہ بڑے خاص لوگوں سے بات ہو رہی ہے جو ایمان والے ہیں **وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ** اللہ کی طرف کوئی وسیلہ ڈھونڈ و اچھا سوال پیدا ہوتا ہے ایک شخص پہلے ہی ایمان والا ہے اسے وسیلے کی کیا ضرورت وہ پہلے ہی ایمان والا ہے ایمان لا چکا ہے اب وہ وسیلہ کیا ڈھونڈے گا **(اللہ اکبر)**

تو اس سے پتہ چلا اس سے پہلے ایک لفظ ہے **وبتغو اللہ** تقوی اختیار کرو ،تقوی ہر برائی سے بچنے کا نام ہے اور ہر نیکی کو کرنے کا نام ہے ہر برائی سے بچنے کو سارے بولیئے کیا کہتے ہیں بول دیجئے کیا کہتے ہیں تقوی کہتے ہیں اللہ سے ڈرنا اور ہر نیکی کرنے کو تقوی کہتے ہیں وہ بھی اللہ سے ڈر کے کی جاتی ہے تو اللہ فرمار ہا ہے ایک تو بھئی مجھ سے ڈرو سارے تقوی اختیار کرو نیکی اختیا کر و نماز پڑھو اچھے کام کرو نمازی ہو جاؤ ،تقوی ایک ایسا لفظ ہے کہ آپ حج سے لے کر راستے سے پتھر اُٹھانے تک کوئی بھی نیکی کا نام لیں وہ تقوی میں آئے گی کسی بھی نیکی کا نام لیں وہ تقوی کے اندر ہے حج سے لے کر ایک عام راستے سے پتھر ایک طرف کر دیا **چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے بڑی سے بڑی نیکی تک سب تقوی ہے** تو اللہ فرمار ہا ہے بھئی تقوی اختیار کرو اور اللہ سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو یہاں ایک اور سوال پیدا ہوا ایمان پہلے ہی اندر ہے، اللہ کے نبی کی محبت ہے اور ساتھ ہی نیکیوں کی توفیق بھی ہے نماز پڑھتے ہیں آپ، روزہ رکھتے ہیں آپ، اچھے کام پہلے ہی آپ کر رہے ہیں تو مولا اب تو سارا کچھ ہو گیا ہے ایمان بھی آ گیا ہے نیکیاں بھی ہوگئی ہیں فرمایا نہیں ابھی بھی تمہاری بچت نہیں ۔ **وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ** اب میری طرف کوئی وسیلہ ڈھونڈ و جو تمہیں مجھ تک پہنچائے **اِلَيۡهِ** کے اندر کچھ اشارہ ہے، میری طرف آنے کے لئے میرے راستے پہ آنے کے لئے میرے قریب آنے کے لئے کوئی وسیلہ ڈھونڈ و **(اللہ اکبر)**

اب یہاں مفسرین نے بڑی خوبصورت بات لکھی ہے میں چاہتا ہوں اگر وہ آپ کو سمجھ آجائے کہ اللہ پاک نے اِک طرف تو حضور پہ ایمان کی بات کر دی حضور سے محبت کی بھی بات کر دی آگے تقوی کی بھی بات کر دی عام لوگ یہیں تک رہتے ہیں عام لوگ بس یہیں تک رہتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ،ہم نماز پہلے ہی پڑھ رہے ہیں اور جہاں تک اللہ کے نبی کی محبت ہے تو یہ دیکھیں میں نے داڑھی نہیں رکھی ہوئی مجھے حضور سے بڑا پیار ہے مجھے آقا ﷺ سے بڑی محبت ہے اور نماز پانچ پڑھتا ہوں قرآن میں پڑھتا ہوں

تلاوت میں کرتا ہوں، نیکیاں مجھے کرنے کی توفیق ہے میرے ماں باپ مجھ سے بہت خوش ہیں، میں رزقِ حلال بھی کماتا ہوں، ہر جگہ سے اللہ نے مجھے بڑا اکرم دیا ہوا ہے، یہاں تک عام لوگوں کی پہنچ ہے بس

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

اَے ایمان والوں اللہ سے ڈرو یہاں تک عام بندہ پہنچ گیا جس نے کلمہ پڑھا ہے، نماز پڑھتی ہے، اچھے کام کرتی ہے اسکے اندر حضور ﷺ کی محبت بھی ہے، آقا ﷺ کی نعت بھی سنتی ہے، نعت پڑھتی بھی ہے اور سبحان اللہ بھی کہتی ہے اور نعرے بھی لگاتی ہے سارا کچھ ہے یہاں تک ختم ہو گیا اب میری بچیوں آپ سمجھو کہ وہ لوگ جو ساری زندگی اسی طرح کرتے رہتے ہیں ایمان والے بھی ہیں اور ان کے اندر تقوی بھی ہے وہ اس آیت کو مکمل نہیں کر سکتے ان کے آگے ابھی دو منزلیں اور تھیں تب جا کے آگے **تُفْلِحُوْن** کا لفظ آنا ہے کامیابی کا۔

اب رات بھی ہماری ایک بچی تھی اس نے سوال کیا حضرت میں نے اپنی دوست سے سوال کیا کہ تم بیعت ہو جاؤ، نیک بندوں کے ساتھ نسبت ہونی چاہئے اور بیعت سے انسان کو بہت رحمت ملتی ہے تو اس نے مجھے یہی جواب دیا کہ میں نماز پہلے ہی پڑھتی ہوں، روزے پہلے ہی رکھتی ہوں، میں اچھائیاں تو پہلے ہی کر رہی ہوں مجھے بیعت کی کیا ضرورت ہے تو میں بھی آپ کے سامنے قرآن کی آیت پڑھ رہا ہوں **یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ** تک وہ پہنچ گئے ہے لیکن کیا آیت یہاں مکمل ہوئی بولیئے بول دیجیے نہیں ہوئی

اللہ آگے بھی فرما رہا ہے **وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ** تم جتنی بھی نیک ہو، جتنی بھی نمازی ہو، جتنی بھی اچھی ہو، جتنی بھی تم نے نیکیوں کا کام کیا ہوا ہے یہ سب کچھ شیطان ضائع کر دے گا اسکی ایک لپیٹ میں تم نے آنا ہے ساری زندگی کی نیکیاں اس نے جلا کے راکھ نہ کر دی، مرنے سے پہلے پہلے اس نے تمہارا سارا کیا کترا سب ضائع نہ کر دیا تو یہ دنیا دیکھی بھالی ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ ساری زندگی لوگ جس کام کو نیکی سمجھ کے کرتے ہیں بھلائی سمجھ کے کرتے ہیں کیونکہ ان کا کوئی شیخ نہیں ہوتا، مرشد نہیں ہوتا، ان کا کوئی رہنما نہیں ہوتا تو مرنے سے پہلے بات کھلتی ہے کہ تو پتہ چلتا ہے یہ تو گناہ کر رہا تھا لیکن چونکہ کوئی شیخ نہیں تھا۔

مثال

میرے نانا جان کے ساتھ چونکہ ایسا ہوا تھا میں نے شاید بات سنائی تھی تو مجھے آج بھی انکی وہ کیفیت یاد ہے اپنے آخری ایام میں انکی وفات سے پہلے مجھے یاد پڑتا ہے شاید کوئی دو تین مہینے کی بات ہو تو ایسے ہی گفتگو ہو رہی تھی بیٹھے ہوئے تو گفتگو کے دوران میں نے سفر کی نماز کا ذکر کر دیا کہ نماز جب قصر پڑھی جاتی ہے انسان جب سفر میں ہو تو اگر گھر سے وہ ساڑھے چھپن میل کا فاصلہ گھر سے تہہ کرنے کے لئے نکلا ہے تو اب قرآن کا حکم ہے وہ پوری نماز نہیں پڑھ سکتا قرآن پاک میں باقاعدہ آیت آئی ہے کہ وہ قصر کرے گا اللہ کی طرف سے یہ حکم ہے کہ ظہر کو دو پڑھے گا چار کی بجائے اور عشاء کو بھی دو پڑھے گا اور عصر کو بھی دو کرے گا فرضوں کے اندر دو دو فرض چھوڑ دئے جائیں گے یہ نمازِ قصر ہے یہ کرنی ہو گی یہ گفتگو ابھی جاری تھی کہ میرے نانا جان جو ہیں مجھے ان کے چہرے پہ پریشانی کے تھوڑے آثار نظر آئے چونکے لوگ بیٹھے تھے میں نے ان سے پوچھا نہیں لیکن جب وہ مجلس برخاست ہو گئی تو وہ خود ہی میرے پاس آ گئے اور تنہائی تھی کوئی نہیں تھا اور انہوں نے کہا یہ جو تم نے آج مسئلہ بیان کیا ہے کہ قصر کی نماز پڑھتے ہیں اور اس میں ہر نماز آدھی کر دیتے ہیں یہ تمہیں کس نے بتایا ہے میں نے کہا حضور یہ تو قرآن کی آیت ہے نانا جی بتا نا کس نے ہے قرآن پاک حضرت سے پڑھا ہے ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے مسلئے بیان ہو رہے تھے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ نمازِ قصر ہوتی ہے آپ اندازہ نہیں کریں گے ایسے انہوں نے اپنا سر پکڑ لیا سفید داڑھی ہے بزرگ ہیں میں نے کہا کیا ہو گیا ہے تو کہتے میں بھی سوچوں کہ واقعی مرشد ہونا ضروری ہے کہتے ہیں مجھے اب بتاؤ مجھے تو ساری زندگی کسی نے یہ مسئلہ بتایا ہی نہیں تھا میں تو ساری زندگی اتنے سفر کیے ہیں اتنی دور دور گیا ہوں ملک سے باہر بھی گیا ہوں میں تو پوری ہی پڑھتا رہا ہوں تو کیا میری کوئی گنجائش یا میں پُل کے اے کم کیتا، میں نے کہا کوئی گنجائش نہیں اگر بھول کے کیا تو یہ تو ڈبل نقصان ہو گیا نا ایک بندہ جب یہ کہہ دے گا اللہ کے سامنے کہ میں تو بھول گیا تھا مولا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا تو اللہ فرمائے گا اسکو ڈبل سزا دو ایک لاعلمی کی اور ایک گناہ کی میں نے کہا اب گنجائش تو نہیں ہے تو کہتے مجھے بتاؤ میں نے دیکھا ان کا چہرہ کیونکہ وہ بڑے پکے نمازی تھے، تہجد بھی پڑھتے تھے، بہت پکے نمازی تھے اور میں نے دیکھا ان کی آخری زندگی میں انہوں نے کبھی تکبیر بھی جانے نہیں دی تھی، امام سے پہلے صف میں کھڑے ہوتے تھے، پکے نمازی، تہجد گزار اور روزے دار اور حاجی لیکن میں نے ان کے چہرے پر جو اس وقت پریشانی دیکھی میں بیان

نہیں کرسکتا مجھے کہتے اب مجھے اس کا حل بتاؤ میں نے کہا اب حل یہ ہے کہ جب سے آپ کی بلوغت ہوئی تھی آپ بالغ ہوئے تھے اب آپ کی عمر ۷۰،۸۰ سال ہے اب اتنی نمازیں آپ کیسے یاد کریں گے کہاں کہاں میں نے پڑھی تو میرا خیال ہے اب حل یہی ہے کہ آپ دو نفل توبہ کے پڑھیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور دوبارہ اب جب بھی موقع ملے تو قصر پڑھیں مجھے کہنے لگے آج مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ **مرشد کتنا ضروری ہے**

ہر حالت میں رہنمائی چاہئے

تو نا یہ بڑے بے وقوف قسم کے ہماری عوام ویسے بھی ایسی ہے اسکو آپ کیا کہیں گے میں تو نماز پڑھتا ہوں، میں تو روزے رکھتا ہوں، میں تو قرآن پڑھتا ہوں مجھے کیا ضرورت ہے کسی کی رہنمائی کی ارے یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے ارے آپ ایک چھوٹی سی میٹرک کی انگلش کی کتاب خود نہیں پڑھ سکتے آپ قرآن خود پڑھ سکتے ہیں آپ کو کوئی نکاح کے مسئلے نہ بتائے آپ نکاح نہیں کر سکتے تو پوری زندگی کے مسائل آپ کو پتہ ہوں لہذا قدم قدم پہ رہنمائی چاہئے قدم قدم پہ آپ چھوٹے ہیں رہنمائی چاہئے، آپ جوان ہو گئے رہنمائی چاہئے، شادی ہو گئی رہنمائی چاہئے۔ بچے ہو گئے رہنمائی چاہئے، job ڈھونڈنی ہے رہنمائی چاہئے، قرآن پڑھنا ہے رہنمائی چاہئے، گناہ معاف کروانے ہیں رہنمائی چاہئے، اللہ کو کیسے منانا ہے رہنمائی چاہئے، شبِ برات آ گئی کیا کرنا ہے رہنمائی چاہئے، شبِ قدر آ گئی کیا پڑھوں رہنمائی چاہئے، شبِ معراج آ گئی اب کیا پڑھوں رہنمائی چاہئے، چلو مر گیا ہوں اب جنازہ کون پڑھائے رہنمائی چاہئے قدم قدم پہ انسان کو رہنمائی کی ضرورت ہے قدم قدم پہ اور جس کا کوئی شیخ نہ ہو جس کا کوئی مرشد نہ ہو کوئی رہنمائی کرنے والا نہ ہو، نہ دکھوں میں کوئی ساتھی ہے نہ خوشیوں میں کوئی ساتھی ہے تو بزرگوں نے واضح لکھا اسکا پیر شیطان ہے

جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے

کیونکہ کوئی تو ہے جو اسے راستہ دکھاتا ہے تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں اس آیت کو بڑے آج تحمل سے آج سمجھو **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ** اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو مولا یہاں تک تو پہنچ گئے (**اللہ اکبر**) یہاں تک تو ہم چلے گئے مول اب اس سے آگے کیا کریں کہا اب کوئی شمس تبریز ڈھونڈو، اب کوئی غوث اعظم ڈھونڈو، اب کوئی معین الدین چشتی ڈھونڈو اب کوئی عبدالخالق اجدھوانی ڈھونڈو، اب کوئی محمد سعید مجددی ڈھونڈو اب کوئی محمد عظیم فاروقی ڈھونڈو **وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ** اب اسکی طرف جانے کا کوئی رستہ ڈھونڈو مولا پہلے نہیں اس طرف آ رہے تھے، نمازیں یہیں ہیں روزے یہیں ہیں تیرے مصلے پہ ہی کھڑے تھے کہا میں نہیں مانوں گا میں تو نہیں مانوں گا۔ وابتغو الیہ وسیلہ۔۔، جب تک کوئی وسیلہ نہ ہو جب تک کوئی راستہ دکھانے والا نہ ہو، ہوسکتا ہے تم غلط پڑھتے ہو نمازیں ہوسکتا ہے قرآن کی تلاوت غلط کرتے ہو، ہوسکتا ہے ساری زندگی جس طرح قصر نماز پتہ ہی جس طرح نہیں تھی اور ساری زندگی غلط نمازیں پڑھ گئے تو انسان بہت ہی بڑا بھولا ہے اور وہ اپنے عیبوں کے اوپر پردا ڈالنے میں ماہر ہے وسیلہ، وسیلے سے مراد میں نے ساری تفصیل آپ کے سامنے رکھ دی

حضرت مولا شاہ ولّی اللہ کا قول لکھا اور شاہ ولّی اللہ کا قول مستند ترین قولوں میں سے ہوتا ہے مفسرین فرماتے ہیں جس تفسیر میں شاہ ولی اللہ کا قول آ جائے اس تفسیر کو علماء اسکے بعد discuss نہیں کرتے کیونکہ **شاہ ولّی اللہ جو کہہ دیتے ہیں وہ مہر ہوتی ہے** تو آپ کے سامنے قرآن کھلا ہے شاہ ولی اللہؒ نے تصریح فرمائی، تصریح کہتے ہیں مہر لگا گئی **اس آیت میں وسیلہ سے مراد بیعتِ مرشد ہے کسی اللہ والا کا ساتھ ہے کسی اللہ والے کے ساتھ جا کے باقاعدہ بیعت کا رشتہ بنانا ہے یہ باقاعدہ حضورﷺ کی سنت ہے** اور اللہ نے چونکہ اسکو کبھی مٹنے نہیں دینا اس لئے اللہ نے اسے قرآن میں ڈال دیا ہے اب جو بیعت کا انکار کرے گا وہ ڈائریکٹ قرآن کی اس آیت سے ٹکرائے گا وہ کسی اور سے ٹکر نہیں لے رہا بلکہ وہ قرآن کی اس آیت سے ٹکرا رہا ہے وہ وسیلے کی اس آیت سے ٹکرا رہا ہے اللہ فرما رہا ہے وسیلہ ڈھونڈو یہ کہہ رہا ہے نماز وسیلہ ہے بھئی وہ تو تقوی میں آ گئی یہ کہتا ہے وضو وسیلہ ہے وہ تو تقوی میں آ گیا یہ کہتا ہے حج وسیلہ ہے وہ تو تقوی میں آ گیا یہ کہتا ہے قرآن وسیلہ ہے وہ تو تقوی میں آ گیا بھئی سب کچھ تو تقوی کے اندر ہے تو پھر اس سے مراد کوئی شخصیت ہے کوئی personality ہے کوئی ایسا شخص ہے زندہ جاوید جو تمہیں ہاتھ پکڑے اور تمہیں اللہ تک جانے کا راستہ دکھائے **اسے وسیلہ کہتے ہیں**

عام زندگی میں بھی ہم ایک لفظ بولتے ہیں یار اللہ نے مجھے اچھا وسیلہ لگا یا تیری شکل میں میں وہاں گئی تھی، تو ایک بندہ مل گیا تو وہ مجھے لے گیا آگے، عام بھی زندگی میں ہم مثال کرتے کرتے ایسی بات کر جاتے ہیں کہ بڑا اچھا لگ گیا وسیلہ بڑا اچھا بندہ مل گیا بھئی اگر وہاں بندہ وسیلہ ہو سکتا ہے انسان ہو سکتا ہے تو (اللہ اکبر)

حضرت مجدد الف ثانیؒ مکتوبات شریف میں بہت خوبصورت جملہ لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

اللہ پاک تک جانے کی راہ اللہ پاک تک جانے کا راستہ یا اللہ پاک کو پانے کا راستہ ہزاروں سالوں کا ہے یعنی آپ اگر چاہیں کہ آپ اللہ کو پانا چاہیں اور آج آپ چلیں تو وہ ہزاروں سالوں کا راستہ ہے پھر بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ تم پہنچ سکو گے آپ فرماتے ہیں لیکن اگر کوئی کامل مرشد مل جائے تو یہ راستہ اِک لمحے میں تہہ ہو سکتا ہے یہ راستہ اِک لمحے میں تہہ ہو سکتا ہے ویسے **بغیر شیخ کے چلو گے تو ہزاروں سالوں کا ہے پھر بھی یہ کوئی امید نہیں کہ پہنچ سکو گے لیکن اگر کوئی اپنے شیخ کے ساتھ چلے اپنے پیر کے ساتھ چلے اپنے مرشد کے ساتھ چلے تو فرمایا اِک لمحے کا راستہ ہے اللہ کی بارگاہ تک رسائی ہو سکتی ہے (اللہ اکبر)**

وَابْتَغُوْا تلاش کرو (اللہ) چلو مین اب آپ سارے سمجھدار بیٹھے ہیں بڑے ذہین لوگ ہیں آپ، قرآن کی نا گفتگو پر غور کیا کرو پھر اسکا مزہ لیا کرو اب دیکھیں اللہ فرما رہا ہے تلاش کرو تو جو لوگ کہتے ہیں نماز وسیلہ ہے اب کیا نماز تلاش کرنا پڑتی ہے بولیئے **نماز کا تو پتہ ہے فجر کب ہونی ہے، ظہر کب ہونی ہے، عصر کب ہونی ہے کیا**

وہ تلاش کرنا پڑتی ہے پھر کہتے ہیں قرآن وسیلہ ہے پھر کیا قرآن وسیلہ ہے وہ پڑا ہے سامنے الماری میں لے لو پھر کہتے ہیں نہیں حج وسیلہ ہے حج کیا تلاش کرنا پڑتا ہے وہ تو ہر ۹ ذوالحجہ کو ہوتا ہے ۹ ذوالحج آئے گی جا کے کر لو آپ کسی بھی angle سے اس آیت کو پڑھیں گے اللہ والوں نے حد کر دی سارے angle ہی ختم کر دیئے۔

وسیلے سے مراد ہے، ہی مرشد تلاش کرو، تلاش کرو سے مراد ڈھود یکھو، پوچھو کہاں ہیں کوئی اللہ کا بندہ ہے جسے میں ملوں جا کے تلاش اسے کیا جاتا ہے جو دور ہو جس کے پاس جانا پڑا جس کے قریب جا کے کچھ ملے اسے تلاش کرنا کہتے ہیں ابھی آپ کے سامنے ایک جملہ دیکھئے ذرا صفحہ نمبر ۴۶۶

یہ کاملین امت میں ایسے مرشد کی تلاش میں سینکڑوں، ہزاروں قوس کی مسافت کو با پیادہ تہہ کیا ہے پیدل چلے ہیں لوگ نکلو یار کوئی بندہ ڈھونڈو **(اللہ اکبر)**

حضور ﷺ کی ایک حدیث یاد آ گئی اللہ کرے کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات آپ نے بڑی پیاری ایک حدیث بیان کی ہے بڑی طویل حدیث ہے میں اسے مختصر کروں گا اور اس آیت کے حوالے سے اسکو پیش کروں گا

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا (حدیث)

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ۹۹ قتل کیئے ہوئے تھے اسے شرم آ گئی اسکو کسی نے شرم دلا دی کہ تو نے ۹۹ قتل کر دیئے ہیں تو نہیں اب بخشا جا سکتا توبہ کر لے اللہ سے معافی مانگ لے اس سے پہلے کے موت آ جائے بچ جائے اس نے کہا ٹھیک ہے بات صحیح ہے ۹۹ قتل کر دیئے اس سے زیادہ اب کیا ہو سکتا ہے اس نے کہا کہاں ہے تو اس نے کہا فلانی جگہ ایک راہب ہے عیسائی پادری ہے وہ توبہ کروائے گا وہ چلا گیا آپ نے کبھی گرجے دیکھے ہوں تو گرجہ گھروں میں ایک confession room ہوتا ہے

confession room ایک جالی سی لگی ہوتی ہے اور جس نے گناہ کیا ہو وہ جالی کے دوسری طرف آ کے کھڑا ہو جاتا ہے اور پادری صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں پادری صاحب کو اجازت نہیں ہے اس کا چہرہ دیکھیں وہ منہ دوسری طرف کر کے کھڑے ہوتے ہیں وہ اپنا گناہ بتاتا ہے پادری صاحب اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے جو confession room میں چلا گیا اسکا گناہ معاف ہو گیا ایسے ہی یہ confession room میں چلا گیا جہاں پہ اعتراف کرتے ہیں جرم کا تو اس نے اعتراف کیا کہ میں نے ۹۹ قتل کیئے ہیں اب جب پادری نہ یہ سنا نا اسکا پارا چڑھ گیا وہ سامنے آ گیا اس نے اسکو پکڑ کے گھسیٹنا شروع کر دیا بدبخت نکل جا گرجے سے تو نہیں بخشا جا سکتا اس قدر بدبخت ۹۹ قتل کر آیا تو تو نہیں بخشا جا سکتا اب اسے بھی غصہ آ گیا کیوں کہ طاقت ور زیادہ تھا یہ اس نے پکڑ کے پادری کو بھی مار دیا اس کو بھی قتل کر دیا ۱۰۰ قتل پورے ہو گئے حضور ﷺ فرماتے ہیں جب ۱۰۰ پورے وئے تو باہر نکل رہا تھا پھر شرم آ گئے کی عجیب انسان ۱۰۰ پورے کر دیئے کسی انسان سے پوچھا کوئی ہے حل تو کہا اچھا ہے تو صحیح حل وہ ایک بستی ہے دور ذرا غور کیجئے **وابتغو** کا لفظ استعمال کر رہا ہوں تلاش کرو دور ہے وہاں جاؤ وہاں کچھ نیک لوگ رہتے ہیں ان کے پاس جا کے توبہ کرو میں یہاں سوال کرتا ہوں اس واقعہ کو یہاں ہی روکتے ہیں اور ایک سوال کرتے ہیں

کیا اس وقت کعبہ نہیں تھا؟ کیا اس وقت اللہ کا کوئی نبی نہیں تھا؟ تھا، کیا اس وقت یقیناً کوئی کتاب بھی ہوگی اگر بنی اسرائیل کا واقعہ ہے تو تورات بھی ہوگی تورات بنی اسرائیل کی کتاب ہے تورات بھی تھی اب حضور فرمارہے ہیں کہ اس نے یہ کہا کہ تم دور ایک علاقے میں جاؤ نہ اسے کعبہ بھیجا، نہ اسے تورت پڑھنے کے لئے کہا اور نہ اسے وقت کے نبی کے پاس بھیجا اسکو بھیجا اللہ والوں کے پاس نیک بندے ہیں کچھ ان کے پاس جاؤ اس نے فوراً گھوڑا منگوایا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں گھوڑے پہ نکیل لگائی کہ جلدی سے میں پہنچ جاؤں ابھی اس نے اڑ ر لگائی ہے کہ راستے میں پتھر تھا جو بھی تھا گھوڑا اس سے ٹکرا گیا اسکا پاؤں ٹکرایا اور گھوڑا جو ہے نیچے جا گرا اس کو بھی پتہ نہ چلا ایک دم سے وہ حادثہ ہوا اسکی گردن ٹکرائی زمین کے ساتھ اسکی گردن کا منکا ٹوٹ گیا اور وہ وہیں سانس بھی نہیں لے سکا کیونکہ گردن کا منکا ٹوٹ جائے تو اسی وقت death ہو جاتی ہے تو ایسے ہی ہوا ادھر ہی فوت ہو گیا لوگ آ کھٹے ہو گئے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جونہی وہ مرا دوزخ کے فرشتے بھاگے دوڑے وہ پتہ نہیں کتنے سالوں سے انتظار میں تھے کہ پکڑ واس کی روح کو سو قتل کر کے آ رہا ہے آج اسکو خوب مارنا ہے اسکی دھلائی کرنی ہے **آقا علیہ السلام فرماتے ہیں وہ بھاگے جب وہاں پہنچے ادھر سے جنت کے بھی آ گئے** جنت کے فرشتے بھی وہاں پہنچ گئے وہ آپس میں ٹکرار شروع ہو گئی دوزخ والے کہنے لگے آپ کدھر آ رہے ہیں یہ تو سو بندوں کا قاتل ہے ا

س کو تو ہم لے کر جائیں گے اور آپ جنت کے فرشتے ہیں آپ کا یہاں کام ہی نہیں ہے وہ کہنے لگے جی نہیں ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ گھر سے توبہ کرنے نکل پڑا تھا ہم تو لے کر جائیں گے تو وہ پھر سراپا احتجاج بن گئے دوزخ کے فرشتے کہ توبہ نکلا تھا کی تو نہیں ہے ابھی تو راستے میں ہے راستے میں گزر ا اور مر گیا ابھی تو پہنچا ہی نہیں لہذا توبہ تو ہوئی نہیں تو فرشتے جنت کے کہنے لگے کہ تم جانتے نہیں اللہ تو نیت دیکھتا ہے چونکہ نیت تو ہو چکی تھی توبہ کہ لہذا ہم تو جنت میں لے کر جائیں گے اس کی توبہ تو ہو چکی ہے اب یہ تو تکرار زیادہ ہوئی اللہ پاک نے مداخلت فرمائی

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ اللہ نے فرمایا کیوں لڑتے ہو میرے پاس آؤ تو وہ واپس اللہ کی بارگاہ میں بلند ہوئے کہنے لگے یہ سو بندوں کا قاتل ہے تو ہم لینے گئے تو جنت کے بھی آ گئے تو آپ انہیں ذرا سمجھا دیں کے یہ جنت میں جا بھی نہیں سکتا تو وہ کہنے لگے ہم اس لئے گئے تھے مولا کہ یہ نیت کر چکا تھا اللہ والوں کے پاس جانے کی نیت کر چکا تھا ابھی پہنچا نہیں تھا وہ پھر کہنے لگے مولا یہ پہنچا نہیں لہذا یہ ہمارا ہے ہم دوزخ میں لے کر جائیں گے وہ کہنے لگے نہیں ہمارا ہے تو سامنے جب زیادہ ہوئی تو رب نے فرمایا دیکھو لڑو نہیں جھگڑو نہیں تم پیمائش کرلو ناپ لو اگر گھر سے جہاں اسکی لاش پڑی ہے اگر گھر سے زیادہ قریب ہے اللہ والوں کی بستی سے ذرا دور ہے تو ظاہر ہے دور وہاں سے ہے گھر سے قریب ہے تو دوزخ والے لے جائیں اور اگر اسکی لاش اللہ والوں کی بستی کے زیادہ قریب ہے اور گھر سے دور ہے تو پھر فیصلہ ہو گیا جنت والے لے جائیں کہا ٹھیک ہے فرشتے فیتے پکڑ کے دوڑے اب یہاں وقت آتا ہے **وَابْتَغُوٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ**

اللہ پاک کو پتہ تھا اللہ جانتا تھا کہ اسکی لاش کیونکہ ابھی وہ نکلا ہی تھا کہ قریب ہی مر گیا اسکی لاش گھر کے زیادہ قریب تھی اور اللہ والوں سے دور تھی لیکن جونہی اسکے فرشتے آسمان سے آنے لگے اللہ نے زمین کو حکم دیا اے زمین تو اسکے گھر کی طرف سے پھیل جا اور اللہ والوں کی طرف چھوٹی ہو جا تو فرشتے پہنچے تو حیران ہو گئے وہ اللہ والوں کے نزدیک تھا اور گھر سے دور تھا (اللہ) آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جنت کے فرشتے شادیانے بجاتے ہوئے اسکی روح کو ہار پہناتے ہوئے ۱۰۰ بندوں کے قاتل کو جنت میں لے گئے، اس سے ثابت کیا ہوا ابھی وہ اللہ والوں کے پاس جا رہا تھا اگر وہ وہاں بیٹھ کر توبہ کر لیتا تو کتنا درجہ پاتا کتنی رحمت پاتا، کتنے کرم پاتا ابھی تو راستے میں تھا تو اتنی رحمت ملی جو جا کر بیٹھ گئے جنہوں نے بیعت بھی کر لی، جنہوں نے ذکر شروع بھی کر لیا سیکھ لیا وہ کرم و فضل کے دائرے میں آ گئے **وَابْتَغُوٓا** ڈھونڈو پتہ کرو

حضرت داتا علی ہجویریؒ آپ کے بارے میں آتا ہے کے دو لوگ ہیں جنہوں نے اللہ والوں سے بڑی ملاقات کی ہے ایک ہیں حضرت داتا صاحبؒ اور ایک ہیں حضرت شیخ سعدیؒ یہ دو وہ لوگ ہیں جو کثرت سے علماء کے پاس جایا کرتے تھے، ملا کرتے تھے اب تو ظاہر ہے وہ زمانہ ہی نہیں رہا لوگوں نے عماء کے پاس جانا چھوڑ دیا ہے کوئی عالمِ دین کے پاس جانا، بیٹھنا، گوارہ ہی نہیں کرتا اور نہ کسی کے پاس اتنا وقت ہے کہ وہ علماء کی خدمت میں آئے علماء کے درس سنے باقاعدہ بیٹھے تو آپ لوگ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو اللہ نے ایسا

ماحول دیا ہے ایک ایسا سسٹم دیا ہوا ہے چلو تھوڑی صحیح زیادہ صحیح قرآن کی تعلیم آپ کو پہنچتی ہے ورنہ آپ نکل کر دیکھیں باہر کتنا اندھیرا ہے کس قدر زیادتیاں ظلم ہو رہے ہیں لوگ علماء کے پاس جانا چھوڑ چکے ہیں کئی کئی سال ہو جاتے ہیں لوگ کسی عالم دین کے پاس گئے ہوئے تو یہاں پہ تو اللہ فرما رہا ہے ڈھونڈ و تلاش کرو۔

اب جب بازار جاتی ہیں تو آپ ایک اچھا کپڑا تلاش کرتی ہیں تلاش کرتی ہیں ایک دوکان سے ملا نہیں ملا اگلی میں چلی گئیں وہاں سے ملا نہیں ملا اگلی میں چلی گئیں ایک عورت چاہے بیس دکانوں کے چاہے ۲۰۰ تھان نکلوانے پڑیں وہ نکلوا دیتی ہے اچھے کپڑے کے لئے لیکن ایک اللہ والا ڈھونڈ نا ہو اسکے لئے جھیڑا مرضی مولوی ہوے جاؤ پڑھ لو نماز جا کے ایسے تو نہیں ہوتا آپ نے مٹھائی لینی ہو تو کہتے ہیں وہ کامونکی سے لو وہاں سے اچھی مٹھائی ملتی کامونکی جاتے ہیں لوگ مٹھائی لینے کتنا سفر کرت ہیں، ہستی حلوہ پوری کھانی ہو یادگار والوں سے لے کر آؤ یادگار والوں کی بڑی اچھی ہے اچھی مٹھائی ہے ارے عام دنیادار بھی چیز سلاکٹ کر کے لیتا ہے اور اگر نماز، روزہ کرنا ہو تو آپی کرتے جاؤ گے نماز، روزہ کرنا ہو تو خود ہی کرتے جاؤ گے نماز روزہ پڑھنا ہو تو پھر یہ ساتھ والی مسجد ہی ٹھیک ہے ایسا نہیں ہوتا ہے اللہ نے اس لئے ہی کہا **وَابْتَغُوٓ** ڈھونڈو، کوشش کرو، محنت کرو، جاؤ، گھٹنے ٹیکو، وقت دو، صلاحیت صرف کرو تو میں یہاں سے آمد بسر مطلب وسیلہ ڈھونڈ نا پڑتا ہے (اللہ اکبر)

مجھے یاد ہے کہ میرے شیخ و مرشد اللہ اپنی ساری رحمت آپ پہ نازل فرمائے (آمین) جب ملاقات ہوئی تھی تو اس سے پہلے یہ ساری چیزیں اللہ نے شاید پہلے ہی دل میں ڈال دی تھی پھر میں نے آپ کا بڑا keenly مشاہدہ کرنا شروع کر دیا آپ جب جمعہ پڑھاتے تھے میں آپ کا نماز پڑھتے ہوئے چوری چوری دیکھا کرتا کیسے پڑھتے ہیں، ان کے گِٹّے ننگے ہیں کہ نہیں، دعا کیسے مانگتے ہیں، یہ ہاتھ کہاں تک اُٹھاتے ہیں بڑا میں نے غور سے دیکھنا، نوٹ کرنا، لوگوں سے بات کرتے ہوئے کیسے کرتے ہیں، تلاش کر رہا تھا میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا مجھے یاد ہے بس جب میں نے وہ چیزین دیکھ لی نا بس ختم اب examine ختم اب تلاش مکمل ہوئی پھر میں نے قبلہ عالم رمضان کی ۲۷ رات تھی میں نے ذکر سیکھا بیعت کی مطلب ڈھونڈا ھائے ایویں نہیں ہر بندے کے پیچھے لگ جاؤ اے وی ٹھیک اے او وی ٹھیک ہے نہیں ایسے نہیں دیکھا جائے پرکھا جائے **وَابْتَغُوٓ**

مرشد کے اوصاف

مرشد کے اوصاف جو ہیں نوٹ کرلیں **چار اوصاف ہیں ایک کامل شیخ کے ہوتے ہیں** آپ کو پتہ ہونے چاہئے آپ کو ان چار اوصاف میں ہر شیخ کو پرکھ لینا چاہئے کہ کیا واقعی یہ اس قابل ہے کہ یہ لوگوں کو بیعت کر رہا ہر اور کیا واقعی میں

۱) اہل سنت کا عقیدہ ہو، کوئی اور عقیدے والا شیخ نہیں ہوتا یہ سعادت صرف اہلِ سنت کو حاصل ہے

۲) قرآن اور حدیث کا عالم ہو، قرآن کی آیتیں پڑھتا ہو اور حدیث پڑھتا ہو اور ان کے قریب جب آپ جاؤ تو آپ کو قرآن پڑھنا اور قرآن کی آیتیں پڑھنا اور حدیث کی باتیں ملے ان کی گفتگو میں قرآن اور حدیث ہو یہ دوسری علامت

۳) **سنت** رسول کا پیکر ہو، حضور ﷺ کی سنتیں آپ جیسا انداز آپ جیسا اُٹھنا بیٹھنا اسے حاصل ہو

(۴) اسکے قریب بیٹھنے والے اسکے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے نیک لوگ ہوں، اسکی دوستی اسکا یارانہ اسکے آگے پیچھے لوگ دیکھ لئے جائیں ایسے لوگ ہوں پہلے برے تھے لیکن جب سے اسکے پاس آئے ہیں ٹھیک ہو گئے ہیں

یہ چار علامتیں بزرگوں نے موٹی موٹی لکھی ہیں اور بھی ہیں لیکن میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا یہ چار موٹی علامتیں ہیں جو کسی بھی اللہ والے کے اندر جب بھی دیکھی جائیں ہاں پانچویں بھی لکھ لیں جو بہت ضروری تھی میرے ذہن سے نکل گئی

۵) صاحب خلافت ہو کسی شیخ کا خلیفہ بھی ہو یعنی اسکو خلافت باقاعدہ دی ہوا سکے شیخ نے اجازت دی ہو الاعلان اجازت دی ہو تم بیعت کر سکتے ہو۔

یہ پانچ چیزیں ہیں ان مین سے کوئی ایک بھی نہ ہوگی تو وہ شیخ نہیں ہوگا چاہے بظاہر وہ کتنا ہی اپنے آپ کو مشہور کروائے علامہ کہلوائے صاحبزادہ کہلوائے، پیر کہلوائے، بڑے بڑے القابات لگوائے لیکن وہ اللہ کی نظر میں یا بزرگوں کی نظر میں شیخ نہیں ہوسکتا یہ پانچ چیزیں زرا پہلی بولیئے کیا تھی

اہلِ سنت ہو دوسرا عالم ہو جاہلوں کو کبھی اللہ یہ توفیق نہیں دیتا یہ کبھی بھی جاہل بندی اس مسند پہ نہیں بیٹھ سکتا بوٹیاں پینے والے چرسیں پینے والے اور مندریاں پہننے والے اور لمبے

لمبے ٹل پہننے والے اور کانوں میں بالیاں پہننے والے اور سگریٹ پینے والے

؎ کوٹ کوٹ پیتیاں تے رب نال گلاں کیتیں

یہ نہیں ہوتے یہ کبھی شیخ نہیں ہوتے، ۳۰ سنتِ رسول، داڑھی منڈا اور ٹکا کے داڑھی منڈی ہوئی اور کہتا میں پیر ہوں نہ کبھی حضورﷺ کی سنت، نہ کبھی ٹوپی کی توفیق نہ عمامے کی توفیق، نہ حضورﷺ کے ساتھ معاملہ ایسا اور نہ رویے میں ایسا معاملہ مطلب کہ گالیاں منہ سے نکل رہی ہیں اور لوگوں کے ساتھ دغا اور فراڈ بھی ہو رہا ہے اور سنت کا بھی چور ہے مشہور ہے بہت بڑے پیر صاحب ہیں چاہے اسکے پیچھے کروڑ مرید بھی کیوں نہ ہوں وہ صفر ہے بلکہ صفر بھی کہنا صفر کی توہین ہے اس سے نیچے کوئی لفظ ہونا چاہئے جسکو سنت **کا کیونکہ آقاﷺ کی سنت ہی ولی ہونے کی علامت ہے،** کوئی پانی میں چل کے دکھائے، کوئی ہواؤں میں اُڑ کے دکھائے کوئی دعا کر دے اگلی ہی رات کروڑں کا چیک نکل آئے آپ کا یہ ولایت کی علامتیں نہیں ہیں دعا کر دیں چھ بیٹے اللہ عطا کر دے او پیر صاحب نے دعا کیتی سی چھ پتر ہو گئے میرے یہ کوئی ولی ہونے کی علامت نہیں ہے کوئی پھونک مار کے مرض دور کر دے ولی ہونے کی علامت نہیں ہے آپ حضورﷺ کی ایک سنت پہ عمل کریں ساری زندگی کی عبادتوں سے بہتر ہے

حضرت داتا صاحبؒ نے تو حد کر دی آپ نے فرمایا

حضور کی ایک سنت ایک طریقہ اتنا اللہ کو پیارا ہے کہ اگر کوئی خود اپنی مرضی سے ۶۰ حج کرے کتنے ح ج ۶۰ حج کرے لیکن پانی کا گلاس حضورﷺ کی سنت سمجھ کر بیٹھ کر ۳ سانسوں میں پی لے اللہ کی نظر میں یہ عمل ۶۰ حجوں سے بہتر ہے یہ حضورﷺ کی سنت ہے اس کے نبی کا طریقہ ہے تو کیا کہے انسان حضورﷺ کی کسی سنت پہ عمل نہیں ہے اور دعوی ہے پیری کا اور دعوی ہے بہت بڑے مرشد ہونے کا دعوی ہے میرے جیسا کوئی ہے ہی نہیں غوث زمان اور اشتہار پڑے ہوتے ہیں میں نے تو کئی ایسے اشتہار بھی دیکھے کہ نام سے پہلے کوئی ۲۰ القابات لگے ہیں حضرت صاحب صاحب کا نام ۲۰ القابات کے بعد آتا ہے تو یہ تیسری علامت، چوتھی اسکے پاس بیٹھنے والے نیک ہوں خود بہت اچھا ہے، نیک بھی ہے قرآن حدیث بھی آتا ہے سنت بھی ہے اور اہل سنت کا پابند ہے لیکن ساتھ سارے چرسی، فراڈیے برے لوگ ہیں بے نماز کچھ بھی ہے بظاہر وہ ٹھیک لیکن اسکے قریب کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو بدلہ ہے تو سمجھ لو جو چار چیزیں اوپر والی ہیں نا لگتا ہے اس میں کوئی مسئلہ ہے جھوٹ بول رہا ہے یہ ہو نہیں سکتا بیٹو کہ انسان روشنی کے قریب جائے اسے روشنی نہ ملے اسے خوشبو نہ آئے اگر وہ باغ میں گیا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا آپ کسی اللہ والے کے پاس گئے ہیں اور آپ کا دل نہ بدلے

؎ نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ارے ایک نہیں ہزاروں بدل جائیں گے، ایک نہیں ہزاروں بدل جائیں گے اگر وہ واقعی اللہ والا ہے بدلتی ہزاروں کی تقدیر، علامہ اقبال نے سند لگا دی کہ ہم نے تقدیر بدلتی دیکھی ہے لوگوں کی اگر کوئی واقعی اللہ کا ولی ہے تو بدل دے گا تو یہ چوتھی علامت ہے آپ نے انکے ارد گرد دیکھنا ہے ویسے زیادہ تر لوگ علامت میں نے یہ ہی کہی ہے۔۔ آپ کو پوچھنا پڑے گا کہ حضرت قرآن پڑھیں ہیں کہ نہیں، اہلِسنت ہیں کہ نہیں ہیں، سنت تو چلو نظر آ جائے گی لیکن یہ جو علامت ہے یہ آپ کو دور سے بتا دے گی کہ یہ اللہ کا ولی ہے کہ نہیں بلکہ بزرگوں نے تو اتنا لکھا کہ اگر کسی کے قریب جا کر تمہیں آخرت یاد آئی تو اس شخص کا ہاتھ نہ چھوڑنا، آخرت کی یاد آئی بلکہ

حضورﷺ نے تو ارشاد فرمایا کہ

اللہ والا وہ ہے جس کا چہرہ دیکھ کر اللہ یاد آ جائے

وہ اللہ والا ہے تو یہ چوتھی علامت بہت بڑی ہے اس کے قریب ماحول ایسا ہو کہ وہاں برا بھی آئے تو اس وقت اسے اچھا بننا پڑ جاتا ہے اس وقت اس کو برائی سے دور ہونا پڑے گا جتنی دیر اسکے پاس رہے گا ہاں جونہی وہ اٹھ کر چلا جائے تو بعد میں وہ گند کرتا رہے لیکن قریب رہے گا تو **پانچویں علامت صاحب خلافت خود ہی نہ کہنا شروع کر دے** کہ میں پیر ہوں جس طرح بعض لوگوں نے خود ہی اعلان کیا ہوتا ہے خود ساختہ پیر خود ہی بنے ہوتے ہیں نہ کسی بزرگ نے کوئی سند دی نہ کوئی خلافت، نہ کسی نے کہا خود ہی پیر بن گئے، حضرت مجدد الف ثانیؒ آپ جو ہیں آپ کے کسی مرید نے آپ کو خط لکھا کہ حضرت یہاں پہ ایک شخص ہے آپ کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ آپ نے خلافت دی ہوئی ہے اور کثرت سے مرید بھی

بنا رہا ہے،لوگوں کومرید بھی کررہا ہے تسلی فرمائیے کیا واقعی آپ نے اسے خلافت دی ہوئی ہے وہ تو یہاں یہ کہتا پھرتا ہے آپ نے جواب لکھا کہ اس کو جا کے کہہ دو میں نے تمہیں کوئی خلافت نہیں دی اور جو یہ تم کررہے ہو یہ تمہارے لئے کل قیامت کے دن بہت بڑے عذاب کا باعث بنے گا تم جھوٹ بول رہے ہو لوگوں کو جھوٹ کہہ کر تو اپنی طرف راغب کررہے ہو اور کہہ رہے ہو مجھے فلاں نے خلافت دی ہے اور میں پیر ہوں اور آؤ میری بیعت کرو تو جاؤ جا کر بتا دو ایسا کچھ نہیں ہے میں نے کوئی خلافت نہیں دی صاحب خلافت ہونا بھی کیونکہ آگے جب کوئی شیخ دعا نہ دیں یہ کام ہو نہیں سکتا اس کے پیچھے دعائیں ہوتی ہیں اسکے پیچھے توجہ ہوتی ہیں انسان خود نہیں کرتا انسان کے پیچھے توجہ ہوتی ہے اللہ والے جب کسی پہ کرم کرتے ہیں تو اسے خلافت عطا کرتے ہیں تو یہ پانچویں علامت ہے کہ وہ باقاعدہ کسی مستند سلسلے کے ساتھ وابستہ ہو اور اسے خلافت بھی حاصل ہو **یہ ہیں وسیلے کی شرطیں۔**

اب چونکہ ہمارا دور جس میں ہم جی رہے ہیں اس میں بڑا مشکل ہے اور آپ دیکھتی ہیں کہ دو نمبر لوگوں کی بہتات ہے اور بہت زیادہ ہیں بلکہ ان لوگوں نے اتنا دین کو بدنام کر دیا ہے کہ ایک نمبر آنے سے پہلے بھی لوگ ہزار بار سوچتے ہیں کیونکہ اتنا بدنام کر دیا ہے اس کو دیگیں کھا کھا کے، فراڈ کر کر کے اتنا بدنام کر دیا ہے اس شعبے کو کہ اب لوگ اس طرف آنے سے پہلے ہزار بار سوچتے ہیں لیکن بچو یہ یاد رکھو کہ جہاں دو نمبر ہوتا ہے ایک نمبر تو ضرور ہوتا ہے ایک نمبر آتا ہی دو نمبر سے پہلے ہے اگر دو نمبر ہے تو ایک نمبر تو ضرور ہوگا تو اس لیے تمہارے ڈھونڈنے میں فرق ہو سکتا ہے لیکن یہ کہنا کہ آج کل کوئی اللہ والا ہی نہیں ہے آج کل کون پیر ہوتا ہے آج کل کہاں لوگ ملتے ہیں آج کل کہاں اللہ والے ہوتے ہیں اس طرح کے جملے کفر ہیں اس طرح کے جملے نہیں کہنے چاہئے اللہ کی زمین بہت وسیع ہے اللہ کا نظام بہت وسیع ہے اس کے کروڑہا بندے ہیں جو دنیا میں نیکیاں پھیلا رہے ہیں اور اگر آج سورج طلوع ہوا ہے تو اس کا مطلب دنیا میں نیکی ہو رہی تھی تو طلوع ہوا ہے ورنہ اللہ دنیا لپیٹ دیتا اس دنیا کو ختم کر دیا جاتا یہ اللہ والے ہیں تو دنیا چل رہی ہے

وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ صرف بیعت ہی کافی نہیں ہے جو بیعت والے تھے وہ بڑے دل میں خوش ہو رہے تھے ابھی تک کہ ہمیں وسیلہ ملا ہوا ہے کیا بات ہے آہا ہا زندہ باد موج ہوگئی ہماری تو وسیلہ کے ساتھ ہے ہمارے حضرت موجود ہیں ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں پاس ہیں تو اللہ نے فرمایا اتنے خوش ہونے کی ضرورت نہیں **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ** اب بیعت کے بعد جہاد بھی کرنا ہے وظیفے پڑھنے ہیں اب عام لوگوں جیسی زندگی نہیں ہوگی پانچ نمازیں تو پہلے ہی پڑھ رہے تھے اب اور زیادہ پڑھنی ہیں ۱۱ بار ذکر اللہ ھو کا ذکر، استغفار کی تسبیح بھی پڑھنی ہے رات کو سوتے وقت درودِ خضری تسبیح بھی ۳۰۰ بار پڑھنا ہے یہ سارا کچھ جو ہے اب تیری جان چھوٹ نہیں سکتی۔ **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ**

؎مکتبِ عشق کا دستور نرالہ دیکھا اسے چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

یہاں اب کوئی چھٹی نہیں ہے اب تو پکے پھنس گئے، پہلے موجیں تھیں جدھر مرضی منہ اُٹھا کے چلے جاتے جدھر مرضی منہ اُٹھاتے بھاگ نکلتے اب ایسا نہیں ہے اب تم کسی کے ساتھ بندھے ہوئے ہو اب تمہارا کنڈھا ہے اب تمہاری کوئی نکیل ہے اب تمہیں کوئی کھینچنے والا ہے، تمہیں کوئی پوچھنے والا ہے اب تمہارے پیچھے کوئی نہ کوئی لگا ہوا ہے، ہر وقت ان کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اب تم اکیلے نہیں ہو **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ** اب تو اسکے رستے میں جہاد کرنا ہے اب تو زندگی شروع ہوئی ہے اب تو زندگی شروع ہوئی ہے اس سے پہلے تو ایویں ہی جانوروں جیسی زندگی تھی جدھر مرضی منہ اُٹھایا نکل گئے نہ نماز کا ہوش نہ زندگی کا کوئی پتہ اب تو پتہ چلا نا (اللہ اکبر)

؎مجھے کون جانتا تھا تیری دوستی سے پہلے

؎جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

کوئی پوچھتا نہیں تھا جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا سب جانتے ہی نہیں تھے ہمارا نام کیا ہے ہم کون ہیں، ہم کہاں سے آئے ہیں کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی اب جدھر سے گزر جاتے ہیں تم نے انمول کر دیا اب تم نے انمول کر دیا اب تمنا ہے لوگوں کی کاش کوئی بیٹھے ہمارے پاس کوئی گفتگو کرے جب تک بکے نہ تھے یہ جو بکنا ہے نا انسان جب بک جاتا ہے نا تو اسے **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ** اب زندگی شروع ہوئی تو قرآن ابھی مکمل نہیں ہوا ابھی آیت مکمل نہیں ہوئی **وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ** جو یہاں تک پہنچ گئے خوش نصیب ہیں اللہ نے انکا درجہ بلند کر دیا انہیں وسیلہ مل گیا عام لوگوں سے اسے اٹھا کر اسے مومنین کی صف میں ڈال دیا گیا اور وہ بلند ہو گیا لیکن جو بلند ہوتا ہے میرے بچو اسکا

امتحان بھی زیادہ ہوتا ہے اگر اب غلطی ہوئی، اب کوتاہی ہوئی، اب مسئلہ ہوا تو اسکی پوچھ زیادہ ہوگی اب اللہ پاک اپنے شطر بے محال نہیں چھوڑے گا اب تیرے پیچھے کوئی دیکھنے والا ہے۔ **جیسے یاد رکھو استاد اس سٹوڈنٹ کو کلاس میں بالکل نہیں دیکھتا جو لائق ہوتا ہے وہ لائق سٹوڈنٹ ہوتا ہے استاد کو اگر پتہ چل گیا نا اس نے کام نہیں کیا تو استاد اس کے اوپر بڑی سختی** کرتا ہے کیوں کیونکہ اسکو پتہ ہے یہ لائق ہے اور کل کو اس نے نمبر لینے ہیں او نالائق اگر محنت نہ کرے استاد اس سے پوچھنے کی بھی زحمت نہیں کرتا بولتا ہے ٹائم ضائع کرنا ہے اس نے تو پہلے ہی فیل ہونا ہے اس نے تو فیل ہونا ہے میں کیوں اپنا ٹائم ضائع کروں، جو پڑھنے والا ہے اور اس نے کام نہیں کیا بلاؤ اسے اور اس کی وہ خاطر کرتا ہے مدارت کرتا ہے ڈانٹتا ہے، پوچھتا ہے کیا وجہ ہے کیوں نہیں کیا تم نے، تم نے کیوں نہیں کام کیا، وہ کہے سر میں رز کرتا ہوں نہیں تم نے آج کیوں نہیں کیا پوچھ ہوتی ہے تو ایسے ہی جو اللہ والوں کے ساتھ منسلک ہو جائیں وہ اللہ والوں کی عزت بن جاتے ہیں کیا بن جاتے ہیں عزت بن جاتے ہیں وہ اللہ والوں کا آئینہ ہوتے ہیں وہ اللہ والوں کا چلتا پھرتا آئینہ ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر لوگ دین پہ چلتے ہیں انکو دیکھ کر لوگ دین سیکھتے ہیں۔

اگر کسی مرید کا (اللہ اکبر) اخلاق کی تعریف ہو تو اصل میں وہ اس کے شیخ کی تعریف ہوتی ہے

اگر ہم حضورﷺ کی محبت کے اندر کچھ کلمات کہیں تو اصل میں یہ حضورﷺ کی تعریف نہیں ہے یہ اللہ کی تعریف ہے کیونکہ حضور اللہ کے نبی ہیں اور اگر کوئی حضور کی تعریف کرتا ہے تو وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے ایسے ہی اگر مرید کی کوئی تعریف کرے تو وہ خوش نصیب ہے اس لئے کہ وہ اس کی تعریف نہیں بلکہ اس کے شیخ کی تعریف ہے **وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ** سے مراد

اب رکنا نہیں اب تھمنا نہیں، فردوس میں جا کر دم لینا

اب تو بہت آگے جانا، اب تو یہ مرکز مجددیہ تو چھوٹی چیز ہے اس سے بھی بہت آگے جانے کی توقع ہے، بہت بڑے بڑے ارادے ہیں

؎ ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پہ ہو طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

وہ نہیں پیچھے ہٹتے **وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ** پہ چلتے ہیں کہتے ہیں حضرت آگے بتائیں کیا کرنا ہے آگے بتائیں بہت کم ہوتے ہیں جو اس طرح سمجھتے ہیں طریقت کو، عام طور پر سست ہو جاتے ہیں، بیعت کرنے کے بعد لوگ سست ہو جاتے ہیں زیادہ گناہ شروع ہو جاتے ہیں زیادہ برے ہو جاتے ہیں کہتے ہیں بیعت جو کیتی اے لہذا مرشد بخشوالے گا مرشد اے وی بخشوائے گا چھتر پڑیں گے تجھے ٹھیک ٹھاک اس طرح نہیں ہوتا یہ اصول ہے اللہ کا، اللہ پاک نے یہ اصول بنایا ہوا ہے اس اصول کے ساتھ چلو اسکے اندر رہو ہاں چھوٹے موٹے معاملات آجائیں گے تو کل شیخ بخشوالے گا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ کیا بات ہوئی ہر شے چھوڑ دی کہا شیخ بخشوالے گا ایسے تو نہیں ہوتا یہ تو حضورﷺ بھی ایسے نہیں کریں گے شفاعت کا اصول یہ تو نہیں ہے (**اللہ اکبر**)

اب دیکھیں نا اگر کوئی تین جمعے مسلسل نہ پڑھے تو حساب لگاؤ بات اسکو ذرا ذہن میں نوٹ کر لیں کہ تین جمعے کوئی مسلسل نہ پڑھے تو

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جس نے تین جمعے اکھٹے چھوڑ دیئے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ چھوٹا جملہ ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ارے تو تین جمعے چھڈ دیتے، تین جمعے آکھٹے چھوڑ دے حضورﷺ فرما رہے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شیخ کے پاس دس سال سے نہیں آیا اور نہ وظیفے پڑھتا ہے اور نہ کوئی تعلیم ہے نہ قرآن ہے نہ کوئی آنا جانا ہے، نہ کوئی تربیت ہے اور کہتا پھرتا ہے مجھے حضرت بخشوالیں گے تو اسے حضور کی یہ حدیث یاد کرنی چاہئے کہ تین جمعے نہ پڑھیں تو حضور کہہ رہے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو، **وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ** پہ چل ہی نہیں رہا وہ کہے مجھے ساری رحمت مل جائے گی یہ کیسے ہو سکتا ہے

میرے شیخ و مرشد فرمانے لگے کہ ایک دن وظیفہ چھوڑ دے تو طریقت کا اتنا نقصان ہوتا ہے کہ شاید پورا نہ ہو

تو جو تین مہینوں سے وظیفے چھوڑ دیتی ہے کبھی استغفار کی تسبیح نہیں پڑھی، کبھی درود خضری نہیں پڑھا، کبھی اللہ ھو کا ذکر نہیں کیا ہے تو تیرے گھر کے حالات ٹھیک کیسے ہوں، تیرا دل کیسے بدلے، تو دوائی تو کھاتی نہیں ہے تیرا مرض کیسے ٹھیک ہوگا، تیرے گناہ کیسے دور ہوں گے تیری روٹیپانی کیسے کھلے گی تجھے کس طرح دل کا سکون ملے گا تیرا مرض تو ٹھیک نہیں ہو رہا تو دوائی تو استعمال نہیں کرتی تو اسے کہتے ہیں **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ** اب حضرت کے ساتھ ساتھ جہاد کرنا ہے اب دیکھیں درس آپ لے رہی ہیں میں دے رہا ہوں ایک جہاد ہو رہا ہے نماز جمعہ ہم پڑھ چکے ہیں، نماز عصر ابھی ہم پڑھ لیں گے فرض تو پورے تھے یہ کیا ہو رہا ہے یہ کیا کر رہے ہیں ہم یہ کیا ہو رہا ہے بول دیجئے یہ جہاد ہو رہا ہے **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ** حضرت بیعت کی ہے مجھے سکھائیں کیسے قرآن پڑھتے ہیں، میں نے بیعت کر لی ہے مجھے بتائیں درود کیسے پڑھتے ہیں مجھے بتائیں اللہ کی معرفت کیسے حاصل کرنی ہے نبی کا عشق کیسے لینا ہے آنکھوں سے آنسو کیسے آتے ہیں کیسے دل نرم ہوتا ہے کیسے اللہ قریب آتا ہے مجھے بتائیں حضرت اب تو میں آگے جانا چاہتی ہوں یہ زندگی ہے **وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ** جو ایسے کر لیتا ہے اللہ آگے اب آیت ختم کرنے لگا ہے۔ **لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ** اب تمہیں کامیاب ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا جسے اللہ کہے تم کامیاب ہو۔ ارے میں کہوں، وزیراعظم کہیں، صدر کہیں وہ چھوٹی کامیابی ہے جسے اللہ کامیاب کہہ دیں وہ کیسا کامیاب ہوگا اس کے پاس کتنی بڑی جنت آئے گی تو اللہ کی طرف سے اب آئی اب آئی اس وقت آئی جا کے ضمانت اب ٹھیک ہے

نمبر ایک ایمان، اسکے بعد بولئے نیکیاں، پھر شیخ مرشد اسکے بعد جہاد اور پھر جا کے کامیابی ایک بندہ نہ تو ایمان ہے، نہ مرشد ہے نہ جہاد ہے وہ کہتا ہے میں بخشا جاؤں گا اللہ کی آیتیں مذاق نہیں ہیں اللہ کی آیتیں مذاق نہیں ہیں اللہ کی آیتیں بہت serious مسئلہ ہے جب قرآن میں کوئی چیز discuss ہو جائے وہ بہت serious ہوتی ہے بہت سنجیدگی ہونی چاہئے نا شیخ ہے نہ کوئی نیکی کی توفیق ہے نہ حضور کا عشق ہے اور کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا اللہ معاف فرمائے تو اتنی لمبی آیت نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی تو اس سے میرے بیٹو بچوں یہ ثابت ہوا جو لوگ اس راستے پہ چل رہے ہیں ان کے لئے بھی اس آیت میں ہدایت ہے اور جو اس راستے پہ نہیں تھے ان کے لئے بھی ہدایت ہے کہ وہ جلد از جلد اس راستے پر آئیں اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ اپنا تعلق بنائیں اور اپنی نسبت قائم کر لیں اسکے بعد اللہ کی بارگاہ سے بڑی رحمتوں کی امید ہے اللہ سے دعا ہے اللہ پاک عمل کی توفیق عطا کرے آج کے لئے یہی آیت کافی ہے میرا جی چاہا اسکو مکمل بیان کر دوں اور اللہ کرے کل کو یہ انٹرنیٹ پر بھی جائے گا۔

لاکھوں لوگوں کے لئے روشنی کا سبب بنے گا اللہ سے دعا ہے اللہ عمل کی سعادت عطا فرمائے (آمین)

قرآن پاک میں چوری کی سزا

قرآن پاک کی اس مبارک کلاس کے موقعے پہ جس میں قرآن پاک کو سمجھا جاتا ہے سورۃ المائدہ ہماری شروع ہو چکی ہے اور سورۃ المائدہ میں آج انشاءاللہ العزیز ہماری گفتگو کا

موضوع صفحہ نمبر ۱۴۶۷ آیت نمبر ۳۸

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O

اور اسکی اگلی آیت

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

ترجمہ:

وَالسَّارِقُ اور چوری کرنے والا **وَالسَّارِقَةُ** اور چوری کرنے والی **فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا** ان کے ہاتھ کاٹ دو **جَزَآءً** یہ بدلہ ہے اس چیز کا جو انہوں نے کیا ہے۔ **بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ** اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔ **وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ** اللہ غالب بھی ہے حکمت والا بھی ہے

قرآن پاک کی اس آیت سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ قرآن صرف ہمیں نیکی ہی کی طرف راغب نہیں کرتا ہے بلکہ اگر کسی نے کوئی جرم کیا ہے تو اس کی سزا بھی بیان کرتا ہے اور یہ کتاب ایک ایسی کتاب ہے جس میں انسان کی زندگی کے دونوں پہلو بیان کئے گئے ہیں وہ پہلو جسے نیک کام کرنے کا پہلو کہتے ہیں وہ بھی بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ہی کسی نے اگر برائی کی ہے تو اس پہلو کو بھی اللہ نے بیان کیا ہے یہ ایک مکمل کتاب ہے اور یوں سمجھ لیں کہ جتنی بھی اسلامی سزائیں ہیں وہ ساری قرآن سے اخذ کی گئی ہیں قرآن پاک انہیں بیان کر چکا ہے لہذا اسلام کی ساری سزائیں قرآن میں موجود ہیں ان میں سے ایک میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے جو چوری کی سزا ہے تعزیرات کسی بھی معاشرے کے اندر نافذ کرنا اشد ضروری ہے کوئی بھی معاشرہ دو لوگوں پہ مشتمل ہوتا ہے ایک اچھے لوگ ہوتے ہیں اور ایک برے لوگ ہوتے ہیں اچھے لوگ جب اچھائی کرتے ہیں تو برے لوگ انہیں روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو برے کام کرتے ہیں تو اللہ کی کتاب میں ان بروں کی سزائیں لکھی ہیں ایک معاشرے کو بیلنس رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے اندر سزائیں نافذ کی جائیں، کوئی بھی معاشرہ بغیر سزا کے اگر چل رہا ہو تو وہ کبھی بھی کامیابی سے چل نہیں سکتا۔

اسلامی معاشرے کی مثال ایک گھر کی طرح ہے اگر گھر میں گھر کا سربراہ سختی نہ کرے اور کھلی چھٹی دے دے گھر والوں کو تو اس گھر کی حالت کسی کے سامنے بیان نہیں ہو سکتی اس قدر برائیاں اور نحوستیں پھر لوگ کرتے ہیں جس گھر میں کوئی پوچھنے والا نہ ہو تو اسی لئے اسلام جو ہے وہ اسلام جہاں ہمیں نیکی کی تعلیم دیتا ہے وہاں ہمیں اسلام برائی کو روکنے کے لئے سزائیں بھی تجویز کرتا ہے یہ ایک ایسا نظام ہے جس کے ساتھ اگر اسلام چل رہا ہو

جیسے حضرت عمر فاروقؓ نے ارشاد فرمایا کہ

خوش نصیب ہے وہ باپ جو مارنے کے لئے گھر میں کوڑا رکھتا ہے

اس سے مراد یہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر وقت کوڑا پکڑے رکھتا ہے بس اس کا رویہ ایسے ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو سختی سے اور ہر برائی پہ روکنے کے لئے کوشش کرتا ہے چونکہ یہ جو آج برائیاں آپ اور میں معاشرے میں دیکھ رہے ہیں اس کی بہت بڑی وجہ وہ باپ ہیں جو نرم ہیں وہ اتنے نرم ہیں کہ انہوں نے ہر شے ہی چھوڑ دی ہے چونکہ جب باپ نرم ہو جائے تو پھر بچوں کو روکنے والا کوئی نہیں ہوتا لہذا آپ دیکھ رہے ہیں ہمارے معاشرے میں جو برائیاں اور سخت ظلم ہو رہے ہیں اس کی بہت بڑی وجہ وہ باپ ہیں جو گھروں کے اندر سختیاں نہیں کرتے ہیں، **ایک چور کیوں چور بنا؟** باپ کی لاپرواہی، ایک دہشت گرد کیوں دہشت گرد بنا؟ باپ کی لاپرواہی، ایک چور چوری کر رہا ہے، ایک ڈاکو ڈاکا ڈال رہا ہے، ایک فراڈیا فراڈ کر رہا ہے، شرابیا شراب پی رہا ہے، رشوتیا رشوت لے رہا ہے اس کے پیچھے کوئی اور نہیں ہے ہمارے اپنے ماں باپ ہیں، ہماری غلط فہمی ہے کہ

امریکا کی سازش ہے یہ تو انڈیا کی سازش ہے اس نے ہمارے معاشرے کے اندر دیکھیں نا فلمیں بھیج کر اور دیکھیں نا گانے چلا کر اس نے ہمیں خراب کر دیا ہے یہ سب بہانے ہیں جب ماں کی نافرمانی ہوتی ہے تو کیا یہ امریکا کی سازش ہوتی ہے جب باپ کو گالیاں دی جاتی ہیں تو کیا یہ امریکا کی سازش ہے اور جب گھر سے گھسیٹ گھسیٹ کر بہنوں کو باہر نکالا جاتا ہے تو کیا یہ امریکا کی سازش ہے، جب کئی کئی مہینوں کی نمازیں چھوڑی جاتی ہیں تو کیا یہ امریکا کی سازش ہے، جب کئی سود کھانے والے سود کھا رہے ہیں اور کئی رشوت کھانے والے رشوت لے رہے ہیں تو کیا یہ امریکا کی سازش ہے ایسا ہرگز نہیں ہے ہم اپنے کرتوتوں کے خود ذمہ دار ہیں اور اس کی خود سزا پائیں گے، تو آمدِ برسرِ مطلب، مطلب یہ ہے کہنے کا کہ اسلام باقاعدہ کسی کو شتر بے مہار نہیں چھوڑتا، اسلام کے کچھ اصول ہیں، کچھ rules ہیں، کچھ ضوابط ہیں اور اگر ان کے ساتھ چلا جائے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ معاشرہ جو ہے وہ چین کی نیند نہ سوئے، آج ہمارے گھروں کی نیندیں کیوں حرام ہیں، آج ہمارے معاشرے میں ہر جگہ کیوں بے چینی ہے، آج مائیں کیوں بچوں کو رات جلدی آنے کا کہتی ہیں، آج کیوں ہم ہر طرف سے پریشانیوں میں گرے ہوئے ہیں کیونکہ ہم نے سزائیں دینا چھوڑ دی ہیں، ہماری جیلیں بھری ہوئی ہیں مجرموں سے، ہماری جیلیں بھری ہوئی ہیں شرابیوں سے، کبابیوں سے، زانیوں سے، قاتلوں سے اور ہمارا جو ہے قانون کا نظام ہے اس نے ہمیں آج یہ دن دکھائے ہیں کہ کسی کی نہ جان محفوظ ہے نہ عزت محفوظ ہے، نہ کسی کا مال محفوظ ہے اس لئے کہ ہم نے سزاؤں پہ عمل درآمد نہیں کیا۔

مثال

میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں قرآن سے جو آپ نے پڑھی آپ کے سامنے قرآ موجود ہے آپ ابھی جو پڑھ رہے ہیں اللہ فرما رہا ہے کہ

چوری کرنے والا، اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ دو، وثابت ہو گیا

اگر جج نے ثابت کر لیا اس نے اعتراف نہیں بھی کیا تو بھی ثابت ہو گیا ہے اس نے چوری کی ہے تو آپ اندازہ کیجئے کہ یہاں اس چوک میں مسجد میں باقاعدہ اعلان ہو کہ ایک چور ۵ بجے لایا جائے گا تو سارے آ کھٹے ہو جائیں اسلامی سزا دی جائے گی ثابت ہو چکا ہے عدالت میں، جج نے کہہ دیا ہے عدالت نے حکم دے دیا ہے یہاں لایا جائے پورا علاقہ آ کھٹا ہو چور کو لایا جائے اور ایک زبردست تیز دھار آلے سے ٹوکے سے اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں اور یہ منظر باقاعدہ ریکارڈ کر کے یوٹیوب پہ جاری کر دیا جائے، باقاعدہ انٹرنیٹ پہ دیکھا دیا جائے کہ یہ proved تھا اور باقاعدہ صند کے ساتھ، نیچے عکس بھی دیا جائے عدالت کے اس حکم کا تو وہ ملک جہاں یہ سزائیں دی جا رہی ہیں جیسے سعودیہ میں ہوتا ہے وہاں ہر ہفتے میں کوئی نہ کوئی سر قلم کرتے ہیں کوئی نہ کوئی ہاتھ کاٹتے ہیں وہاں پہ یہ جرم جو ہے نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے کہ سب کو پتہ ہے کہ میں اگر پکڑا گیا تو ثابت تو انہوں نے کر ہی لینا ہے اگر میں پکڑا گیا تو مجھے اپنے ہاتھوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے میرا سر انہوں نے قلم کر دینا ہے تو اس سے بہت تیزی سے جرم کو جو ہے ختم ہونے میں مدد ملتی ہے چونکہ ہم ایسا نہیں کرتے ہیں تو ہم جو ہیں وہ پیار محبت کرنے کے چکر میں لگے رہتے ہیں

آیئے میں صاحب ضیاء النبی کی وہ عبارت پڑھتا ہوں بڑی پیاری عبارت یہاں لکھی ہے اس کو پڑھنے سے بڑی برکت ہے **صفحہ نمبر ۴۶۸، تفسیر نمبر ۸۰**

چور کی یہ سزا مقرر کرنے کی دو وجہ بتائیں

☆ایک تو یہ کہ۔ **جَزَآءً بِمَا كَسَبَا** یہ اس لئے کہ یہ اس کے اپنے کیے کی سزا ہے اب وہ بھگتے،

☆دوسری وجہ ۱ **نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ** نکالا اس سزا کو کہتے ہیں جو دوسروں کے لئے عبرت کی سزا ہو اور یہ دونوں مقصد اسی لئے پورے ہو سکتے ہیں

جو قرآن نے حکم دیا آج کئی لوگ ان سزاؤں کو بہت شدید اور سخت خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ غیر مہذب اور غیر متمدن سوسائٹی کے لئے تھی جن میں قرآن نازل ہوا، یعنی یہاں پہ میں رکتا ہوں ذرا یعنی صاحب ضیاء النبی فرما رہے ہیں کہ یہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا اس وقت کے لئے تھی جب ایک غیر مہذب اور غیر متمدن قسم کے ان پڑھ جاہل لوگ حضور کے ارد گرد چونکہ رہتے تھے اور سارے وہ لوگ جو نا تو قرآن پڑھا اور نہ کوئی اچھی باتیں سیکھی اور نہ کسی استاد کے پاس گئے تو چونکہ وہ جاہل قوم تھی تو ان کے لئے تو suit کرتا ہے کہ بھئی ان کے تو ہاتھ کاٹ دو تو آپ فرما رہے ہیں کہ بعض یہ reference دیتے ہیں کہ ہمیں آپ کیوں ہاتھ کٹوا رہے ہیں ہم تو بڑے پڑھے لکھے لوگ، چونکہ اس

دور میں تو صحرا کے اندر لوگ رہتے تھے اور بڑا ان کا ایک جو ہے ان پڑھ قسم کا معاشرہ تھا تو ان کو یہ سزا دے لو آپ یہ فرما رہے ہیں اس زمانہ کے بعض مترجمین اور خاشیہ نویسوں نے اس پہ بڑا زور کرم صرف کیا ہے کہ یہ سزا صرف عادی مجرم کے لئے ہے جنہیں قید و بند کی سختیاں بھی درست نہیں کر سکی لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن نے جس پاکیزہ معاشرے کا سنگ بنیاد رکھا ہے جس طرح قوم کے تمام حقوق و فرائض کا توازن قائم کیا ہے رعایا کے ہر فرد کی جان و مال و آبرو کی ذمہ داری حکومت اسلامیہ پہ عائد کی ہے ان تمام امور کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ سزائیں سخت اور شدید صحیح لیکن عین حکمت ہے آپ خود انصاف کیجئے کہ آپ کی شفقت کا زیادہ مستحق کون ہے، وہ بیوہ، وہ یتیم، وہ پرامن شہری جس کی عمر بھر کا اندوختہ راتوں رات دیا گیا یا ہٹہ کٹا چور کس پہ رحم کریں گے آپ، آپ فرما رہے ہیں کس کو چھوڑیں گے ایک وہ کہ جس کا مال لٹ گیا، جس کی عزت لوٹ لی گئی، جس کا زیور چھین لیا گیا، جس کے بچے کو مار دیا گیا، کیا وہ یا ہٹہ کٹا ایک قاتل یا وہ چور، جب سے مظلوم سے زیادہ ظالم، لٹنے والے سے زیادہ لوٹنے والا شفقت اور عنائیت کا مستحق سمجھنے جانے لگا ہے اس وقت سے مجرموں اور جرموں میں ہوش ربا اضافہ ہو رہا ہے، ہم اپنے ہاں ہی دیکھیں پولیس ہے، مجسٹریٹ ہے جیل خانے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں لیکن جرائم میں زیادتی ہی ہو رہی ہے جس علاج سے بیماری گھٹنے کی بجائے بھرتی چلی جائے وہ علاج ناکام ہے اگر ہم مریض کو واصل بحق کرنے کا ہی عزم مسمِ برحق کر چکے ہیں تو یہ اور بات ہے ورنہ مریض اور اسکے سارے کنبے کی خیر خواہی کا تقاضہ یہی ہے کہ

☆ دوسرا علاج کیا جائے، بنو امیّہ کے بھی خلیفہ شام کو بھی تہذیب و شائستگی کا دورا پڑا تھا اس نے بھی ہاتھ کاٹنے کی سزا منسوب کر دی تھی لیکن جب چوری کی وارداتیں آئے دن بڑھنے لگی اور کوئی دوسرا حیلہ کارگر نہیں ہو سکا تو دو سال کے عرصے کے بعد پھر اسے پرانی سزا نافذ کرنی پڑی اس نے پھر اپنی غلطی کو بھانپ لیا اور دو سال کے بعد اس کا ازالہ کر دیا لیکن ہم تو حالات کی انتہائی نزاکت کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوتے اگر ملک بھر میں دس، بیس اچھا چلو ۵۰ ہی چوروں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں اور آپ کا ملک چوری سے نجات حاصل کر لے تو آپ کی نئی پود میں یہ مجرمانہ خیالات سر ہی نہ اُٹھا پائیں تو میرے ناقص خیال میں تہذیب و شائستگی کا یہ مظاہرہ اس مظاہرے سے بدرجہا بہتر ہو گا کہ ہمارے ملک میں کسی کا مال محفوظ نہ ہو، ہماری جیلوں میں سوسائیٹی کے ان کرم فرماؤں کے لئے قورمہ اور پلاؤ پک رہا ہو بڑا آپ نے خوبصورت ایک پیرا اس پہ لکھا ہے کہ لوگ جو ہیں کہتے ہیں لو جی دیکھو ہاتھ کاٹ رہے ہو کیا کر رہے ہو یہ تو غیر شائستہ عمل ہے کس قدر تم لوگ ظالم ہو تو بھئی کمال کرتے ہو جس کا مال لٹ رہا ہے جس کا سارا کام خراب ہو گیا ہے جس کی زندگی کی ساری کمائی لوٹ لی گئی ہے وہ کدھر جائے، تو اسلام کی ساری سزائیں عین حکمت ہیں، عین حکمت ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے اسلام جو سزائیں تجویز کرتا ہے وہ بڑی حکمت کے ساتھ اس کو تجویز کرتا ہے **(اللہ اکبر)**

میں اس پہ کلام ابھی اتنا ہی مناسب سمجھوں گا کہ آپ نے جو ذکر کیا صاحب ضیاء النبی نے کہ دوسرا حل کیا جائے کتنی کو جیلیں بھر لیں گے آپ، جیلیں بھر بھر کے ختم ہو جائیں گی، نئی جیلیں بنائیں گے آپ وہ بھی بھر جائیں گی پھر نئی بنائیں گے وہ بھی بھر جائیں گے کتنی کو جیلیں بنائیں گے نہیں جیل حل نہیں ہے، حل اسلامی سزا ہے **(اللہ اکبر)**

اس میں اب یہ سمجھا جائے کہ اس سے مراد عادی چور نہیں ہے، جیسے حضورﷺ کی خدمت میں ایک عورت کا معاملہ لایا گیا، قریش کے کسی سردار کی بیٹی تھی اس نے چوری کی تو پکڑی گئی تو حضور کی بارگاہ میں معاملہ پہنچ گیا تو آپ نے چوری کی سزا جو قرآن میں ہے یہی آیت پڑھی اور آپ نے فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دو اب وہ پریشان ہو گئے انہوں نے بڑی سفارشیں لڑائی، کبھی کسی سے کہا کبھی کسی سے کہا کہ کسی طریقے سے یہ سزا معاف کروا دو کسی طریقے سے سزا معاف کرا دو تو اس وقت آقاﷺ نے ایک جملہ بولا تھا

کہ اگر محمدﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیئے جاتے

تو اسلام یہ چاہتا ہے اس قدر برابری اور اس قدر اسلام کے اندر توازن ہے کہ اگر آپ کسی بھی حالت میں اس توازن کو خراب کرتے ہیں تو اس سے آپ کا معاشرہ خراب ہو جاتا ہے۔ **فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ** یہ وہی ہے جو اس نے خود کمایا ہے ہم نے نہیں اس کے ہاتھ کاٹے اس نے خود اپنے ہاتھ کٹوائے ہیں، اس نے خود ایسا کیا ہے **وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ**

اگلی آیت بہت پیاری ہے فرمایا۔ **فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ** جس نے ظلم کرنے کے بعد اپنی توبہ کر لی **وَاَصْلَحَ** اور اپنے آپ کو سنوار لیا، اصلاح کر لی اپنی **فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ** تو پھر اللہ اس پہ توجہ فرمائے گا

دو شرطیں ہیں دو شرطیں ہیں، پہلے تو توبہ کرے اگر چوری کر لی ہوئی ہے ابھی یہ ذرا ذہن میں رہے بات کہ یہ معاملہ ابھی عدالت سے پہلے ہے، ابھی یہ عدالت میں بات نہیں گئی، پریا میں یہ بات نہیں گئی، لوگوں کے سامنے یہ معاملہ نہیں کھلا، اس وقت اللہ نے یہ حالات بیان کئے کہ اگر اب وہ توبہ کر لے جرم ہو گیا ہے مسئلہ ہو گیا ہے ابھی کسی کو علم نہیں ہوا اللہ سے معافی مانگے، اور صرف توبہ ہی نہ کرے **وَاَصْلَحَ** بلکہ اپنی پوری طرح اصلاح کرے، وہ جو مال لوٹا تھا وہ واپس کرے، کسی کا دل دکھایا تھا وہ جا کے معافی مانگے، کسی کو زیادتی سے ظلم سے مارا تھا جا کے اس سے معافی مانگے، صرف توبہ سے بات نہیں بنے گی، یہ دیکھیں آیت مکمل کریں فرمایا صرف توبہ نہیں **وَاَصْلَحَ** باقاعدہ جاؤ اس کا مال واپس کرو اس سے معافی مانگو، اصلاح کرو اور دوبارہ ساری زندگی اگر تمہیں موقع مل بھی جائے تو ایسا کام نہیں کرو یہ ہے **وَاَصْلَحَ** بعض صرف نیری توبہ ہی کرتے رہتے ہیں توبہ توبہ، اصلاح نہیں کرنی اپنے آپ کو ٹھیک نہیں کرنا اپنے آپ کو، باقاعدہ وہاں جانا نہیں اس طرح سے معافی نہیں مانگنی فرمایا **وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ** ہاں تو پھر اگر یہ ہو جائے ایک تو کہا کہ۔ **فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ** اللہ اس کے اوپر خود توجہ کرے گا تمہیں نہیں جانا پڑے گا پھر جب توبہ بھی تم نے کر لی ہے اور ساتھ معافی بھی مانگ لی ہے تو پھر اب تمہیں اللہ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے اللہ خود تیرے پاس آئے گا۔ **فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ** بہت ہی پیارا جملہ ہے، پھر اللہ تیری طرف توجہ کرے گا دیکھیں آپ آیت جب پڑھ رہے ہیں اس کی ترتیب بہت خوبصورت ہے پہلے کہا تو توجہ کر میری طرف، پہلے بندے سے کہا۔ **فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ** ظلم کرنے کے بعد جس نے توبہ کی، پہلے بندے کو کہا تو توبہ کر ہاں یہ ہے بندے کی توبہ پھر کہا ہاں اب تو اپنی اصلاح بھی کر ہاں میں تمہیں دیکھوں نا کہ تو نے کیسی توبہ کی ہے صرف منہ زبانی تو نہیں کی، بلکہ واقعی تم نے عمل بھی کیا ہے کہ نہیں اب اگر عمل بھی کر لیا ہے تو اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تمہاری طرف خود آئے گا

اس لئے بزرگوں نے فرمایا کہ

جس نے برائی کرنے کے بعد نیکی نہیں نہ کی اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کر رہا

برائی کے بعد نیکی کرو گے تو توبہ قبول ہونی ہے، بعض کہتے ہیں کہ بس برائی کے بعد توبہ کر لی ہے لہٰذا پچھلی ختم ہو گئی ہے اب نئی شروع کرو، نہیں، اا چھے اعمال شرط ہیں یہ لازمی ہے، پھر کہا **وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ** بے شک اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے، اب میں تمہیں بخش بھی دوں گا، بخشنا کسے ہوتا ہے بولیئے، کیا نیکی کو بخشنا کہتے ہیں بولیئے، گناہ کو بخشنا ہے، فرمایا پہلے تیرا گناہ معاف کروں گا بخش دوں گا اور صرف اتنا ہی نہیں کروں گا، رحیم، میں رحیم بھی ہوں وہ جو تیرا گناہ ہے اس کو نیکی میں بدل دوں گا، پہلے تیرا گناہ بخشا، اس کے بعد اسی گناہ کو نیکی میں بدل دیا، یہ ہے غفور اور رحیم، صرف غفور ہی نہیں وہ رحیم بھی ہے **(اللہ اکبر)**

لیکن اس کے لئے یاد رکھیں جو ابھی اب پولیس میں نہیں گیا، جو ابھی جج کے سامنے نہیں گیا، جو ابھی عدالت میں نہیں گیا، اب جب معاملہ عدالت میں ہے اب فیصلہ ہو گا اب جو فیصلہ ہو گا وہی ہے اب توبہ کا دروازہ نہیں، کرتے رہو اللہ قبول کر لے گا لیکن جب چیز کھل گئی اس کے بعد توبہ مشکل اب اس کے بعد جو سزا ہو گی وہی ہو گی ایک قتل کرنے والا جو ہے وہ کوٹھری میں بیٹھ کے جب عدالت نے اسے کہہ دیا ہے کہ بھئی کل اس کی پھانسی ہے جتنی مرضی توبہ کر لے کیا پھانسی ٹلے گی نہیں ٹلے گی، معافی مانگ لے مولا بس مجھے معاف کر دے مجھ سے غلطی ہو گئی، لیکن پھانسی نہیں ٹلے گی جو سزا ہو چکی اب اسے آنا ہی آنا ہے اب اسے جانا ہی جانا ہے، اس لئے یہ غلط فہمی نکال لی جائے یہ آپ کے علم کا ایک نقطہ ہے کہ سزا سے پہلے توبہ ہوتی ہے، سزا کے بعد نہیں، بعد میں تو سزا مل گئی اب تو معاملہ ویسے ہی برابر ہو گیا اب تو بیلنس ہو گیا نا یہ علم کا ایک نقطہ ہے کہ توبہ ہمیشہ سزا سے پہلے، توبہ

ویسے بھی کرنی چاہیئے اس سے یہ مراد نہیں کہ سزا مل گئی ہے تو اب توبہ کی ضرورت کیا ہے، نہیں توبہ وہ جاری رکھے، اللہ سے معافی مانگتا رہے مولا ٹھیک ہے لیکن پھر بھی تو مجھے معاف کر دے تو اللہ یہ فرما رہا ہے کہ **فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ** جس نے ظلم کیا اور توبہ بھی کر لی **واصلح** اور اپنی اصلاح بھی کر لی اللہ اس پہ خود آئے گا، اس آیت کو بزرگوں نے بعض نے بیعت کے حوالے سے بھی لکھا ہے اس کا ایک angle بیعت کا جو معاملہ ہے وہ بھی ہے جیسے آپ دیکھیں بیعت میں بھی بندہ یہی کرتا ہے **فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ** جس نے توبہ کی، ساری زندگی ظلم کئے کوتاہیاں کی، بہت بڑے اس نے جرم اور blunders کیے اس نے نمازیں چھوڑی، جھوٹ بولے، اس نے بڑا بڑا کچھ کیا تو اللہ فرما رہا ہے جس نے بھی ظلم کرنے کے بعد توبہ کر لی، توبہ اصل میں بیعت توبہ ہی ہوتی ہے، شیخ آپ کو یہی کہتے ہیں کہ پرانے جتنے بھی تمہارے اعمال تھے اس سے میں تمہیں توبہ کرواتا ہوں، وہ توبہ کرتا ہے اب صرف بیعت کافی نہیں ہے **وَاَصْلَحَ** کا لفظ ہے اب اپنی اصلاح بھی کرو، ہو گیا ظلم اب اپنے شیخ کے پاس جاؤ بیٹھو، علم لو سمجھو اور اس ظلم کے جو معاملات تھے ان کے لئے اپنے آپ کو صاف اور پاک کرو **وَاَصْلَحَ** اپنی اصلاح کرو، نیری بیعت کر کے چھلانگیں مارنے کی ضرورت نہیں ہے **وَاَصْلَحَ** اچھا یہ ہو گیا اب اگلی آیت بیعت کے حوالے سے بہت پیاری ہے **فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ** اب اللہ پاک خود تمہارا ہاتھ پکڑ کے تمہیں منزل تک پہنچائے گا، تمہارا رابطہ اللہ والوں سے ہو گیا ہے تم نے اصلاح بھی کر لی ہے اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اللہ خود آئے گا تیرے پاس۔

مثال

ایک ہوتا ہے آپ وزیر اعظم سے ملنا چاہیں، اور ایک ہوتا ہے وزیر اعظم آپ سے ملنا چاہے ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے hell of difference آپ اس سے اگر ملنا چاہتے ہیں تو آپ یہاں سے چلے جائیں اسلام آباد وزیر اعظم ہاؤس پہنچ جائیں کوئی اندر نہیں آنے دے گا کوئی بیٹھنے نہیں دے گا کیونکہ وزیر اعظم صاحب اتنے فارغ نہیں ہیں کہ کوئی ان سے ملے ان کی ایک اپنی لسٹ ہے مصروف شخصیت ہیں پورے پاکستان کا نظام سنبھالنا ہے آپ کو ملنے نہیں دیا جائے گا آپ سے کہا جائے گا آپ آج آ تو گئے ہیں یوں کریں ہفتے بعد آئیں ٹائم لے لیں پھر ملیں، پھر آئیں ہو سکتا ہے پھر نہ ملیں پھر جانا، تکلیفیں، کتنا کچھ سہنا پڑتا ہے لیکن اگر وزیر اعظم آپ سے ملنا چاہیں تو اسے کتنی دیر لگے گی، گوجرانوالہ میں وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے کوئی اسے کام ہے تھا اس نے آپ سے ملنا ہے اس نے صرف ایک فون کرنا ہے بس اس نے کہنا ہے ہیلی کاپٹر یہاں اتارو ادھر کسی کھلی جگہ اور مجھے اس گھر، maximum آدھے گھنٹے میں وہ آپ کے پاس ہو گا اس لئے کہ وہ اب آپ سے ملنا چاہتا ہے اس لئے یاد رکھو کہ بیعت کرنے والا اتنا خوش نصیب ہے کہ اگر اس نے بیعت کرنے کے بعد اپنی اصلاح کر لی ہے تو اب اسے اللہ کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ اس کی طرف خود آئے گا اب اللہ اس کی طرف آئے گا یہ بہت ہی سمجھداروں کے لئے ہے کہ اس نے جو کام کر لیا ہے قرآن اس پہ گواہ ہے

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ

کہتے ہیں اوپر آنے کو، اللہ تمہاری طرف توجہ فرمائے گا اسے تو دیر نہیں لگے گی، وزیر اعظم کو دیر نہیں لگتی، آپ ہو سکتا ہے مہینوں مہینوں نہ ملیں، وہ آپ سے پانچ منٹ میں مل سکتا ہے تو ایسے ہی جب اللہ آپ کی طرف آئے گا تو آپ کی عمر چاہے چھوٹی ہے بڑی ہے اس سے کوئی غرض نہیں ہے آپ عبادت گزار ہیں نہیں ہیں آپ نے ذکر کتنا کیا ہے نہیں کیا ہے، اگر وہ آ گیا آپ کی طرف تو وہ سارا کچھ دے دے گا تو دعا کریں کہ اللہ آپ کی طرف آئے آپ کو اللہ کی طرف نہ جانا پڑے، اگر آپ اللہ کی طرف نکل گئے میں نے پچھلے درس میں عرض کیا تھا کئی ہزار سالوں کا یہ راستہ ہے اور انسان کی نہ عمر اتنی ہے نہ سوچ اتنی ہے اور نہ علم اتنا ہے کہ وہ اللہ تک پہنچ سکے ہاں دعا کرو مولا تو میری طرف آ جا، تو آئے گا تو ہو سکتا ہے ورنہ میں تجھے نہیں پا سکتا **(اللہ اکبر)**

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اس کے اور بھی بہت سارے angle ہیں اللہ پاک سمجھنے کی توفیق دے

اگلی آیت آگے **یہود و نصاری کا ایک قصہ ہے** اسکی اسائنمنٹ میں آپ کو دوں گا، **صفحہ نمبر ۲۷۶** پہ آیئے دیکھیے، آیت نمبر ۴۸، طویل آیت ہے اور سمجھنے والی ہے

آیت ۴۸

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ ھُمْ عَمَّا جَآءَ کَ مِنَ الْحَقِّ ط لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْھَا جاً ط وَلَوْشَآ ءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُواالْخَیْرٰتِ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَاکُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَO

ترجمہ:

اے حبیبﷺ ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب قرآن سچائی کے ساتھ تصدیق کرنے والی ہےاس سے پہلے جوآسمانی کتاب ہےاور یہ کتاب محافظ ہےاس پرتو آپ فیصلہ فرمادیں ان کے درمیان، جونازل فرمایااللہ پاک نے اور آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اس حق کو چھوڑ کے جوآپ کے پاس آیا ہے، ہم نے ہرایک کے لئے بنائی ہےتم میں سے شریعت اور عمل کی راہ اور چاہتااللہ تو بنادیتاتم سب کوایک ہی امت لیکن آزمانہ چاہتا ہےتمہیں اس چیز میں جواس نے تمہیں دی ہےتو آگے بڑھنے کی کوشش کرونیکیوں میں،اللہ کی طرف لوٹ کرآنا ہےتم سب کو پھروہ آگاہ کرے گاتمہیں جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے۔

بہت ہی پیاری آیت میں چاہوں گا کہ اس کو میں اگلے درس میں مزید کھولوں گا آج میں اس کی بنیاد بنادوں گا اس کے اندر آپ کے لئے اتنے علم کے خزانے ہیں،اتنے علم کے موتی اوراللہ کے کرم کے معاملات ہیں اگر سمجھ آئیں تو شاید زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کامیابی کی طرف چل پڑے،فرمایا:

اے حبیبﷺ ایک تو ہم نے جوآپ پہ کتاب اتاری ہے نا یہ سچائی والی ہےاور یہ تصدیق کرتی ہےپچھلی کتابوں کی اس کے اندر پچھلی کتابوں تورات کا نام ہے،انجیل کا نام ہے،اس کےاندرزبورکا نام ہےتو چونکہ یہ قرآن پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہےاس لئے ہم پچھلی کتابوں پہ ایمان رکھتے ہیں آپ جانتے ہیں ہمارےایمان کا حصہ ہےپچھلی کتابوں پہ ایمان جوبھی اللہ نے نازل کی ہیں ان پہ ہماراایمان ہے کہ وہ اللہ کی کتابیں ہیں اور یادرکھیئے یہ ایمان اس وقت کی آسمانی کتابوں پہ ہے،آج جوانجیل ہےاس پہ نہیں ہے آج جوزبور ہےآج جوتورات ہے ہماراایمان اس پہ نہیں ہے کیونکہ وہ بدل گئی ہے،ان ظالموں نے آیتیں بدل دی ہیں،ہماراایمان اس کتاب پہ ہے جواللہ نے نازل کیا ہے،تو اللہ فرمارہا ہے یہ تصدیق کرنے والی ہے،قرآن محافظ ہےاس پہ،تو آپ فیصلہ فرمادیں ان کے درمیان جونازل فرمایااللہ پاک نے اوراللہ یہ ارشادفرمارہا ہے جب بھی کوئی فیصلہ کریں قرآن سے کریں،آپ قرآن سے ڈھونڈیں آپ کومل جائے گا کوئی بھی مسئلہ ہےآپ خودنہ کریں قرآن سے ڈھونڈیں کہ قرآن نے اس بارے میں کیا کہا ہےاسی طرح فیصلہ کریں،

حضرت معاذ بن جبلؓ سے حضورﷺ نے پوچھا تھا کہ

آپ کویمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا تھا آپ نے اے معاذ آپ وہاں جارہے ہیں کیسے فیصلے کریں گےلوگوں کے درمیان، فیصلہ کرنے کا انداز کیا ہوگا تو فرمایاحضور میں قرآن سے فیصلے کروں گا،قرآن کے اندرموجود ہے،**فرمایا بہت ساری چیزیں قرآن میں موجودنہیں ہیں وہ کیسے کروگےفرمایاحضو میں آپ کی حدیث سے مددلوں گا،** آپ کی حدیث کھولوں گااس میں آپ نے جوفرمایاہوگامیں اسی طرح کام کروں گا،فرمایا کہ بہت ساری باتیں میں نے بھی نہیں کی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ پھرمیں امت کےجلیل القدرعلماءکو بلاؤں گااور پھروہ جورائے دیں گےوہ جوفیصلہ کریں گےوہ میں قبول کرلوں گا آپ نے بہت پیارفرمایاحضرت معاذ بن جبلؓ سے،بعض روایتوں میں سینے سے لگالیا،بعض روایتوں میں چہرہ ماتھے سے چوم لیا کہ اے معاذتم پہنچ گئے ہوتمہیں سمجھ آگئی ہے کہ فیصلے کیسے کرنے ہیں۔

توچونکہ قرآن پاک کا یہ حکم ہے کہ جب بھی پہلا فیصلہ کرنا ہےتو قرآن میں ڈھونڈو،یہ بہت بڑی سعادت ہوتی ہے کہ کوئی بھی اپنی زندگی کا معاملہ دیکھنا ہوتو قرآن سے پوچھ لیا جائےلیکن چونکہ لوگ خودہی کرتے ہیں سارا کچھ لہذامارکھاجاتے ہیں،ساری زندگی مارکھاتے رہتے ہیں حالانکہ قرآن کااس میں اتناسادہ ساحل ہوتاہے کہ اگراسے پڑھ لےتو سمجھ آجائےلیکن قرآن کی طرف نہیں جاتے،مسئلے ہیں مسائل ہیں دکھ ہیں تکلیفیں ہیں خودہی جھیلتے رہیں گےکٹ جائیں گی لیکن قرآن سےنہیں پوچھیں گے کہ اے قرآن تواس کا

حل کیا بتا تا ہےاس سے مراد یہ ہے کہ قرآن سے نہیں پوچھنا ہوتا اصل میں کسی عالم دین سے پوچھنا ہوتا ہے، اس سے مراد علماء ہیں ان کے پاس بیٹھنا مراد ہے، آگے فرمایا کہ ان کی خواہشات کی آپ پیروی نہ کریں جو یہ چاہتے ہیں وہ نہ کریں آپ لہٰذا حضور کو باقاعدہ یہ کہا گیا کہ جو یہ آپ سے یہ چاہتے ہیں وہ نہیں کرنا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آقا ﷺ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ وہی کریں جو یہودی کہہ رہے ہیں بس اللہ پاک نے یہ کہہ دیا کہ آپ ان کی طرف نہ دھیان کیجئے گا یہ اصل میں مراد ہے، **عَمَّا جَآءَ کَ مِنَ الْحَقِّ** اور جو حق ہے اس سے دور نہیں رہوں گا **لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَا جاً** یہ ہے وہ بات جس پہ میں آپ کو لانا چاہتا تھا۔ ترجمہ ہر ایک کے لئے ہم نے بنادی ہے تم میں سے ایک شریعت اور عمل کی راہ، دو لفظ ہیں **شِرْعَةً وَّمِنْهَا جا** ہم نے ایک شریعت بنائی ہے اور ہم نے ایک عمل کی راہ بنائی ہے، ذہن حاضر کریں ذرا پورے جسم کو کان بنائیں مراد کیا ہے **شِرْعَةً وَّمِنْهَا جاً** ہم نے ہر ایک کے لئے شریعت بنادی ہے اور الگ عمل کی راہ بنائی ہے (اللہ اکبر)

شریعت جو ہے صاحب قرآن نے اس کا معنی لکھا صفحہ نمبر ۷۷۴ پہ تفسیر نمبر ۱۰۳

آپ فرماتے ہیں کہ **شرعة اور شریعة** ہم معنی ہیں شریعت کہہ لیں، شریعت اصل میں اس راستے کو کہا جاتا ہے جو پانی کی طرف لے کر جاتا ہے اسے **شریعت کہتے ہیں**، عام طور پہ ہم لفظ سنتے ہیں شریعت شریعت شریعت، جو راستہ پانی کی طرف لے کر جائے اسے شریعت کہتے ہیں یہ ہو گیا لغوی معنی لغت میں کیا کہتے ہیں dictionary میں کیا کہتے ہیں ایک ہوتا ہے اصلاحی معنی، اصلاحی معنی کہتے ہیں اس کا اصل meaning کیا ہے، اس کا اصل meaning یہ ہے کہ انسان کو برائیوں سے نکال کر اچھائیوں والے راستے میں ڈالنے کو شریعت کہتے ہیں وہ راستہ جو اسے منزل کی طرف لے جائے اسے اللہ کی طرف لے جائے اسے شریعت کہا جاتا ہے اور شریعت نماز، روزہ، حج زکوۃ اور کلمے کا نام ہے یہ سب کیا ہے بولیئے شریعت، یہ سب کچھ شریعت ہے اچھا یہاں تک ہی رہتے ہیں سارے لوگ میں نے پچھلے لیکچر میں بھی عرض کیا تھا کہ زیادہ تر لوگ یہی تک ہیں کہ شریعت ہے کافی ہے اور آگے ضرورت نہیں ہے نماز روزہ زکوۃ حج پورا ہو گیا، اللہ فرما رہا ہے صرف شریعت نہیں **وَّمِنْهَا جاً** اور عمل کی راہ

یاد رکھیئے کہ **وَّمِنْهَا جاً** سے مراد طریقت ہے، کیا ہے، طریقت ہے اللہ والوں کا راستہ ہے عمل کرنے کے طریقے ہیں، نماز پڑھنے کے طریقے ہیں، وظائف پڑھنے کے طریقے ہیں عمل کی راہ ہے آپ دیکھیں آپ جب سے بیعت ہوئی ہیں، بیعت جو ہو جاتا ہے اس کے بعد سوائے عمل کے اس کو کچھ نہیں ملتا وہ نماز پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے، تسبیح پڑھتا ہے، درود پڑھتا ہے ذکر کرتا ہے، عمل کرتا ہے تو کہا گیا کہ نیڑی شریعت نہیں کافی ہوگی **وَّمِنْهَا جاً** بلکہ اب اسے منہاج یعنی عمل کے راستے پہ بھی چلنا ہے اب اس پہ بعض، مسئلہ یہ ہے کہ ہم لفظوں کے مارے ہوئے لوگ ہیں ہم کہتے ہیں بیعت نہیں صحیح، بیعت نہیں منہاج کہہ لو نہیں میں نہیں مانتا طریقت نہیں مانتا لفظوں سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں بھئی منہاج بھی وہی ہے طریقت بھی وہی ہے بیعت کا لفظ بھی وہی ہے تو لفظوں میں نہ پھنسیں آپ، قرآن جو کہہ رہا ہے اس کے معنی اور مفہوم پہ جائیں بس، قرآن کہہ رہا ہے کہ شریعت جو ہے ابھی میں نے اسکی تعریف آپ کے سامنے بیان کر دی جو صاحب ضیاالنبی نے آپ کے سامنے لکھی ہے، شریعت اس راستے کو کہتے ہیں جس پہ آگے چلے انسان تو اس کو پانی مل جائے، آگے فرمایا

والشريعة فی الّغة الطريق يتوصل منه الى الماء

''جو اس طرح شریعت اور شرعت اس راہ کو کہا جاتا ہے جو نجات دارین کی طرف رہنمائی کرتی ہے'' (اللہ اکبر)

اس سے پہلے اللہ نے فرمایا **لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ** ہم نے ہر ایک کے لئے، ضروری نہیں سارے ہی قادری ہو جائیں، سارے ہی نقشبندی ہو جائیں، سارے ہی چشتی ہو جائیں سارے ہی سہروردی ہو جائیں، سارے ہی قلندری ہو جائیں، سارے ہی رفاعی ہو جائیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ قرآن کا آپ کے سامنے فیصلہ ہے **لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ** ہم نے ہر ایک کے لئے بنائے ہوئے ہیں الگ الگ، ہر ایک کے لئے الگ الگ بنائے ہوئے ہیں تمہارا جدھر ذوق ہے تم ادھر چلے جاؤ، تمہارا جہاں شوق ہے ادھر چلے جاؤ راستے سارے بنا دیئے، **تمہیں شیخ جیسے کہتا ہے پڑھنا شروع کردو، تمہارا شیخ ایسے کہتا ہے پڑھنا شروع کردو کوئی اختلاف نہیں ہے** اب اس سے یہ ثابت ہوا کہ امت کے اندر اختلاف یہ

خود اللہ کی مرضی ہے، مرضی ان معنوں میں ہے کہ اللہ اس سے آزماتا ہے کہ کون صحیح رستے پہ آتا ہے کون برے پہ آتا ہے آگے قرآن کا مفہوم موجود ہے پڑھیے ذرا، اللہ فرما رہا ہے اور اگر چاہتا اللہ پاک تو بنا دیتا تم سب کو ایک ہی امت، کوئی نبی نہ بھیجتا، صرف حضورؐ آتے کافی تھے ساری امت آپ ہی کی ہوتی، اسی طرح غوث اعظمؒ اکیلے ہی کافی ہیں **(سبحان اللہ)** پیرانِ پیر، دستگیر غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ اکیلے ہی کافی تھے ساری دنیا آپ کی مرید ہوتی، شاہِ نقشبند بہاؤالدین بخاری، سیّد بہاؤالدین بخاری نقشبندؒ اکیلے کافی تھے کیا ضرورت تھی سارے آپ ہی کی بیعت کر لیتے، حضرت مجدد الف ثانیؒ اکیلے کافی تھے، حضورؐ اکیلے کافی تھے لیکن اللہ فرما رہا ہے کہ اگر میں چاہتا تو سب کو ایک ہی امت میں شامل کر دیتا لیکن

وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

اور وہ چاہتا ہے کہ تمہیں آزمائے ان چیزوں سے جو تمہیں دی گئی ہیں، تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ قادری آگے نکلتے ہیں کہ نقشبندی آگے نکلتے ہیں، چشتی آگے نکلتے ہیں یا سہروردی آگے نکلتے ہیں، قلندری آگے نکلتے ہیں یا رفاعی آگے نکلتے ہیں تو ہم **تو آزماتے ہیں، ہم تو آزمائیں گے ہم تو تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم کون ہو تمہاری پہچان کیا ہے، کیسے کام کرتے ہو** حد ہوگئی کھول کے بیان کر دیا، ہم چاہتے تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتے لیکن ایسا نہ پہلے کیا نہ آج ہوگا تو اس لئے کُڑنا نہیں چاہئے کہ یہ وہابی کیوں ہیں، یہ دیو بندی کیوں ہیں، یہ شیا کیوں ہیں، یہ کیوں ہیں سارے فرقے، غلط ہے مسلمان میں یکجان ہونا چاہئے مسلمان ایک ہونے چاہئے، یہ جملے غلط ہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے اس لئے کہ یہ ہو نہیں سکتا یہ فطرت کے خلاف ہے، آپ جس راستے پہ چل رہے ہیں آپ یہ دیکھیں وہ راستہ کیسا ہے بس اس پہ چلتے جائیں دوسرے کو نہ چھیڑیں آپ، اس لئے کہ اللہ نے خود وہ راستے بنائے ہیں اس پہ چل رہے ہیں لوگ اور اگر کوئی اچھا ہوگا تو آپ کے راستے پہ خود ہی آجائیں گے لوگ آپ اندازہ کریں یہ آیت تمام فرقوں کی جڑ کاٹ دیتی ہے اور یہ کہہ رہی کہ ہم نے آزمانے کے لئے تمہیں بنایا ہے اور تم جس بھی فرقے، جس بھی شعبے، جس بھی سلسلے کے اندر ہو یہ ہماری مہربانی سمجھو کہ ہم نے اس میں تمہیں ڈالا ہوا ہے۔

تو اس لئے یہ ذہن نشین رہے کہ آپ ماشاءاللہ نقشبندی ہیں کبھی قادریوں کو برا نہ کہیں، کبھی چشتیوں کو برا نہ کہیں، کبھی کسی اللہ والے کو بات نہ کہیں کیونکہ ان کا اپنا طریقہ ہے اللہ فرما رہا ہے میں نے ہر ایک کے لئے الگ الگ راہ بنائی ہوئی ہے کوئی ہاتھ سیدھے کر کے نماز پڑھتا ہے، کوئی رفع یدین کر کے پڑھتا ہے، کوئی اچھل اچھل کے ذکر کرتا ہے، کوئی لیٹ کے کرتا ہے کوئی اونچی آواز سے کرتا ہے، کوئی ہے جوان کے انداز اور ہیں، ہمارے سیفی برادران ہیں وہ اچھل اچھل کے ذکر کرتے ہیں دیواروں سے ٹکراتے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر گر پڑتے ہیں کرنٹ لگاتے ہیں اپنے آپ کو، چیخیں مارتے ہیں، تو اس آیت سے واضح ہو گیا بولیے بول دیجیے، واضح ہو گیا اس آیت سے کہ سب کچھ اللہ کا ایک اپنا سسٹم ہے ایک اپنا نظام ہے اس نے لوگوں کو بنایا ہوا ہے آپ ایویں نا دوسروں کو باتیں کریں، آپ اپنا حساب سیدھا رکھیں اپنی طریقت کو بہتر سمجھیں اور اسی میں چلیں **(اللہ اکبر)**

تو فرمایا ہم نے بڑی حکمت کے ساتھ ایسا کیا ہے ایک شریعت اور عمل کی راہ اس کو انشاءاللہ اگلے درس پہ چھوڑتا ہوں، آگے '**فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** کا لفظ آ رہا ہے اس ایک دو لفظوں کے اوپر آپ نے تین گھنٹوں کی گفتگو فرمائی تھی '**فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** نیکیوں میں آگے بڑھو، یہ کیا ہے انشاءاللہ اگلے درس میں، باقی کچھ آگے بھی باتیں میں عرض کروں گا جس پہ اللہ نے فرمایا پھر وہ آگاہ کرے گا تمہیں تم جن باتوں پہ جھگڑا کرتے تھے اس پہ بڑا خوبصورت کلام ہے انشاءاللہ میں اسے اگلے درس میں عرض کروں گا۔

قرآن پاک رشد وہدایت کا ذریعہ ہے

عالم القرآن کورس کا مبارک سلسلہ ہے اور قرآن پاک کی اس مبارک کلاس میں جس میں قرآن کو سمجھایا جاتا ہے آپ سب کو خوش آمدید ہے قرآن پاک کی زبان اور قرآن پاک کا لہجہ سمجھنے سے ہی سمجھ آتا ہے دنیا کی ہر زبان اور دنیا کا ہر کلام اس وقت تک بے فائدہ ہے جب تک اسے سمجھا نہ جائے آپ کتنے ہی اچھے شعر سن لیں آپ کتنا ہی اچھا کسی شاعر کا کلام پڑھ لیں لیکن اگر آپ اسے سمجھیں نہیں تو ان شعروں کا حق ادا نہیں ہوسکتا اور اسی طرح اس شاعر کے کلام کا بھی حق ادا نہیں ہوسکتا تو ایسے ہی قرآن پاک صرف پڑھا نہ جائے بلکہ سمجھا بھی جائے اس کی آیات کو دیکھنا، سمجھنا، جاننا اتنا ضروری ہے کہ قرآن پاک کی آیات جب سمجھی جاتی ہیں تو اس کے بعد اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہی معرفت انسان کو اللہ کے ولّی بننے کی طرف لے کر جاتی ہے تو دنیا میں کوئی ایسا ولی نہیں جس نے قرآن سمجھا نہ ہو، کروڑوں ایسے ہوں گے جنہوں نے قرآن پڑھا ہے اربوں ہوں گے جنہوں نے قرآن پڑھا ہے لیکن ولّی وہی ہوتا ہے جس نے قرآن سمجھا ہوتا ہے تو الحمد وللہ اس کلاس میں ہم قرآن پاک کو سمجھاتے ہیں اور ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ تھوڑا سہی زیادہ سہی قرآن پاک کو سمجھنے کا موقع عطا ہوتا ہے۔

آج انشاءاللہ العزیز صفحہ نمبر ۴۷، اور سورۃ لمائدہ کا آغاز ہو چکا ہے اور سورۃ المائدہ ہم پڑھ رہے ہیں اس سورۃ مبارکہ کی آج آیت نمبر ۴۸ کا آغاز ہوگا اور اسی کے اوپر ہماری آج گفتگو ہوگی، طویل آیت ہے اس آیت کی تھوڑی سی تشریح میں نے پچھلے درس میں کر دی تھی آج انشاءاللہ العزیز اس آیت کو مکمل کرنا مقصود ہے صفحہ نمبر ۴۶ کے اوپر یہ آیت شروع ہوتی ہے۔

اللہ نے ارشاد فرمایا

آیت ۴۸

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ الۡکِتٰبِ وَمُہَیۡمِنًا عَلَیۡہِ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الۡحَقِّ ط لِکُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ شِرۡعَۃً وَّمِنۡہَا جاً ط وَلَوۡشَآ ءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنۡ لِّیَبۡلُوَکُمۡ فِیۡ مَاۤ اٰتٰکُمۡ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ O

ترجمہ:

اے حبیب ﷺ ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب یعنی قرآن سچائی کے ساتھ تصدیق کرنے والا اتارا ہے جو اس سے پہلی آسمانی کتاب ہے یہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور یہ قرآن محافظ ہے اس پہ تو آپ فیصلہ فرمادیں ان کے درمیان اس پہ کہ جو نازل فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اور آپ نہ پیروی کریں ان کی خواہشات کی اس حق کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس آیا ہے ہر ایک کے لئے ہم نے بنائی ہے تم میں سے ایک شریعت اور عمل کی راہ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو بنا دیتا ایک ہی امت، لیکن وہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے اس چیز میں جو اس نے تمہیں دی ہے تو نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور اللہ ہی کی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے پھر وہ تمہیں آگاہ کرے گا ان باتوں پہ جن پہ تم جھگڑا کیا کرتے تھے

معرکتہ الارا آیت اور اس کی تشریح جو ہے بہت ساری جو ہے ایک مفسرین کا ایک طویل سلسلہ ہے جنہوں نے اس آیت کے اوپر گفتگو کی ہے آغاز ہوا اے حبیب ﷺ

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ

ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب اتاری ہے، یعنی اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی طرف قرآن کا رخ فرمایا یہ کتاب اے نبی ہم نے آپ کی طرف اُتاری ہے آپ اس سے حضور کی فضیلت کا اندازہ کیجئے کہ قرآن آیا تو سارے عالمین کے لئے ہے لیکن اللہ فرمارہا ہے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کوئی اس سے کیا لیتا ہے کوئی کیا دیتا ہے لیکن اے نبی ہم نے یہ

کتاب صرف تجھ پہ اُتاری ہے تو ہمارا محبوب ہے ہم نے اس کتاب کو تیری طرف بھیجا ہے تو ہی اس کا مقفّل ہے تو ہی اس کا سنبھالنے والا ہے بِالْحَقِّ ،سچائی کے ساتھ ہے اس کتاب میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو جھوٹی ہو اس کتاب کی ہر آیت ہر لفظ ہر زیر زبر سچا ہے اس آیت کا ہر مضمون درست ہے کوئی یہ نہ کسی طرح جانے کہ قرآن پاک میں کوئی چیز غلط ہوسکتی ہے، یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ خود گواہی دے رہا ہے کہ یہ کلام سچا ہے۔

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ اس سے پہلے جو کتابیں آئیں ان کی یہ تصدیق کرتی ہے یعنی اللہ نے قرآن میں انجیل کا ذکر کیا، زبور کا ذکر کیا، تورات کا ذکر کیا تا کہ قرآن کے اندر ذکر آنے سے ان کتابوں کی تصدیق ہوجائے یہ بھی اللہ کی کتابیں تھیں، اگر قرآن میں ان کا ذکر نہیں آتا تو یہ کتابیں مشکوک تھیں اور کوئی ان کو نہ جانتا لیکن چونکہ قرآن میں ان کا ذکر آ گیا تو یہ کتابیں سچی ثابت ہوگئیں تو اللہ نے واقعی تین کتابیں جن میں زبور، تورات اور انجیل شامل ہیں تو اللہ نے واضح کر دیا کہ یہ پچھلی کتابوں کی تصدیق بھی کر رہی ہے ایک ایسی کتاب ہے جو نا صرف خود خوبصورت اور اعلیٰ ہے بلکہ اس کے اندر یہ بھی خاصیت ہے کہ یہ اپنے سے پچھلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے اور کسی کے سچے ہونے کی اس سے بڑی کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ وہ نہ صرف خود سچا ہے بلکہ اپنے سے پچھلوں کی سچائی کی بھی دلیل ہے تو اللہ یہ فرما رہا ہے کہ ہم نے اس کتاب کو اس لئے بھیجا ہے کہ یہ پچھلی کتابوں کی بھی تصدیق کر رہی ہے **وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ** قرآن محافظ ہے اس پہ یعنی یہ سارا کچھ قرآن کی حفاظت پہ ہے انجیل، تورات، زبور کو بے شک یہ بدل دیں لیکن اللہ نے قرآن میں جو ان کا ذکر کر دیا وہ کتابیں موجود ہیں اور اللہ نے کہیں نہ کہیں ان کو درست حالت میں رکھا ہوا ہے بظاہر انجیل تحریف شدہ ہے، بظاہر تورات تقریباً مٹ چکی ہے اور زبور کا تو کہیں نام بھی نہیں ملتا لیکن قرآن کہہ رہا ہے کہ میں محافظ ہوں ان کتابوں کا اور یہ کہیں نہ کہیں زمین پہ اس وقت اللہ کی حفاظت میں موجود ہیں اور اللہ جب چاہے گا ان کتابوں کو دوبارہ نکال دے گا۔

اس پہ تو آپ فیصلہ فرما دیں آپ ان کے درمیان اور آپ نہ پیروی کریں ان کی خواہشات کی (اللہ اکبر)

بہت خوبصورت جملہ ہے کہ آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ حضور ﷺ کوئی یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کرنے لگے تھے تو اللہ نے منع کر دیا خبردار آپ ان کی خواہشات کی نہیں ایسا نہیں تھا بلکہ حضور کو پہلے ہی آگاہ کیا جا رہا ہے کہ جو یہ لوگ آپ سے چاہتے ہیں آپ ان کے پیچھے نہ چلیں آپ کو قرآن ملا ہوا ہے آپ قرآن کے اوپر رہیں اور جو فیصلہ فرمانا ہے قرآن سے کریں

تو اس سے کوئی ذہن یہ نہ تصور لے لے کہ حضور ﷺ کو اللہ منع کر رہا ہے خبردار آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی، کہیں حضور ﷺ ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تھے تو اللہ نے منع کیا نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ پہلے سے ہی انہیں خبردار فرما رہا ہے اس حق کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس آیا ہے اب یہاں سے گفتگو شروع ہوتی ہے

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَا جاً

ہم نے ہر ایک کے لئے شریعت اور عمل کی راہ بنائی ہے یہ اصل میں آیت کریمہ جو ہے اس کے اندر بہت گہرائی ہے اور کچھ اس طرح سے اس کو مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اس سے دو چیزیں مراد ہیں، اللہ فرما رہا ہے کہ میں نے دنیا میں شخص کے لئے اس کی فطرت کے مطابق جس طرح کا وہ ہے اسی طرح کا میں نے شریعت کا حکم اور ایک راہ بنائی ہوئی ہے اگر کوئی بزرگ ہے تو اس کے لئے بزرگوں جیسے احکامات موجود ہیں، جوان ہے تو جوانوں جیسے احکامات ہیں، عورت ہے تو عورتوں جیسے احکامات ہیں، مرد ہے تو مردوں کے احکامات ہیں، بچہ ہے تو بچوں جیسے احکامات ہیں، بہو ہے ساس ہے وہ سسر ہے وہ بھائی ہے وہ باپ ہے کوئی بھی ہے ہم نے ہر ایک کے لئے عمل کی راہ اور ایک شریعت کا دائرہ بنایا ہوا ہے، قرآن کی یہ گفتگو اتنی پیاری ہے کہ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ پاک نے چونکہ یہ واضح کر دیا کہ میں نے کوئی شخص ایسا نہیں رکھا کہ جس کے لئے کوئی نہ کوئی میں نے حکم نہ اتارا ہو تو اس سے ایک تو یہ مراد ہے کہ اگر تمہیں ہدایت نہیں ملتی ہے تو تم نے ڈھونڈا ہی نہیں ہے ایک طالب علم کو کیسا ہونا چاہئے قرآن بیان کرتا ہے، استاد کو کیسا ہونا چاہئے، قرآن بیان کرتا ہے، گھر کے اندر معاملات کیسے ہونے چاہئے قرآن بیان کرتا ہے، باہر کیسے ہونے چاہئے قرآن بیان کرتا ہے، آپ کو رشتے داروں میں کیسے اُٹھنا بیٹھنا ہے قرآن بیان کرتا ہے، آپ کو تعلیم کیسے حاصل کرنی ہے اسکو کیسے استعمال کرنا ہے، آپ نے ترقی کیسے کرنی ہے کس طرح محنت کرنی ہے تو کوئی ایسا گوشہ نہیں ہے جو انسان کی

زندگی کا قرآن نے چھوڑا ہوان لفظوں کے ساتھ یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر شخص کے لئے قرآن میں ہدایت موجود ہے، ہم نے ہر ایک کے لئے بنائی ہے ایک شریعت اور عمل کی راہ ،اگر کوئی بیمار ہے قرآن کے حکم موجود ہیں، مسافر ہے قرآن کے حکم موجود ہیں ،کوئی جو ہے حمل سے ہے قرآن کے حکم موجود ہیں ،کوئی نارمل لائف میں ہے قرآن کے حکم موجود ہیں ،کوئی ایسا گوشہ تو اُٹھاؤ جہاں قرآن کی بات نہ ہو تو یہ اتنا بڑا قرآن کا ایک چیلنج ہے پوری دنیا کے لئے کوئی آ کے اس کو کھول کر دیکھے۔

حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا کہ

اگر میری رسی بھی گم ہو جائے تو وہ بھی میں قرآن سے ڈھونڈ لیتا ہوں

اس قدر قرآن کے اندر گہرائی اور قرآن ہر چیز کو گائیڈ کرنے والا ہے لیکن افسوس صد افسوس ہمارے گھروں میں انٹرنیٹ کھلتا ہے، ٹی وی کھلتا ہے، موبائل کھلتا ہے اور اگر نہیں کھلتا ہے تو قرآن ہی نہیں کھلتا ہے اور کوئی اس کو اس طرح نہیں پڑھتا ہے جس طرح اسے پڑھنے کا حق ہے، لہٰذا یہ شعور ہم بار بار بیدار کرتے ہیں اور یہ بات کرتے ہیں کہ خدارا قرآن کو ترجمے سے پڑھیں آپ جب اسے پڑھیں گے تو بہت ساری ایسی گفتگو ہو گی۔

آج جمعے میں، میں نے آخری تین سورتوں کی تفسیر عرض کی سورۃ فلک، سورۃ الناس اور سورۃ اخلاص کی تو مجھے بعد میں ایک شخص کہنے لگے کہ میرا بہت بڑا ایک ذہنی مسئلہ تھا جو میں کبھی کسی سے پوچھ نہیں سکا کہ وہ اس لئے کہ بات ہی ایسی تھی کہ مجھے شرم آتی تھی بات کرتے ہوئے میں زندگی میں اس سے بڑا پریشان تھا لیکن آج قرآن کی تفسیر سنی تو میرا وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے، تو چونکہ قرآن کو کوئی اس طرح پڑھتا ہی نہیں ہے قرآن کو کوئی اس طرح جانتا ہی نہیں ہے تو کہتے ہیں مجھے کچھ ملتا ہی نہیں ہے قرآن سے، ملنا کیا ہے مٹی ملنی ہے، سوا ملنی ہے تمہیں جب تم نے کوئی ترجمہ ہی نہیں پڑھنا، تو قرآن تو ہے ترجمے کے ساتھ تو میں نے عرض کیا کہ ابھی تو آپ نے تھوڑی سی میرے پاس وقت کم تھا میں نے جلدی سے تفسیر جو اس وقت کے اندر تھی عرض کر دی کبھی وقت ہوا تو کبھی آپ اور angle ان سورتوں کے سنتے تو اور بھی آپ کے مسئلے حل ہو جاتے تو لہٰذا قرآن کہہ رہا ہے کہ ہم نے ہر ایک کے لئے اس کے اندر رکھا ہوا ہے اگر کوئی ڈھونڈے تو لیکن افسوف یہ ہے کہ ہمارے عوام کا جو درس سننے کا انداز ہے وہ بڑا خطرناک ہے ہماری عوام کا درس سننے کا انداز یہ ہے کہ ایک ہزار بندہ اگر درس سن رہا ہے تو اس میں سے دو بندے صرف عمل کرنے والے ہیں باقی ۹۹۸ جو ہیں وہ درس کو اسی وقت پاؤں میں روندھ کر چلے جاتے ہیں۔

ہم بے عمل لوگ ہیں ہم عمل کی نیت نہیں کرتے ہیں اس اعلان کے بعد جو میں نے ابھی آپ کو پڑھایا ہے آپ کے سامنے ابھی قرآن کھلے ہوئے ہیں قرآن یہ اعلان کر رہا ہے کہ ہر ایک کے لئے ہم نے تم میں سے ایک شریعت رکھی ہے اور عمل کی راہ بنائی ہے تم پتہ کرو تم جہاں جس مسئلے میں بھی ہو تمہارے لئے قرآن میں اس کا حل موجود ہے (اللہ اکبر)

ایک تو یہ مطلب ہے۔

☆ دوسرا یہ مطلب ہے آپ چونکہ نسبت سے تعلق رکھتی ہیں، آپ نقشبندیاں بچیاں ہیں اللہ نے آپ کو نقشبندیت کا تاج عطا کیا ہے بیعت آپ نے کی ہے، اللہ والوں کا ذکر آپ نے سیکھا ہوا ہے آپ عام لوگ نہیں ہیں لہٰذا آپ کے لئے اس کا دوسرا angle بھی ہے اس آیت کا، باطنی، وہ یہ ہے کہ یہ آیت کہہ رہی ہے کہ ہم نے صرف ایک راہ ہی اپنی قربت کی نہیں رکھی، کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کوئی چشتی ہو گیا ہے تو اب چشتیوں کے اندر ہی اللہ کا قرب ہے، کوئی یہ نہ سمجھے کہ قادریوں کے اندر ہی اللہ ملتا ہے، کوئی یہ نہ سمجھے کہ نقشبندیوں کے اندر ہی اللہ ملتا ہے، چشتیوں کے اندر ہی اللہ ملتا ہے یا میں وہابی ہو جاؤں گا تو ہی میں اللہ کو پا لوں گا سنیوں کو کیا پتہ ہو اللہ کیسے ملتا ہے، سنی جو ہے وہ کہیں وہابی سارے غلط ہو گئے اور شعیہ کہیں سارے ہی غلط ہو گئے اور ہم ٹھیک ہیں تو قرآن یہ بیان کر رہا ہے کہ ہم نے تو ہر ایک کے لئے رستہ کھولا ہوا ہے، کوئی کسی رستے سے ہماری طرف آنے کی کوشش کرے ہم اسے اپنی طرف راہ دے دیں گے، حضور ﷺ کی ایک واضح حدیث موجود ہے

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (حدیث)

اللہ تک جانے کے اتنے راستے ہیں جتنے سارے انسانوں کی سانسوں کی تعداد ہے

ایک انسان کی سانسوں کی تعداد گنی نہیں جا سکتی اور فرمایا کہ سارے انسانوں کی تعداد جتنی ہے ان کی سانسوں کی تعداد اتنے اللہ تک جانے کے راستے ہیں تو آپ کسی کو غلط نہیں کہہ سکتے کوئی کسی راستے سے جا رہا ہو اسکو جانے دیں اس کو روکیں نہیں اسے غلط نہ کہیں، ہاں گناہ ہر ایک کے لئے گناہ ہے چاہے کوئی بھی کرے وہ گناہ ہو گا لیکن ایک دین کے راستے پہ کوئی چل رہا ہے اس کو اویں نہیں نہ گالیاں دیں آپ وہ کسی بھی انداز سے جا رہا ہو (اللہ اکبر)

تو آپ دیکھیں ہر ایک، ہمارے اہل سنت کے اندر بھی بہت سارے طریقے ہیں علماء کے بعض سبز پگڑیاں پہنتے ہیں، بعض سفید پہنتے ہیں، بعض کالے پہنتے ہیں، بعض پانچ کونوں والی ٹوپی استعمال کرتے ہیں، بعض براؤن ٹوپی استعمال کرتے ہیں، بعض سفید ٹوپی استعمال کرتے ہیں، بعض سانس سے ذکر کرتے ہیں بعض اونچی آواز سے ذکر کرتے ہیں، بعض اچھل کر ذکر کرتے ہیں، بعض ناچ کر ذکر کرتے ہیں، بہت کچھ ہے مطلب ایک لمبی لسٹ ہے مختلف طریقوں کی، ذکر کے مختلف انداز ہیں سٹائل ہیں جیسے ہمارے سیفی برادران ہیں ان کا ذکر آپ دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں وہ کرنٹ والا ذکر ہے وہ جیسے بندے کو کرنٹ نہیں لگ جاتی وہ اچھلتا ہے وہ کودتا ہے ایسے ہی ان کا ذکر ہے، اس طرح بہت سارے طریقے ہیں تو اللہ فرما رہا ہے کہ

ہم نے ہر ایک کے لئے اس کی طبیعت کے مطابق شریعت رکھی ہوئی ہے (اللہ اکبر)

ایک بزرگ کے پاس میں نے عرض کیا تھا ایک شخص آیا اس نے کہا حضور میں نے ذکر سیکھنا ہے میں نے بیعت ہونا ہے آپ کی لیکن یہ بتا دیں کہ چار سلسلے ہیں نقشبندی ہیں، قادری ہیں، چشتی ہیں، سہروردی ہیں میں کس میں بیعت ہوں آپ مجھے حکم لوں گا بیعت ہو جاؤں گا نسبت حاصل کر لوں گا آپ نے فرمایا دیکھو بیٹے

مسئلہ یہ ہے کہ اللہ نے کسی کو پابند نہیں کیا جس کی جو طبیعت ہے نا وہ وہیں جائے تو فرمایا مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میری طبیعت کیا ہے تو کہا اچھا چلو میں ایک مثال دیتا ہوں تم مجھے یہ بتاؤ کہ ایک کھیت اگر ہو اور اس کھیت کے اندر فصل بھی لگی ہو اور نئی فصل لگانی ہو تو اس کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ یہ ہے کہ پہلے سارا کھیت صاف کرو پرانی فصل ساری کاٹو، جڑی بوٹیاں ساری نکالو اور اچھی طرح ہل چلاؤ اور پھر نئی فصل لگاؤ ایک تو یہ طریقہ ہے، دوسرا یہ طریقہ ہے کہ پہلے ایک row صاف کرلو اس جگہ فصل لگا دو پھر دوسری row صاف کر دو پھر وہاں فصل لگاؤ، پھر تیسری row صاف کر دو پھر وہاں فصل لگاؤ، یہ دو طریقے ہیں تمہارا ذہن پہلے طریقے پہ زیادہ ہے یا دوسرے طریقے پہ، تمہیں کس طرف تمہارا ذہن لے کر جاتا ہے کہ کیا پوری فصل صاف کرنے کے بعد نئی فصل لگائی جائے یا تھوڑا تھوڑا کر دیا جائے اور نئی فصل لگا دی جائے تو اس نے کہا حضرت یہ جو دوسرا طریقہ ہے نا یہ مجھے زیادہ اچھا لگ رہا ہے کہ ٹائم بھی بچتا ہے اور ساتھ ساتھ نئی فصل بھی لگ رہی ہے بجائے اس کے کہ پہلے بندہ سارا کھیت صاف کرے تو تھوڑا تھوڑا کرتا جائے ساتھ ساتھ فصل لگاتا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے نقشبندیت بہتر ہے کیونکہ نقشبندی ایسے ہی کرتے ہیں وہ تمہیں پورا صاف نہیں کرتے ایک دم وہ تھوڑا تھوڑا صاف کر کے وہاں اللہ کی رحمت ڈالتے چلے جاتے ہیں، تھوڑا تھوڑا تم پہ اللہ کا کرم برساتے جائیں گے اور ایک وقت آتا ہے کہ ساری کی ساری فصل پاک ہو جاتی ہے اور تمہاری زندگی totally بدل جاتی ہے، تمہارے لئے نقشبندیت بہتر بیٹو ایسے ہی دنیا میں اللہ کی طرف جانے کے مختلف معاملات ہیں راستے ہیں (اللہ اکبر) دو زاویے ہو گئے۔

☆ ایک تیسرا زاویہ اس آیت کا یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک نے دو لفظ استعمال کیے ہیں ان کی طرف آپ کا بڑا غور ہونا چاہئے، آپ ماشاء اللہ قرآن سمجھ رہی ہیں تو آپ کے اندر آپ کی طبیعت میں ان چیزوں کی سمجھ ہونی چاہئے، دو لفظ ہیں **شِرْعَةً وَّمِنْهَا جاً** شریعت ومنھا جا یہ دو لفظ ہیں بزرگوں نے ان دونوں لفظوں کو شریعت اور طریقت کہا ہے کیا کہا ہے شریعت اور طریقت کہا ہے، منھا جا کو طریقت کہا اور شرعت کو شریعت کہہ دیا اب ان کا فرق اچھی طرح لیں کہ شریعت اور طریقت کیا ہے

شریعت اللہ کے بھیجے ہوئے احکامات کا نام ہے نمازیں پانچ ہیں، کلمہ، روزے رمضان میں ہیں، حج ہے، زکوۃ ہے، یہ ہے شریعت

یہ کیا ہے شریعت، احکامات حرام کیا کیا ہے حلال کیا ہے سارا کچھ بتا دیا، حلال چیزوں کا ذکر بھی کر دیا اور حرام چیزوں کا ذکر بھی کر دیا یہ سارے احکامات بیان ہو گئے ان کی طرف جاؤ ان کی طرف نہ جاؤ، اسے شریعت کہیں گے جب بھی آپ کسی جگہ بیٹھے ہوں گفتگو ہو رہی ہو شریعت کا لفظ آئے تو پریشان نہیں ہونا فوراً ذہن میں یہ آ جائے اس سے مراد orders ہیں احکامات ہیں حکم ہیں، اور اللہ نے جہاں جہاں جانے کا حکم دیا اور جہاں جہاں سے روکا اس چیز کو ہم کیا کہیں گے شریعت، سادہ سا معاملہ شرعت شریعت۔

اب آگے لفظ ہے مِنْهَا جاً عمل کی راہ اسے طریقت کہتے ہیں انہی اعمال کو کرنے کا طریقہ کیا ہے، حکم کیا تھے شریعت، اور انہی اعمال کو کرنے کے طریقوں کا نام طریقت ہے کہ کرنے کیسے ہیں، نماز کا حکم تو ہے پڑھنی کیسے ہے، زکوۃ کا حکم تو ہے دینی کیسے ہے، حج کا حکم تو ہے کرنا کیسا ہے، روزے کا حکم تو ہے رکھنے کیسے ہیں، برائیوں سے بچنے کا حکم تو ہے بچنا کیسے ہے، نیکیاں کرنے کا حکم تو ہے کرنی کیسے ہیں یہ سارے طریقے طریقت کہلاتے ہیں اب سمجھیں آپ بات زیادہ تر لوگ شریعت تک ہیں انہیں پتہ ہے نمازیں پانچ ہیں

روزے رمضان کے ہیں حج فلاں تاریخ کو فرض ہےاور زکوۃ اتنی ہےلیکن آگے جب تک نسبت نہ ہو جب تک شیخ نہ ہو جب تک کوئی مرشد نہ ہو وہ تمہیں ان تمام چیزوں کے بارے میں باقاعدہ گائیڈ کرے کہ نماز، رکوع، سجدہ، التحیات، ہاتھوں کا باندھنا، التحیات میں ہاتھ رکھنا، التحیات پڑھنا کیسے ہےاس کے اندر کیا معاملات ہیں یہ سار کچھ طریقت کے اندر بیعت ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے۔

روزہ رمضان میں سارے رکھتے ہیں لیکن ایک شیخ بتاتا ہے کہ روزے کے شروع میں کیا کرتے ہیں، دوپہر کے وقت کیا کرتے ہیں، شام کے وقت افطاری میں کیا کرتے ہیں، رات تراویح میں روزوں میں کیا کرتے ہیں یہ ساری چیزیں تمہیں ایک شیخ بتاتا ہے

حج یقیناً سارے کرنے چلے جاتے ہیں لیکن اگر حاجی صاحب کو شیخ مل جائے مرشد مل جائے تو مرشد گھر سے چلتے ہی بتاتا ہے کہ اب حج کے اندر کیا کرنا ہے، کعبے کے سامنے آ کے کیا کرنا ہے، اب حجرہ اسود کے سامنے آ کے کیا گفتگو کرنی ہے، تمہیں طواف کرتے ہوئے کیا دعا مانگنی ہے، تمہیں جب سعی کرنی ہے اس وقت کیا کرنا چاہئے اور جب تم عرفات، مزدلفہ یا منی میں جاؤ گے تو اس وقت کیا کرنا ہے اور جب آقا ﷺ کے درِ دولت پہ مدینہ شریف حاضر ہو گے تو وہاں کیا کرنا ہے یہ ساری چیزیں شیخ بتاتا ہے، طریقت بتاتی ہے، نسبت کے بعد سمجھ آتی ہے (اللہ اکبر) تو جس کو شیخ نہ ملے جس کو صرف شریعت کا پتہ ہو اور اسے آگے **مِنۡهَا جاً** عمل کی راہ اسے نہ آتی ہو۔

خیر رات ایک بڑی interesting بات ہوئی کسی جگہ درس دینے گئے تھے تو وہاں **ایک ساتھی کہنے لگے درس کے بعد کے حضرت ایک مسئلہ پوچھنا ہے**، مسئلہ یہ ہے کہ میں ہر جمعے دو جمعے پڑھتا ہوں ایک میں کسی مسجد میں پڑھتا ہوں کیونکہ وہ پہلے پڑھا دیتے ہیں تو چونکہ وہ قریب ہے تو میں وہاں جمعہ پڑھ لیتا ہوں پھر میں اپنے محلے میں ہوتا ہے تو میں یہاں دوسرا جمعہ پڑھ لیتا ہوں تو کیا میرے دو جمعے ہو جائیں گے میں نے کہا محترم کیا بات کر رہے ہیں جمعہ ایک ہی ہوتا ہے، جمعہ ایک ہی ہوتا ہے کہیں بھی پڑھا جائے تو ایک ہی ہوگا جمعہ ایک ہی ہوتا ہے دوسرا ہو ہی نہیں سکتا، وہ آپ کا exist ہی نہیں کرتا وہ نہ نفل بنے گا، وہ لکھا ہی نہیں جائے گا کیونکہ ایک جمعہ آپ پڑھ آئے ہیں، بڑا پریشان ہوا مجھے کہتا ہے میں تو کئی سالوں سے دو جمعے پڑھتا ہوں اور ویسے بھی پانچ نمازوں کی توفیق ہے، میں پکا نمازی ہوں، قرآن کی تلاوت اور درود پاک بھی پڑھتا ہوں تو دو جمعے پڑھتا ہوں، میں نے کہا ذرا قریب ہو جائیں وہ قریب ہو گئے میں نے کہا آپ کا کوئی شیخ ہے، کوئی نسبت ہے آپ کی تو کہنے لگے وہ کیا ہوتی ہے، نسبت کیا ہوتی ہے میں نے کہا کسی اللہ والے کے ساتھ تعلق، نسبت کوئی بیعت کا رشتہ، نہیں جی ایسا تو کچھ نہیں ہے میں نے کہا اسی لئے تیرا یہ حال ہے تو یہ ہے ہم لوگوں کا فقہ کے بارے میں علم۔

میں اکثر آپ کو اس لئے یہ مثالیں دیتا ہوں کہ لوگ ایسے ایسے اعمال کر رہے ہیں کہ اپنی طرف سے وہ نیکیاں ٹھوک رہے ہیں لیکن وہ گناہ ہیں اس لئے کہ کوئی انہیں بتانے والا نہیں، کوئی طریقت کے راستے پہ چلے گا تو اسے پتہ چلے گا تو اسی لئے اللہ نے، اگر شریعت کافی ہوتی آپ کے سامنے قرآن کھلا ہے شریعت اگر کافی ہوتی تو اللہ **مِنۡهَا جاً** کا لفظ نہ لگاتا، یہاں آگے لفظ لگایا گیا **وَّمِنۡهَا جاً** عمل کی راہ او بھئیمو لا یہ آ گیا وہ سارے حکم تو آ گئے، کہا نہیں عمل کی راہ ہے باقاعدہ ایک رستہ ہے اسے کوئی بتائے گا تجھے، اس لئے شریعت اور طریقت دونوں لازم و ملزوم ہیں شریعت طریقت کے بغیر نہیں چل سکتی اور طریقت شریعت کے بغیر نہیں چل سکتی، نماز روزہ حج زکوۃ کے حکم ہوں گے تو عمل ہوگا۔

بعض کہتے ہیں کہ ہم صرف عمل کر رہے ہیں ہمیں حکموں کی ضرورت نہیں، بعض طریقت کے اوپر جب زیادہ چلتے ہیں اور یہ اللہ والوں کی نسبت کو زیادہ اُٹھا لیتے ہیں تو پھر وہ نماز روزہ چھوڑ دیتے ہیں، کہتے ہیں ہمیں ضرورت نہیں کہا کیوں آپ کو ضرورت نہیں کہا اس لئے کہ ابھی ہمارا کلمہ ہی پورا نہیں ہوا جب کلمہ پورا ہوگا تو نماز پہ آئیں گے۔

ایک بزرگ تو یہ کہتے ہوئے پایا گیا کہ میں نے ابھی ایک اللہ اکبر کہی ہوئی ہے وہ اللہ اکبر جب تک پوری ہو گی تو میں اگلی نماز پڑھوں گا، ابھی تو میری پہلی ہی پوری نماز نہیں ہوئی تو وہ بھی بیوقوف ہے جو طریقت میں extreme پہ چلے گئے ہوئے ہیں

یہ بات بڑی سادہ سی ہے لیکن اس میں بڑی گہرائی ہے کہ

Excess of everything is bad

، دنیا میں ہر چیز کی اگر زیادتی کر دو گے تو وہ بری ہو جائے گی، پانی بہت اچھا ہے لیکن سیلاب بن جائے تو تباہی ہے، ہوا بہت اچھی ہے لیکن آندھی اور طوفان بن جائے تو اُڑا کے

رکھ دے گی اسی طرح طریقت کی انتہا پہ جو لوگ چلے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں نماز، روزے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ ایک extreme درجہ ہے جس سے لوگ نقصان کرتے ہیں، دوسرا درجہ ہے کہ لوگ نماز، روزے کی اتنی کثرت کرتے ہیں کہ اتنی نمازیں پڑھتے ہیں، اتنے روزے رکھتے ہیں، اتنے حج کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں طریقت کی ضرورت نہیں ہے ہمیں کسی شیخ کی کسی مرشد کی حاجت ہی نہیں ہے اس لئے کہ میں خود قرآن پڑھ رہا ہوں میں خود روزے رکھ رہا ہوں، میں خود نمازیں پڑھ رہا ہوں مجھے کسی کے پیچھے چلنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بھی لوگ غلط ہو گئے کیونکہ انہوں نے ادھر والا extreme درجہ پکڑ لیا اور دوسروں نے دوسرا والا extreme درجہ پکڑ لیا کہ ہم نماز شروع کر چکے ہیں وہ نماز ختم ہو گی تو ہم اگلی پڑھیں گے وہ بھی غلط ہو گئے درمیانی راہ اختیار کرنی ہو گی نماز، روزہ، حج زکوۃ بھی جاری رہے اور اللہ والوں کی guidance اور رہنمائی بھی جاری رہے یہ دونوں بیک وقت چلنے چاہیئے، الگ الگ نہ ہو تو چونکہ ہمارا دین

خیر الامور اوسطہا

''بہترین کام وہ ہے جو درمیانے ہوں''

بہترین کام وہ ہیں جو درمیان میں ہوں، نہ زیادہ نہ کم، زیادہ سونے والے، سارا سارا دن سوسو کے پاگل ہو جاتے ہیں بیوقوف ہیں ، زیادہ کھانے والے کھا کھا کے بیماریاں پیدا کر لیتے ہیں، آج بھی سائنس کہتی ہے کہ ۹۹ فیصد بیماریاں زیادہ کھانے سے پیدا ہوتی ہیں جو لوگ کم کھاتے ہیں وہ کم بیمار ہوتے ہیں، زیادہ باتیں کرنے والے اپنے راز اگل دیتے ہیں، اپنی جو ہے برائیاں خود اپنے منہ سے ہی بیان کر دیتے ہیں کیونکہ زیادہ بولتے ہیں۔ کسی بھی چیز کی زیادتی آپ کو ہمیشہ نقصان دیتی ہے

آقا ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضور نے سنا تین صحابی آپس میں گفتگو کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا کہ میں جب سے اللہ کے نبی نے اللہ کی محبت پیار دیا ہے اللہ سے بڑا پیار ہو گیا ہے لہذا میں تم دونوں گواہ ہو جاؤ کہ میں ساری زندگی شادی نہیں کروں گا تا کہ بال بچوں کی ذمہ داری نہ ہو میں خوب عبادت اور نمازیں پڑھوں گا اور کوئی بچے وغیرہ نہیں ہوں گے بڑی سکون والی لائف ہو گی، **دوسرا کہنے لگا** اچھا تم یہ کہتے ہو مجھے بھی اللہ سے بڑا پیار ہے تم دونوں گواہ ہو جاؤ میں کہتا ہوں کہ ساری زندگی روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا تا کہ روزہ رہے اور عبادت کی طرف دھیان رہے جتنا کم کھاؤں گا اتنا بہتر ہو گا اور اتنی عبادت اچھی ہو گی، **تیسرا کہنے لگا** اچھا تم یہ کہتے ہو کہ تم شادی نہیں کرو گے اور تم کہتے ہو کہ میں ساری زندگی روزے رکھوں گا میں بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں میری بھی بات سن لو کہ میں راتوں کو ہمیشہ جاگا کروں گا ساری ساری رات جاگ کر عبادت کروں گا اور پوری راتیں اللہ کی بارگاہ میں، **آقا ﷺ نے جب یہ باتیں سنی تو حضور ﷺ تشریف قریب لے آئے اور فرمایا**

یہ جو تینوں باتیں کر رہے ہو یہ کس طرح کی بات کر رہے ہو تم مجھے دیکھو، میری طرف دیکھو میں اللہ کا نبی اور محبوب ہوں ارے تم کہہ رہے ہو میں ساری رات جاگوں گا ارے میں ساری رات نہیں جاگتا میں سوتا ہوں آرام کرتا ہوں تہجد کے وقت اُٹھتا ہوں اور فجر پڑھتا ہوں، تو تم ساری رات جاگو گے یہ کونسی نیکی ہے خبردار! اس وعدے سے اپنے آپ کو روکو اور تائب ہو جاؤ اس وعدے سے توبہ کرو، اور تم کہہ رہے ہو کہ تم شادی نہیں کرو گے ساری زندگی تا کہ عبادت رہے تم مجھے دیکھو میں اللہ کا نبی اور محبوب ہوں میں اس سے قریب ہوں تم سب سے زیادہ اللہ کے زیادہ قریب ہوں میں نے ۱۱ شادیاں کی ہیں، بیوی بچے ہیں میرے معاملات ہیں گھر بار ہیں تم کہتے ہو کہ تم شادیاں نہیں کرو گے نہیں خبردار یہ وعدہ ختم کرو، اور کہا کہ تم یہ کہہ رہے تھے کہ تم ساری زندگی روزے رکھو گے اور افطار نہیں کرو گے میں اللہ کا محبوب، اللہ نبی ایسا نہیں کرتا ہوں میں کبھی روزے رکھتا ہوں کبھی افطار کرتا ہوں تو تم سب جو ایسی باتیں کر رہے ہو میری شریعت میں ایسا کچھ نہیں ہے، نارمل لائف گزارو، راتوں کو نیند پوری کرو تمہارے جسم کا حق ہے تمہارے اوپر، تمہارے بیوی بچوں کا حق ہے تمہارے اوپر، تمہارے ماں باپ کا حق ہے تمہارے اوپر، تمہارے اعضاء کا آنکھوں کا، کانوں کا جسم کا، دل کا حق ہے اس کا حق اسے لوٹاؤ، ہم جو ہیں عجیب بعض لوگ ہیں کہ عبادت کے شوق میں ایسا کرتے ہیں extreme درجے پہ چلے جاتے ہیں تو یاد رکھیئے کہ ایسا نہیں ہے اللہ نے یہاں بیان کر دیا کہ میں نے بنائی ہے ہر ایک کے لئے عمل کی راہ وہ چپ کر کے اس پہ چلتا جائے پریشان نہ ہو، ہم نے ہر ایک کے لئے عمل کی راہ بنائی ہے اور کسی کو تنگ نہ کرے، دوسرے کو مارے نہیں، دوسرے کے ساتھ جھگڑا نہ کرے۔

آپ اندازہ کیجئے یہ آیت کیا سارے کے سارے فرقہ بندی کی جڑیں اکھاڑ نہیں رہی، کیا یہ آیت ساری کی ساری فرقہ بندی کی جڑوں کو ختم نہیں کر رہی، کہ تم لوگ کہتے ہو فلاں نہ صحیح فلاں نہ صحیح اور جو ہے فلاں غلط فلاں غلط اور ہم صحیح وہ تو قرآن کی بولی نہیں ہے قرآن تو کہہ رہا ہے ہم نے ہر ایک کے لئے شریعت اور عمل کی راہ بنائی ہوئی ہے اسے

چلنے دو اس پہ ایویں نہ تنگ کرو کسی کو، آپ کی دوست ہے اہل حدیث ہے اہل سنت ہے، اہل شیعہ ہے کیا ضرورت ہے اس کے ساتھ گفتگو کرنے کی، بعض کہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھانا نہیں کھانا چاہئے، بعض کہتے ہیں جی ان کے قریب نہ بیٹھو بعض کہتے ہیں وہ مسجد میں آجائیں تو مسجد دھودو پوری یہ کن چیزوں کی طرف جا رہے ہو تم لوگ، قرآن جو کہہ رہا ہے کہ ہم نے ہر ایک کے لئے بنائی ہوئی ہے جانے دو ں انہیں (اللہ اکبر)

تو یہ ہے قرآن یہ قرآن ہے اور قرآن سب سے بہترین کلام ہے، سب سے اعلیٰ ہے۔

وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی پیر کا بیعت نہ کر دیتا، ایک ہی امت بنا دیتا، ہمیں کیا ضرورت تھی آدمؑ کو بھیجنے کی، نوحؑ کو بھیجنے کی، عیسیٰؑ کو بھیجنے، موسیٰؑ کو بھیجنے کی، ہمیں کوئی ضرورت نہیں تھی ہم تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتے، اللہ اگر چاہتا تو ساری دنیا میں مسلمان ہوتے، کوئی کفر میں نہ ہوتا، سارے کے سارے مسلم ہوتے لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا تو تم ڈنڈا لے کر لوگوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو، تم guns لے کر کیوں لوگوں کو مسلمان کرنے پے تلے ہوئے ہو، تم تلواریں لے کر کیوں مسلمان کر رہے ہو لوگوں کو

اُمَّۃً وَّاحِدَۃً

اللہ فرما رہا ہے میں تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا

وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ

لیکن اللہ تمہیں آزماتا ہے اس چیز پہ وہ خود اس نے اپنی مرضی سے ایسا نہیں کیا، اور وہ دیکھے گا کہ کون مسجد کی طرف آتا ہے اور کون سینیما جاتا ہے، کون قرآن کھولتا ہے اور کون ناول کھولتا ہے، کون اللہ بک کھولتا ہے اور کون فیس بک کھولتا ہے یہ اللہ اپنا ایک نظام ہے اس نے آزمانے کے لئے سب کو کھلا چھوڑا ہوا ہے لیکن تم ہو کہ تم ڈنڈا لے کر اس کے اوپر چڑھی ہوئی ہو، خبردار کسی کے اوپر سختی کی اجازت نہیں ہے اس لئے کہ یہ اللہ کا طریقہ نہیں ہے، قرآن کہتا ہے کہ ہم چاہتے تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتے، حضورﷺ ۶۳ برس کی زندگی گزار کے گئے شدید مشکلات میں زندگی گزاری، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ساری کی ساری دنیا آپ کے قدموں پہ اسلام قبول کرتی لیکن آپ حضورﷺ کے وصال کا دن پڑھیں اور ساری دنیا کی طرف ذرا نگاہ ڈالیں، جس وقت حضورﷺ کی آنکھیں بظاہر بند ہوئی اس وقت کتنا کفر ابھی دنیا میں باقی تھا، اگر اللہ چاہتا تو سارے لوگ مسلمان ہو جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا آپ نے جتنی بھی تبلیغ فرمائی آپ اپنی تبلیغ کر کے چلے گئے دنیا سے، باقی ساری دنیا اسی طرح کفر میں تھی اور وہ بعد میں آپ کے صحابہ نے جا کر دنیا میں آپ کا پیغام پہنچایا، کلمہ پہنچایا، نماز پہنچائی اور روزے پہنچائے اور لوگ مسلمان ہوئے، تو اگر حضور کے دور میں ایسا نہیں ہوا تو تو کونسا ساری دنیا کو فتح کرلے گی، چپ کر کے اپنا کام کرتی جا، اپنے راستے پہ چل اور جو جو تیرے ساتھ چلتا ہے، فبھا، well and good اچھی بات ہے، دعا کرتے جاؤ لوگوں کے لئے مولا ان کو ہدایت دے، ہدایت دے اور اچھے کام کرتے جاؤ آگے اللہ فرما رہا ہے فاستبقو الخیرات۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ بہترین نیکی کرتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ بس، پیچھے مڑ کے نہ دیکھو، فاستبقو الخیرات۔ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو **فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ** میں نیکیوں میں

آپ کی پیر بہن پانچ وقت کی نمازی ہے آپ چار کیوں پڑھتی ہیں، آپ چار پڑھتی ہیں فلاں تین کیوں پڑھتی ہے آگے بڑھیں آگے بڑھیں یہ بہت پیارا جملہ ہے اور مجھے یاد ہے قبلہ عالم نے اس پہ طویل ہمارے ساتھ گفتگو، مختلف درسوں میں فرمائی ہے، میرا جی چاہتا ہے اگر مجھے اجازت ملے تو میں اس کو تھوڑا سا کھولوں **فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ** نیکیوں میں آگے بڑھو، جی حکم ہے جی حکم ہونا چاہئے، یہ بہت خوبصورت جملہ ہے یہ دو لفظ ہیں لیکن اس کے اندر بڑی گہرائی ہے آگے بڑھو نیکیوں میں (اللہ اکبر)

یہ ایسے ہے جیسے اولمپکس آپ نے دیکھی ہوگی اولمپک کا وہ ٹریک دیکھا ہوگا جس میں اولمپکس کے کھلاڑی دوڑتے ہیں آپ نے دیکھا ہوگا اس کی ریس کو کہ وہ پہلے ایسے بیٹھ جاتے ہیں نیچے ٹانگیں رکھ کے اور گردن بھی نیچے کر لیتے ہیں، سارے track پہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ایک جو ہے ریفری قریب آتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک پسٹل ہوتی ہے چلاتا ہے اسے، اس کے بعد دوڑ شروع ہو جاتی ہے یہ **فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ** بالکل وہ پسٹل ہے ٹھاہ بھاگو اب، دوڑ و آگے نکلو، نیکیوں میں آگے نکلو، دیکھو تمہارے ساتھ کوئی مل تو نہیں

رہا آگے بڑھواس سے، کوئی اور قریب آ گیا ہے اب اور آ گے نکل جاؤ، ایک اور بندہ بھا گتا ہوا آ گیا ہے اب اور آ گے نکل جاؤ، تمہیں فرسٹ آنا ہے تم نے اور آ گے بڑھنا ہے

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ اب اس میں اللہ پاک نے نہ کوئی رنگ بیان کیا نہ کوئی نسل بیان کی نہ کوئی ذات بیان کی نہیں سب کو حکم دیا سارے دوڑو، سیّد بھی دوڑیں، جٹ بھی دوڑیں، شیخ بھی دوڑیں، ملک بھی دوڑیں سارے دوڑیں، عورتیں، مرد، بچے، بوڑھے سب آ گے بڑھیں نیکیوں میں آ گے نکلیں کمال کر دیا۔

بلکہ آپ یوں کہیں کہ اس کو اس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ جیسے انسان کسی کو انعام کی لالچ دیتا ہے ناذرا بھاگ کے دیکھاؤ ناتو آ گے وہ لالچ آ رہی ہے میں پڑھنے لگا ہوں اسے ذرا بھاگو ناتم آ گے، نیکیوں میں آ گے نکلنے کی کوشش کرو، اگر کوئی پانچ منٹ ذکر کرتا ہے وہ دس منٹ کیوں نہیں کرتا چھ منٹ کرتا ہے تو وہ سات منٹ کیوں نہیں کرتا، ختم خواجگان جو پڑھتی ہے وہ ہر روز نہیں پڑھ رہی، روز کیوں نہیں پڑھتی ہے ہفتے بعد ہی کیوں پڑھتی ہے آ گے بڑھو

قرآن کی یہ چند آیتوں کی تفسیر ہفتے بعد پڑھ لی ہے گھر جا کے مزید پڑھو محنت کرو، کوشش کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ فاستبقو الخیرات۔ نیکیوں میں آ گے بڑھو، ہم ایسے عجیب لوگ ہیں ہم برائیوں میں آ گے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں نا کہ یار تم نے وہ فلاں فلم دیکھی ہے کہا ہاں ہاں دو بار دیکھی ہے، دو بار او بیوقوف میں نے چھ بار دیکھی ہے، برائیوں میں آ گے بڑھتے ہیں، تم نے جو ہو فلاں سینیما گئے ہوئے ہو، ہاں جی میں تو دس بار گیا ہوا ہوں برائیوں میں آ گے بڑھتے ہیں، تمہاری کتنی girl friends ہیں، دو، میری چھ ہیں ایسے بدبخت ہیں برائیوں میں آ گے بڑھتے ہیں، تمہارے کتنے boy friend ہیں میرے چھ ہیں، میرے تو دس ہیں تو اس پہ خوش ہوتے ہیں، برائیاں بڑے خوش ہو کے بتاتے ہیں، ارے کبھی یہ بھی تو بتاؤ کیا کبھی تمہیں حضور کی زیارت ہوئی ہے، نہیں ہوئی ہے، الحمد وللہ مجھے ہر رات ہوتی ہے، کبھی یہ بھی تو بتاؤ یہ ہے

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ تمہاری داڑھی کتنی ہے آدھا انچ، میری الحمد وللہ پوری حضور کی سنت کے مطابق الحمد وللہ میری دیکھو میں تم سے آ گے ہوں، کتنے منٹ ذکر کرتی ہو جی دس منٹ، میں روزانہ آدھا گھنٹا کرتی ہوں کبھی یہ بھی تو کہو، حضرت کے بارے میں تمہارے معاملات پہلے سے بہتر ہیں، ہاں بس کبھی کبھی دل میں کبھی ان کی محبت جاگتی ہے، ہاں میں تو ۲۴ گھنٹے حضرت کی محبت میں رہتی ہوں تو یہ۔ فاستبقو الخیرات۔ ہر لمحہ آ گے بڑھنے کی کوشش کرو، پیچھے نہیں ہٹنا (اللہ اکبر)

حضور ﷺ کی امت میں ہو کر کوئی شخص اگر پیچھے رہ جائے تو وہ بڑا بیوقوف ہے، **آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ**

لوگو! سنو تم سارے مل کر دوزخ کی طرف بھاگ رہے ہو اور میں اکیلے نے تم سب کی کمر میں رسی باندھی ہوئی ہے اور میں تم سب کو اکیلا جنت کی طرف لے کر جا رہا ہوں تو آؤ نا میرے ساتھ ملو میری مدد کرو، لوگوں کو نیکیوں پہ لاؤ

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ

مجھے یاد ہے مجھے حضرت صاحب نے جب اس چیز کا شوق دیا نیکیوں میں آ گے بڑھنا چاہئے تو میں نوٹ کرنا شروع ہو گیا بتایا نہیں کسی کو لیکن میں نوٹ کرنا شروع ہو گیا کہ فلاں ساتھی کیا کیا کرتا ہے، یہ فلاں جو ہمارے senior پیر بھائی ہیں یہ کیا کیا کرتے ہیں میں نے نوٹ کرنا شروع کر دیا میں نے پھر ان چیزوں کو فالو کیا مجھے یاد ہے کوشش کی آج بھی یہی طرز عمل ہے آج بھی یہی طرز عمل ہے اپنے پیر بھائیوں کے معاملات نوٹ کرتا رہتا ہوں یہ جو مرکز مجددیہ کا idea آیا تھا یہ بھی اسی طرح آیا تھا ایسے ہی بیٹھا ہوا تو ذہن میں خیال آیا میرے کہ ایک پیر بھائی بیٹھے تھے تو گفتگو جاری تھی تو کہنے لگے یار کہ کوشش کرتے ہیں اللہ نے اب ہمیں روزی بھی وافر دے دی ہے تو کیوں نہ ہم سارے مل کر ایک مسجد بنائیں تو ہم سب بیٹھے ہوئے گفتگو جاری تھی تو فوراً دل میں خیال آیا کہ اس سے پہلے کہ یہ بنانے کا ارادہ کریں میں شروع کر دوں، مرکز مجددیہ لونچ کر دیا

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ

آ گے بڑھو دیکھی جائے گی کہ کون کہاں نکلتا ہے یہ کل قیامت کے دن فیصلہ ہو گا کل قیامت کے دن دوڑ جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچے گی تو اس وقت اللہ فیصلہ فرمائے گا کہ کون آ گے نکلا ہے لیکن آ گے بڑھنے کی کوشش کرو، یہاں پہ سستیاں طاری ہیں اور غفلتیں چڑھی ہوئی ہیں کسی کو ذکر کا کہا جائے وہ ذکر نہیں کرتی کسی کو وظائف کا کہا جائے وہ وظائف نہیں پڑھتی کسی کو نماز کی طرف لایا جائے وہ نماز چھوڑ دیتی ہے کسی کو درس کے بارے میں کہا جائے وہ درس چھوڑ دیتی ہے ایک دفعہ آئے گی، دو دفعہ آئے گی تیسری بار پھر غفلت پڑ جائے گی نہ

یہ تو ایسی دوڑ ہے جو قیامت تک جاری رہے گی **فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ** آ گے بڑھو (اللہ اکبر)

مجھے یاد ہے کہ حضرت صاحب نے جب پہلی بار ہمارے ساتھیوں کو ختم خواجگان کی اجازت دی تھی تو ختم خواجگان کی اجازت آپ نے دی اور بتایا کہ یہ جنت کے دروازے کی طرح ہے جن کو ختم خواجگان کی اجازت ہوتی ہے تو وہ ایسے ہی سمجھیں جیسے وہ جنت کے دروازے پہ بیٹھ گئے ہیں اور اب جب وہ ختم خواجگان پڑھیں گے تو اللہ سے جو مانگیں گے اللہ دے دے گا، یہ لفظ میرے کانوں کے اندر گھس کے میرے دل میں پیوست ہو گئے تو کہا انہیں مل سکتی ہے تو مجھے کیوں نہیں مل سکتی، دو آنکھیں، دو کان، وہی دماغ، وہی دل جو ان کے پاس جو یہ بیٹھ کر سنتے ہیں جو حضرت ان کا ہے وہ میرا بھی ہے، قرآن ان کے پاس ہے میرے پاس بھی ہے، اللہ کا رسول ان کا بھی ہے میرا بھی ہے، خدا ان کا بھی ہے میرا بھی ہے، مجھے کیوں نہیں مل سکتی، میرے دل میں یہ لفظ پیوست ہو گئے کہ جنت کے دروازے پہ بیٹھا دیا جاتا ہے جسے کوئی ختم خواجگان کی اجازت دے دے، اللہ والے جھوٹ نہیں بولتے سچ کہتے ہیں، میں نے کوشش شروع کر دی میں نے کہا کس طرح ملے گی تو کہا اس کے لئے پہلے قلب جاری کرنا پڑتا ہے، قلب جاری ہوگا، میں نے کہا قلب جاری کیسے ہوتا ہے، کہا کہ ذکر سے ہوتا ہے، ذکر زیادہ کرو قلب جاری ہو جائے گا یہاں سے اللہ اللہ کی آواز آئے گی اور automatic آئے گی، آپ کھانا کھا رہے ہیں، سوئے ہوئے ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، چل رہے ہیں آپ کو دل پہ اللہ اللہ کی آواز محسوس ہو آپ نے ذکر شروع نہیں کیا لیکن ذکر شروع ہو گیا ہے اسے کہتے ہیں قلب کا جاری ہونا، میں نے کہا کافی ہے، کہتے یہ کافی نہیں ہے اس کے بعد روح جاری ہو، پھر سر جاری ہو، پھر خفی جاری ہو، پھر اخفی جاری ہو، ایسے گزرتے ہوئے میں نے پوچھ لیا تو انہوں نے بتا دیا کہ یہ پانچوں لطائف کے اندر اللہ اللہ کی آواز جب آئے گی تو یہ جاری ہو جائیں گے اور جب یہ جاری ہو جائیں گے تو ختم خواجگان کی اجازت مل جائے گی۔

میں آپ کو عرض نہیں کر سکتا میری وہ محنت کے دن آج کبھی میں سوچتا ہوں تو مجھے وہ وقت یاد آتا ہے اور آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے ہیں کہ وہ کیسی محنت کے دن تھے میں دروازہ بند کر لیتا، لائٹ بند کر لیتا گھر والے سوئے ہوتے اور **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** شروع ہو جاتا، آگے بڑھو اور اپنے لطائف کی جگہ پہ پن سے نشان لگائے اور لکھا باقاعدہ یہاں پہ لطیفہ قلب ہے یہاں پہ روح ہے، یہاں سر ہے، یہاں خفی، یہاں اخفی اور پھر ذکر شروع یہاں پہ جناب کو پانچ نمازیں پڑھنی پڑ جائیں تو موت پڑ جاتی ہے کہاں آدھا آدھا گھنٹہ، ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ ذکر اور پھر وہ کر کر کے مجھے یاد ہے کہ میں کہیں پہنچا تو حضرت صاحب آپ دیر سے آپ کو کسی جگہ مصروفیت تھی آپ نے، میرے پاس اس وقت موبائل نہیں تھا میرے کسی ساتھی کے پاس تھا ان کو ملایا اور کہا ان سے میری بات کروائیں اگر یہاں وسیم بیٹھے ہیں میں نے بات کی مجھے کہا میں ذرا دیر سے آ رہا ہوں مجھے کسی جگہ کچھ مصروفیت ہے آپ ختم خواجگان پڑھائیں، مجھے یاد ہے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی میں نے کہا اتنی جلدی ڈیڑھ مہینے میں ابھی تو ڈیڑھ مہینہ بھی نہیں ہوا تھا اور میں نے وہ ذکر شروع کیا ڈیڑھ مہینے میں، میں نے کہا حضور میں پڑھاؤں، کہا ہاں آپ پڑھایئے میں آتا ہوں میں آ کے درس دے دوں گا آپ ختم خواجگان شروع کریں late نہ کریں میں دور ہوں ابھی automatic اجازت ہو گی پھر مجھے یاد ہے وہ ختمات خواجگان **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** پہ بات کر رہا ہوں وہ بات ہوئی تو اس کے بعد ہمارے چند ساتھیوں کو دلائل الخیرات شریف کی اجازت ملی، حضور ﷺ پہ درود پاک کے اوپر اعلیٰ کتاب ہے اور طریقت میں پڑھائی جاتی ہے اور عام طور پہ اسے بزرگ کسی کو بتاتے ہی نہیں ہیں یہ لفظ بھی نہیں سنا ہو گا کسی نے کہ **دلائل الخیرات شریف کہتے کس کو ہیں، درود پاک کی کتاب**، اجازت ملی تو اس دن مجھے یاد ہے کہ حضرت صاحب نے مجھے لاہور بھیجا ہوا تھا کسی کام کے سلسلے میں، پیچھے محفل ہوئی تو اس میں ساتھیوں کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی اجازت دی گئی میں نے زندگی میں پہلی بار دلائل الخیرات شریف کا نام لاہور سنا، میرا حضرت صاحب سے رابطہ ہوا تو میں نے کہا میں آ رہا ہوں تو میں نے پوچھا محفل کے بارے میں تو کہا بڑی اچھی ہوئی ہے دلائل الخیرات شریف کی ساتھیوں کو اجازت ملی ہے، میں نے کہا یہ کیا ہو گیا ہے یارا ے کینوں کہندے نے، پوچھا کہا دلائل الخیرات شریف کہا کب ملتی ہے، کہا یہ اس وقت ہوتی ہے جب کم از کم حضور ﷺ کی زیارت ہوئی ہو، اور اس قدر قربت ہو آقا ﷺ کے ساتھ کہ بہت زیادہ حضور ﷺ کا قرب حاصل ہو، درود پاک کثرت سے پڑھنے کا عادی ہو، صاف ستھرے رہنے کا عادی ہو، ہر وقت خوشبو لگائی ہو کبھی ناپاک نہ ہو، ہر وقت باوضو رہے، لطائف چل رہے ہوں، ذکر بہترین ہو اور اس کے بعد جا کے اگر شیخ استخارہ کرے تو دلائل الخیرات شریف کی اجازت ملتی ہے میں نے کہا دیکھوں گا کہ یہ کیسے نہیں ملتی، شروع کر دیا۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

آگے بڑھو پیچھے نہ ہٹو اللہ کی خاص رحمت ہوئی، دلائل الخیرات شریف کی اجازت ملی، اس کے بعد خلافت ایک لمبا سلسلہ ہے میرا اشارہ آپ سمجھ گئے ہیں کہ انسان جب

کوشش کرتا ہے (لیس الاالانسان۔،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،،) قرآن پاک نے وعدہ کرلیا کہ تم جوکوشش کروگے ہم تمہیں دیں گے ارے دنیا کا دے دیتے ہیں تو جو ہماری طرف کوشش کرتا ہے اسے کیوں نہیں دیں گے یہاں پہ کوئی ذہن ہی نہیں کسی کا ذہن ہی کوئی نہیں، بلکہ رات میں عرض کرر ہا تھا کہ ہمارے پاس آتے ہیں دنیا کے لئے ،۹۰ فیصد مریداس لئے آتے ہیں دنیا کے لئے آتے ہیں انہیں آخرت سے کوئی غرض نہیں ہوتی انہیں کوئی ٹینشن نہیں ہوتی آخرت کی کہتے ہیں دیکھی جائے گی نماز روزہ، نہ انہیں کوئی interest ہوتا ہے ذکر سے اوربس ایک چل چلاواں ساماحول ہوتا ہے اورانکے اندر سے کوئی زندگی اورکوئی اپنے معاملات کوسنوارنا مقصود ہوتا ہے تو یہ ایک ظلم ہے کہ ایک شخص جو دیتا ہی اللہ کی معرفت ہے اس سے دنیا مانگی جائے وہ تو خیر اللہ نے ڈیوٹی لگائی ہے وہ بھی خیر دے دیتے ہیں لیکن اصل میں مقصد دنیا نہیں ہوتا، مقصد اللہ اوراس کا رسول ہوتا ہے تو وہ چونکہ ہے کوئی نہیں نہ ذہن ہے ایسا تو ہم کیوں دیں کسی کو، کیوں دیں تو **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** کوشش کرونیکیوں میں آگے بڑھنے کی یہاں نیکیوں سے یہ مرادنہیں کہ رستے سے وٹہ ہٹادو بس، بڑی سے بڑی نیکی کروچھوٹی نیکیوں پہ نہ رہو، بڑی سے بڑی نیکی کی طرف دھیان کرو، بڑی سے بڑی نیکی کی نیت کرومولا مجھے توفیق دے میں سوچ کروں گی مولا مجھے توفیق دے میں ہزار بارحضور کی زیارت کرنا چاہتی ہوں، مجھے توفیق دے میں ہرسال مدینہ جانا چاہتی ہوں بڑی بڑی نیکیوں کی طرف دھیان کرو، چھوٹی نیکیاں نہیں، یہاں حال یہ ہے کہ پانچ نمازوں میں سے چار پڑھی ہیں چلو چارتو ہوگئی ہیں شکر ہے اللہ دا، یہ کوئی شکرنہیں ظلم کیا تم نے اپنے اوپر، محفل چھوٹ گئی تو چلو پھر کیا ہوانہیں گئی درس پہ کیا ہوگیا نہیں تیرا اتنا نقصان ہوگیا ہے کہ ساری زندگی پورا نہیں ہوسکتا تو ایک درس پہ نہیں گئی تو اللہ کے کرم سے محروم ہوئی کوئی پرواہ ہی نہیں کوئی بات نہیں پھر کیا ہوگیا ہے ایسا نہیں ہے۔فاستبقو الخیرات۔والاتو بڑی تکلیف میں آجاتا ہے کوئی نیکی چھوٹ جائے اس سے (اللہ اکبر)

آگے فرمایا **اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ**

جب تم واپس میری طرف آؤ گے نا **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** کر کے ناواپس میری طرف آؤ گے نا تو اللہ ہی کی طرف لوٹ کرآنا ہے سنیں جملہ کتنا پیارا ہے، ایک طرف اللہ دوڑ لگوا رہا ہے **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** آگے فرمایا اب میری طرف بھی آنا ہے تم نے یعنی وہ جو دوڑ ہے وہ میری طرف ہے، میری طرف لوٹ کرآنا ہے تم نے، تم سب آنے والے ہو میرے پاس، تو پھر وہ کیا کرے گا، وہ آگاہ کرے گا تمہیں جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے ارے کدھر بھاگتے پھرتے تھے، سنی غلط، وہابی غلط، شیعہ غلط، کیوں جھگڑتے رہتے تھے آؤ میں تمہیں بتاتا کہ تم نے کرنا کیا تھا اورکدھر ساری زندگی گزار آئے ہو کہاں ساری زندگی گم کرآئے ہو ہائے کتنا پیارا جملہ ہے کہ میں تمہیں بتاؤں گا کہ کن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے آپس میں، ہاں یہ رفع الیدین تم کیوں کرتی ہو میں تو نہیں کرتی خبردار تم نے کیا، کیوں جھگڑتے تھے، تم لوگ آمین اونچی آواز سے کیوں کہتے ہو ہم تو نہیں کہتے، کیوں لڑتے تھے، تم کیوں ختم نہیں پڑھتی تھی میں تو پڑھتی تھی، کیوں جھگڑتے تھے کیوں آپس میں لڑتے تھے، اوتمہارا پردہ صحیح نہیں ہے تم نے غلط پردہ کیا ہوتا ہے، تم کیوں لڑتے ہو لہذا فرما رہے ہیں میں ایک ایک بات کھولوں گا جن پہ تم آپس میں لڑتے تھے اورتمہیں احساس ہوگا کہ میں زندگی ضائع کرآئی ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا مجھے تو فاستبقو الخیرات۔میں آگے بڑھتی رہتی میں کسی کی طرف نہ دیکھتی اور یہ بہت بڑا اصول ہے **کہ آپ کسی کو نہ دیکھیں کہ کون پیر بہن کہاں کیوں کدھر کب چھوڑ دیں اپنی طرف دھیان کریں، اپنے گریبان اپنے معاملات کو دیکھیں اورآگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں، یہ فلاں حضرت کو فلاں کہتی ہے فلاں یہ کرتی ہے، فلاں نے مجھے یہ کہہ دیا فلاں نے مجھے یہ کہہ دیا او جانے دو بھئی تم اپنی طرف دیکھو اپنا کام کرتی جاؤ کسی کو دھیان میں نہ رکھو**

مجھے پچھلے دنوں کسی ساتھی نے بتایا کہ آپ کے بارے میں یہ کہا جارہا ہے کہ پیر بھائیوں کے اندر یہ بات ہورہی ہے کہ آپ کوئی گروپ بازی گروپ بنارہے ہیں جو کل کو حضرت صاحب کے سامنے آئے گا اورحضرت صاحب کے مقابل آپ کھڑے ہوجائیں گے مجھے یہ بتایا گیا، آخری بات میں physically جسے کہتے ہیں ناقہقہ لگانے والی بات ہوگئی تھی میں نے کہا کمال ہوگئی، کس نے کہا، جی فلاں نے کہا آپ کوئی گروپ بنارہے ہیں جو کل کو حضرت صاحب کے مقابل آئے گا اورحضرت صاحب کے مقابلے میں آپ ہوجائیں گے میں نے کہا جس بندے نے یہ بات کہی ہے اللہ اسے خوش رکھے جو بھی ہے اللہ اسے ہدایت دے ہم نے کہاں حضرت صاحب کے مقابلے میں، بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے باپ باپ ہوتا ہے وہ کسی بھی طرح بیٹا باپ نہیں بن سکتا چاہے وہ کڑوڑ عرب پتی بھی ہوجائے باپ اس کا ریڑھی بھی چلاتا ہو، باپ ہی ہوتا ہے کبھی اس کے مقابلے پہ نہیں

آتا میں کیسے مقابلے پہ لیکن مجھے خوشی ہوئی، مجھے یہ خوشی ہوئی کہ مجھے یہ تصور کیا گیا کہ اتنا کام ہو رہا ہے اتنا دین کا کام ہو رہا ہے کہ یہ حضرت کے مقابلے پہ آ رہا ہے مجھے تو یہ خوشی ہوئی، شکر ہے(اللہ اکبر) مولا تیرا شکر، اب میں فون کر کے ان کے پیچھے پڑ جاتا۔

اچھا اب interesting سنیں بات میں نے اس کے جواب میں پھر کیا کیا۔ **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** بھی میں ادھر ہی رہا کہ نیکیوں میں آگے بڑھو نہ کسی کی طرف دیکھو تو میں نے ان کو فون کیا ان کو اور ان دنوں میرا صاحبزادہ بیمار تھا ہاسپٹل میں تھا میں نے باقاعدہ فون کر کے انہیں کہا کہ حضرت آپ میرے بچے کے لئے دعا کریں، سامنے ساتھیوں کو لگا کہ ان سے کوئی شکوہ کریں گے، میں نے جب انھیں دعا کے لئے کہا تو کہنے لگے ہمیں تو یہ لگا کہ آپ لڑنے لگے ہیں میں نے کہا میں نے ان کو دعا کے لئے کہنا تھا اللہ کرے کہ وہ میرے بیٹے کے لئے دعا کردیں، یہ approach ہونی چاہئے کیڑے نکالنا دوسروں کی ٹانگیں کھینچنا آگے نہ نکل جائے فلاں آگے نہ نکل جائے، یہ نہیں ہوسکتا آپ کسی کو نہیں روک سکتے جو اللہ کا قرب پانا چاہے گی کرلے گی پورا پہنچ جائے گی آپ اسے نہیں روک سکتے، لہذا ضرورت بھی نہیں روکنے کی۔

He who digs a pit for others, falls in himself

جو کسی اور کے لئے گھڑا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے لہذا کسی کو نہ دیکھیں اپنا نماز روزہ، ذکر، فکر، توبہ توبہ جاری رکھیں، اپنے درس ذکر فکر بہترین کریں، اللہ دیکھ رہا ہے نا، رسول بھی دیکھ رہا ہے نا، شیخ بھی نوٹ کر رہا ہے اسے سارا پتہ ہے ایک ایک پتہ ہے اسے، اسے بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے بہترین آگے نکلیں **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ** بہتر سے بہتر اپنے معاملات کو بنائیں انشاءاللہ اللہ ہر آنے والا دن آپ کا بامراد کرے گا اور اس ساری گفتگو سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی جو آیت ہم نے پڑھی اور جو اسکے مضمرات تھے اللہ ہمیں اس سمجھنے کی توفیق دے اور جو نہیں بیان ہو سکے اللہ وہ بھی دل میں ڈال دے یہ اللہ کا کرم ہے اللہ جسے چاہے عطا فرمائے (**آمین**)

دور حاضر میں گمراہی سے بچئے

عالم القرآن کورس کی یہ مبارک کلاس ہے جو ہر جمعے کو منعقد ہوتی ہے اور آپ سب اس میں شامل ہوتے ہیں قرآن پاک کو سمجھنے کا یہ مبارک سلسلہ ہے اس بات کو ذہن نشین رکھا جائے کہ

قرآن پاک کی ایک آیت کو سمجھ کے پڑھنا ساری رات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

قرآن پاک کو اصل میں نازل ہی سمجھنے کے لئے کیا گیا لیکن ہمارے گھروں میں نظر آتے ہیں لوگ جو قرآن پڑھتے ہیں، قرآن پڑھنے کے لئے نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے نازل کیا گیا ہے شیطان کی یہی کوشش ہے ابلیس خود ایسے کرواتا ہے کہ وہ صرف آپ کو قران پڑھائے گا جب کہ جو قرآن کا اصل معنی اور مفہوم ہیں اس کی طرف توجہ نہیں جانے دے گا اور آپ کو اسی پہ تسلی دے دیگا کہ تو نے سورۃ یسین پڑھ لی ہے کیا بات ہوگئی ہے (سبحان اللہ) بہت بڑا ثواب پایا تو نے لہذا تسلی ہو جائے گی اور دل کو ایک عجیب سی ایک تسلی کی کیفیت ڈال دیتا ہے کہ تم نے تو قرآن پڑھا ہے آج حالانکہ اللہ نے اسے صرف پڑھنے کے لئے نہیں بھیجا ہے اسے سمجھنے کے لئے بھیجا ہے تو چونکہ یہ ہمارے اس دور میں اس حد تک یہ کام خراب ہو چکا ہے کہ نسلوں کی نسلیں قرآن کی اس کیفیت سے دور ہیں اور بہت سارے ہمارے بزرگ بھی ہم نے دیکھے ہیں کہ وہ بھی انہوں نے اس طرح قرآن کو پڑھا ہے کہ وہ بھی **قرآن کے معنی اور مفہوم کو نہیں جانتے ہیں یہ بہت بڑی بدنصیبی ہے** اور اس سے ہمارے معاشرے کی جڑیں اکھڑ چکی ہیں کیونکہ کہ قرآن پاک اگر کوئی سمجھ لے تو میں اس بات کو کئی سال ہو گئے تو میں یہ بڑے وشوق سے اور تجربے کی بنا پہ کہتا ہوں کہ قرآن کو جو سمجھ کے پڑھتا ہے اس کی زندگی بدل جاتی ہے اس کو اللہ پاک بدل دیتا ہے، اس میں انقلاب پیدا ہوتا ہے اس کی سوچ میں، اس کے کردار میں، اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے برکتیں پیدا ہوتی ہیں، لیکن آج ہمارے گھروں میں جھگڑے بھی ہیں اور ہم قرآن بھی پڑھتے ہیں، ہمارے گھروں میں گناہ بھی ہیں ہم قرآن بھی پڑھتے ہیں ہمارے گھروں میں بے سکونیاں بھی ہیں ہم قرآن بھی پڑھتے ہیں، ہمارے گھروں میں فساد بھی ہیں اور ہم قرآن بھی پڑھتے ہیں تو پتہ چلا کہ ہم قرآن نہیں کچھ اور پڑھ رہے ہیں تو یہ ہماری بدنصیبی ہے جس سے بچوں کو یہ شعور دیا جا رہا ہے کہ آپ **جب بھی قرآن پڑھیں تو قرآن کو ترجمے اور تفسیر سے پڑھیں**، آج ہماری خوش نصیبی ہے لاہور سے ہمارے مہمان تشریف لائے ہیں محترمہ ساجدہ صاحبہ اور ان کے ساتھ ان کے بھائی جان بھی تشریف لائے ہیں میں خوش آمدید کہتا ہوں ،قرآن پاک کے اس درس میں آپ کو سعادت حاصل ہوئی آپ بھی شامل ہوئے۔

آج انشاءاللہ العزیز ہماری جو گفتگو کا آغاز ہوگا وہ صفحہ نمبر ۴۸۵، آیت نمبر ۵۶

آیت:54

وَمَنۡ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَO

ترجمہ:

اور یاد رکھو جس نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو مددگار بنایا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ تو بلاشبہ وہی اللہ کا گروہ ہے هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے

یہ بڑی مختصر سے مضمون کی آیت ہے لیکن اس آیت کے اندر بہت تفصیلا مواد موجود ہے اور مفسرین نے اس پہ طویل گفتگو کی ہے ''یاد رکھو جس نے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو اپنا مددگار بنایا وہی اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب آنے والا ہے اس آیت کریمہ میں ایک بہت سادہ سی ایک حقیقت سے پردہ اُٹھایا جا رہا ہے جو عام طور پہ لوگوں کے دلوں میں تکلیف پیدا کرتی ہے اور لوگ اس وجہ سے ایک دوسرے سے جھگڑ بھی پڑتے ہیں اور بعض اوقات یہ چیز بہت زبردست تکلیف کا باعث بھی بن جاتی ہے لوگ عام طور پہ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ مدد صرف اللہ ہی کرتا ہے مددگار صرف اللہ ہے اور کوئی نہیں ہے خبردار اور کسی سے تم نے مدد مانگی یہ کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور کسی دوسرے سے مدد مانگو گے تو نااعوذ باللہ شرک ہو جائے گا، بعض شرک تک بھی فتوے ٹھوک دیتے ہیں اور یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ خبردار اگر تم نے یہ کیا تو شاید دین سے ہی خارج ہو جاؤ گے

صرف اللہ سے مدد مانگو، تو یہ آیت کریمہ جو ہے یہ ان تمام لوگوں کے عقائد درست کرنے کے لئے کافی ہے، اللہ فرما رہا ہے'' اور یاد رکھو جس نے اللہ اور اس کا رسول، ترتیب ذرا دیکھیئے، سب سے پہلے مددگار کون ہے بول دیجئے اللہ، اور اسکے بعد رسول **ہٗ وَرَسُوْلَهٗ** اور پھر فرمایا **وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ** اور پھر وہ لوگ جو ایمان والے ہیں، یعنی اللہ نے ترتیب بیان کردی اپنی مدد کی یعنی مدد اللہ ہی کرتا ہے لیکن ساتھ رسول کا بھی ذکر کر دیا ہے اور ساتھ پھر ایمان والوں کا بھی ذکر کر دیا، صرف اتنا ہی نہیں کہا بلکہ یہ بھی کہا کہ یہ تو میرا یعنی اللہ کا گروہ ہے، اللہ کا گروہ یہ ہے جس میں اللہ خود شامل ہے، اس کا رسول بھی شامل ہے اور پھر ایمان والے بھی شامل ہیں، یہ تینوں مل کر اللہ کا گروہ بن رہے ہیں اور یہ میں یا کوئی اور نہیں کہہ رہا ہے یہ قرآن کہہ رہا ہے کہ یہ تینوں مل کر اللہ کا گروہ ہیں، اور پھر آگے اللہ نے فرمادیا کہ

بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب یا غالب آنے والا ہے۔

تو اس سے بہت بڑی غلط فہمی دور ہوگئی، آپ ماشاء اللہ قرآن سمجھنے والے لوگ ہیں آپ قرآن پاک کے معنی اور مفہوم کو ماشاء اللہ سال ڈیڑھ ہو چکا ہے آپ کی ذہنی راہیں کھل چکی ہیں لہذا یہ ایک بڑا سادہ سا معاملہ تھا لیکن لوگوں نے اس کو پیچیدہ بنا دیا، کہ عام زندگی میں بھی آپ جب بھی کسی بڑے مسئلے میں آتے ہیں تو آپ اس مسئلے کے اندر جو لوگ آپ کی مدد کرنے والے ہوتے ہیں ان کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ذرا ہمارے ساتھ چلیے تا کہ وہ ہمارا مسئلہ حل ہو جائے

جیسے ہماری یونیورسٹی میں بھی اسکی سادہ سی مثالیں ہر روز پیش آتی ہیں سٹوڈنٹس کا کوئی مسئلہ بنتا ہے کسی subject میں یا کسی جگہ کوئی پروبلم آجاتی ہے یا مینیجمنٹ کے حوالے سے آجاتی ہے تو وہ ہمارے پاس آجاتے ہیں کہتے ہیں سر آپ ہمارے ساتھ چلیں ڈین صاحب سے بات کریں ڈائریکٹر صاحب سے بات کریں ہمارا مسئلہ حل ہو جائے تو میں اس سے اکثر یہ بات کہتا ہوں کہ بچے جس طرح وہ تمہارا ڈین ہے وہ میرا بھی ڈین ہے میں بھی faculty member ہوں تم اس یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ ہو تمہارا بھی وہ ڈین ہے میرا بھی ڈین ہے جتنا ڈین تمہارا ہے اتنا میرا بھی ہے تو کہتے ہیں نہیں سر آپ کا ڈین کچھ اور ہے آپ جا کر بات کریں گے نا تو آپ faculty میں ہیں آپ ذرا اور حساب سے بات ہوگی میری بات ذرا جلدی سنی جائے گی تو وہاں میں پھر اسکو قرآن کی اسی بات کو یاد کرواتا ہوں میں کہتا ہوں پھر اس بات سے سمجھ لو جو قرآن میں اللہ نے کہا ہوا ہے کہ میں مددگار ہوں، رسول مددگار ہیں اور ایمان والے مددگار ہیں تو کہتے یقین کریں سر اس سے پہلے سمجھ نہیں تھی اب سمجھ آگئی ہے کہ جب کسی کو مددگار بنایا جاتا ہے تو اس لئے بنایا جاتا ہے کہ وہ اگلے کی بارگاہ میں زیادہ مقبول ہوتا ہے، چونکہ وہ زیادہ مقبول ہوتا ہے تو اس لئے جاؤ گے تو مسئلہ حل ہو جائے گا تو اللہ نے ترتیب بیان کردی اب اسی ترتیب کو آپ ذرا الٹ کریں سب سے پہلے مدد ہوگی ایمان والوں کی طرف سے **ایمان والے ایک گروہ ہیں، ایمان اصل میں آقا ﷺ کی محبت کا نام ہے**

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا یومن احدکم

ترجمہ:

''تم میں سے کوئی اس وقت مومن، ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والدین، اپنی اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے''

تو اس سے پتہ چلا کہ ایمان حضور ﷺ کی محبت کا نام ہے ایمان عشق مصطفی ﷺ ہے

؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

؎ محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے — اسی میں اگر ہو خامی تو ہر شے نامکمل ہے

تو پتہ چلا کہ جتنے عاشق رسول ہیں اللہ کے نبی سے محبت کرنے والے، عمامے پہننے والے، ٹوپیاں پہننے والے، داڑھیاں رکھنے والے حضور ﷺ کی محبت میں نمازیں پڑھنے والے،

حضورﷺ کی محبت میں درود پڑھنے والے، آقاﷺ کے عشق میں نعرے لگانے والے، آقاﷺ کی محبت میں زندگیاں گزارنے والے لوگ یمان والے ہیں اوران میں سب سے بڑا درجہ اللہ کے ولیوں کا ہے جنہیں اللہ نے اپنی ولائیت بھی عطا فرمائی، حضرت داتا صاحبؒ ایمان والے ہیں، معین الدین چشتی اجمیریؒ ایمان والے ہیں، حضرت پیر مہر علیؒ ایمان والے ہیں، حضرت پیر بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ ایمان والے ہیں یہ سارے لوگ ایمان والے ہیں جنہیں حضور سے محبت تھی یہ سارے اللہ والے

؎ نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ ایمان والوں کا پہلا درجہ ہے، ترتیب کو اب دوسری طرف سے پڑھیں، قرآن کی آیت کو دوسری طرف سے پڑھیں گے تو جلدی سمجھ آجائے گی **(اللہ اکبر)**

فرمایا پہلے نمبر پہ تو ان لوگوں سے رابطہ ضروری ہے اگر یہ ہیں تو پھر اس سے اگلی منزل آئے گی یہ تمہیں کہاں پہنچائیں گے ڈائریکٹ اللہ تک نہیں، ڈائریکٹ اللہ تک نہیں، قرآن کی آیت کیا کہہ رہی ہے، **درمیان میں کون ہے ذرا بول دیجیے رسول ہے، درمیان میں رسول ہے پھر اللہ ہے۔**

اچھا میں ایک بات سوچ رہا تھا آپ سے شیئر کرتا ہوں کہ عجیب بات ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اب اللہ پاک کی شان نہیں ہے کہ وہ اپنی کسی مخلوق سے بات کرے سوائے نبیوں کے یعنی اللہ نبیوں کے علاوہ کسی سے کلام نہیں کرتا یہ اللہ کی شان ہے وہ فرشتوں سے بھی بات کرتا ہے تو درمیان، یں اس کے جلال ہوتے ہیں درمیان میں اس کے نورانی حجابات ہوتے ہیں، فرشتہ بھی ڈائریکٹ اللہ سے کلام نہیں کرتا تو اللہ پاک جب کسی سے کلام کرے تو اس کے لئے کم از کم نبی ہونا شرط ہے، بھئی اللہ تو کسی سے ڈائریکٹ کلام نہ کرے وہ تو اس کی شان اتنی بڑی ہے کہ وہ کسی سے کلام نہیں کرتا

یہاں ہمارے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ آپ ڈائریکٹ اللہ سے بات کریں، مطلب آپ عجیب عقیدہ دیکھیں ذرا، عقیدہ کے اس ناقص ہونے کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے کہ اللہ جب ساری شانوں کا مالک ہے حالانکہ وہ ڈائریکٹ کر سکتا ہے بندے سے بات، لیکن وہ نہیں کرتا ہے درمیان میں کچھ اصول ہیں، کچھ **protocols** ہیں، کچھ درمیان میں ضابطے ہیں، کچھ **rules and regulations** ہیں ان کے ساتھ وہ بندے کی طرف آئے گا اور یہاں بندے کا کیا عقیدہ ہے کہ میں ڈائریکٹ اپنے اللہ سے بات کرسکتا ہوں، میں ڈائریکٹ اللہ سے مدد مانگوں گا تو یہ ایک ایسی چیز ہے جس نے تمام **rules and regulations** کی دھجیاں اُڑادی ہیں اور لوگ اس بات پہ عمل کرتے ہوئے بہت دور تک چلے گئے ہیں گمراہی میں نکل گئے ہیں اور نیک بندوں کا انکار شروع کر دیا ہے اور وسیلوں کا انکار شروع کر دیا ہے اور سختی سے اس بات پہ کاربند ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی یہی سیکھاتے ہیں، خبردار صرف اللہ نال گل کرو سیدھی اچھا جی یعنی اللہ خود نہیں کرتا تو تو ڈائریکٹ کرسکتا ہے، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ الگ بات ہے اسکی شان ہے وہ سنتا سب کی ہے قرآن میں اس نے کہا

ادعونی استجب لکم

''تم مجھ سے دعا مانگو میں اس کو قبول کروں گا''

یہ اس کا وعدہ ہے اس نے سنی سب کی ہے لیکن کیا گارنٹی ہے وہ قبول کرے گا، کیا گارنٹی ہے تو یہ سر راہ گزرتے ہوئے مجھے ذہن میں آگیا کہ اللہ پاک خود اس کی شان نہیں ہے تو آپ کس طرح اللہ سے ڈائریکٹ ہو سکتے ہیں درمیان میں کوئی واسطہ ہونا چاہئے تو اس ترتیب سے میں عرض کرر ہا ہوں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ پہلے کہا ایمان والے پھر کہا نہیں ایمان والے بھی کافی نہیں ہے **وَرَسُوْلُہٗ** اور اس کا رسول بھی مدد کرے اور پھر جو ہے آگے اللہ کی ذات آئے گی، **اللہ**، ترتیب یہی ہوتی ہے، ہماری طرف سے ترتیب یہی ہے اب ملاحظہ کیجئے اللہ کی طرف سے ترتیب، بات بڑی قابل غور ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے ذہن میں یہ آج اتر جائے اور دونوں ترتیبیں آپ کے ذہن میں رہیں، ابھی میں نے ترتیب عرض کی وہ مخلوق کی طرف سے تھی وہ کس کی طرف سے تھی مخلوق کی طرف سے، ایمان والے پہلے ہیں اس کے بعد رسول ہے اور پھر اللہ ہے جب اللہ کسی کی مدد کرتا ہے تو اس کے لئے وہ ڈائریکٹ وہ نازل نہیں کرتا، پہلے رسول کو مدد دی جاتی ہے رسول سے پھر وہ مدد **اٰمَنُوْ** والوں کو دی جاتی ہے اور پھر وہاں سے مخلوق کو دی جاتی ہے، اللہ کا اصول اس طرح سے ہے، اللہ سے رسول میں اور رسول سے آگے مخلوق میں، تو یہ قرآن پاک کی آیت صاف گواہ ہے کہ جو لوگ اس

ترتیب کو مدِّ نظر رکھتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے، اللہ آگے فرما رہا ہے کہ یہ لوگ غالب آئیں گے جو اس طرح مدد مانگتے ہیں وہ اللہ کا گروہ ہیں وہ اللہ کے گروہ میں شامل ہو گئے ہیں جو اس طرح مدد مانگتے ہیں اور جو اس طرح مدد گاری کرتے ہیں یا اس طرح مدد گاری کے لئے کوشش کرتے ہیں وہ اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب آکے رہتا ہے **هُمُ الْغٰلِبُوْن** وہ ہمیشہ غالب رہے

،تو ہم نے دیکھا ہے کہ چونکہ عام طور پہ **لوگ ان چیزوں کا خیال نہیں رکھتے ہیں اور ہمیشہ جو ہے اپنا بنایا ہوا ایک دین ہے**، اپنا بنایا ہوا ایک موم کی ناک کی طرح کا دین ہے جب مرضی بدل دیا، جب مرضی پکڑ لیا، جب مرضی شروع کر دیا تو ایسا نہیں ہے اللہ کے کچھ اصول ہیں کچھ ضابطے ہیں آج بھی ہمیں اس بات کی تسلی ہے اور ہمیشہ بلکہ آپ سب کو بھی اس بات پہ، سمجھدار ہیں آپ لوگ، کافی دیر سے آپ ہمارے ساتھ ہیں اس بات کو ہمیشہ اپنے ساتھ باندھ کر رکھا کریں کہ آپ کے ہر مسئلے کی خبر پہلے آپ کے بزرگوں کو ہونی چاہئے انہیں بتایا جائے کہ مجھے مدد کی ضرورت ہے میں کسی مسئلے میں ہوں اور پھر ان سے عرض کی جائے کہ آپ میرے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگیں یہ ایک ایسا اصول ہے جس پہ کبھی ناکامی نہیں آسکتی اور آپ غالب ہو جائیں گے اگر آپ اس اصول پہ عمل کریں گے جب کہ لوگ جو ہیں ان چیزوں کو اتنا bother نہیں کرتے ہیں اور اپنا ہی ایک بنایا ہوا دین ہے یار کہ میں کعبہ چلی جاؤں میں فلاں جگہ چلی جاؤں یہ ساری چیزیں اپنی جگہ ہیں لیکن قرآن پاک کا جو اصول ہے وہ اس آیت میں درج کر دیا گیا

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْن

ہمیشہ غالب آکے رہو گے، اس آیت کے بعد آیئے اگلی آیت میں جو **صفحہ نمبر ۴۸۶** پہ ہے اور **آیت نمبر ۵۷**

آیت:57

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ لَاتَتَّخِذُو االَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًاوَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوااللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَO

ترجمہ:

اے ایمان والوں ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا کر رکھا ہوا ہے، اور ان کو کتاب بھی دی گئی ہے تم سے پہلے اور نہ ہی کافروں کو اپنا دوست بناؤ، اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان والے ہو۔

اس سے اگلی آیت بھی اسی مضمون کی ہے

آیت:58

وَاِذَ انَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِاتَّخَذُوْ هَاهُزُوًاوَّاوَّلَعِباً ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّايَعْقِلُوْنَO

ترجمہ:

اور جب تم بلاتے ہو نماز کی طرف یعنی اذان دیتے ہو تو وہ اس سے مذاق اور تماشہ بناتے ہیں یہ حماقت اس لئے ہے کہ وہ ایسی قوم ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے ہیں

یہ دو آیتیں ایک ہی مضمون کی ہیں اس لئے میں نے مناسب جانا کہ میں نے اس کو آج آپ کی خدمت میں پیش کریں ویسے تو یہ آیات جو ہیں یہ اس دور میں جو یہود اور کفار تھے ان کے لئے نازل کی گئی کہ یہ دونوں جو ہیں تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں، تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنایا ہوا ہے حالانکہ ہم نے ان کو کتاب بھی دی ہے لہذا تم انہیں اپنے

دوست نہ بناؤ، ایک تو یہ اس دور کے حوالے سے شان نزول ہے جب حضور ﷺ موجود تھے اور اس وقت کفار جو ہے مسلمانوں کی رسومات کا باقاعدہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اور اسلام کی ہر چیز کا تمسخر اُڑانا اور اسلام کی ہر چیز کو دکیانوسی کہنا اور اسلام کی ہر چیز کو ایک پرانا رنگ دینا یہ تو old لوگ ہیں یہ تو conservative ہیں یہ تو بنیاد پرست ہیں، یہ تو fundamentalist ہیں یہ تو پرانی چیزوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کب ابراہیمؑ نے ایک مینڈھا ذبح کیا تھا یہ سارے ہر سال اتنے جانور ذبح کرتے ہیں، تو مذاق اُڑاتے ہیں آج بھی اسی طرح ہے، یہود جو ہیں مسلمانوں کی عبادات کا، مسلمانوں کی رسومات کا ہنسی کھیل میں مذاق اُڑاتے ہیں اس دور میں بھی ایسا ہی تھا تو اللہ پاک نے اس کو قرآن میں درج کر دیا کہ **تم ان لوگوں کے ساتھ دوستی نہ رکھو، ایک تو اس کا شان نزول میں نے عرض کر دیا۔**

دوسرا جو اس کا angle ہے جو زاویہ ہے وہ آج کے دور کے مطابق ہے آج کے دور میں بھی لوگوں نے اسلام کے اصولوں کو کچھ ایسا ہی بنایا ہوا ہے، عید آتی ہے حالانکہ عید جو ہے خوشی کا دن ہے، مغفرت کا دن ہے اور عید کے دن جہاں پانچ نمازیں پڑھنی ہیں وہاں چھ نمازیں پڑھو کیونکہ اللہ نے مغفرت نازل کر دی ہے آج چھٹی نماز عید کی نماز بھی پڑھو تو وہ تو ایک خوبصورت دن تھا لیکن ہم نے عید کے دنوں کو بھی مذاق ہنسی کھیل تماشہ اور اپنے لئے ایک جسے کہتے ہیں نا عیاشی کا دن بنایا ہوا ہے، نکلو بازاروں میں، پارکوں میں نکلو، پیو شرابیں کیوں، عید ہے آج تو یہ آج کے دنوں میں بھی لوگوں نے دین کے اصولوں کو ہنسی کھیل اور تماشہ بنایا ہوا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے حج کرنے جاتے ہیں تو زیادہ تر تصور یہی ہے کہ جائیں گے حج بھی ہوتا رہے گا ساتھ کوئی شاپنگ، کوئی بہترین قسم کی وہاں پہ کپڑے کوئی اچھا سا جو ہے سیر سپاٹے کا ماحول بھی بنے گا تو اس لئے جاتے ہیں نمازوں کو بھی اس طرح لوگوں نے بنایا ہوا ہے جی چاہتا ہے پڑھتے ہیں جی چاہتا ہے نہیں پڑھتے، ہنسی کھیل کی طرح اسے لیتے ہیں اور unseriousattitude ہے۔

یاد رکھیے کہ اسلام میں سنجیدگی اس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ سنجیدہ لوگ جو ہیں حضور ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس گئے اسلام کی دعوت دینے کے لئے جو نا تو امیر تھا، نا تو کسی سردار کا بیٹا تھا، اور نہ ہی پڑھا لکھا تھا تو حضور ﷺ اسے اسلام کی دعوت دینے تشریف لے کر گئے تو اس نے یہ سوال آپ سے کیا تھا کہ آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں، آپ خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ ہیں، نبوت کا دعویٰ آپ نے کیا ہوا ہے آپ اتنے اعلیٰ ظرف قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں آپ مجھے بلا لیتے تو آپ نے فرمایا نہیں!

اے شخص تیری سنجیدگی مجھے تیری طرف کھینچ کر لے آئی ہے تیرا یہ جو سنجیدہ رویہ ہے نا اس نے مجھے بڑا میں بڑا اس سے خوش ہوں تو بڑا سنجیدہ رہتا ہے۔

تو یہ لوگوں کے اندر آج نہیں ہے، میں نے دیکھا ہمارے بھی جو لوگ ہوتے ہیں دین کے ساتھ جن کا تعلق ہوتا ہے نماز روزے کے پابند بھی ہوتے ہیں لیکن جب وہ اپنی محفلوں میں ہوتے ہیں یا تھوڑا سا انہیں وقت ملتا ہے ہنسی مذاق کا تو وہ بعض اوقات وہ دین کے تمام اصولوں کی حدیں پھلانگ جاتے ہیں اور مذاق کا وہ لیول ہوتا ہے کہ اس لیول میں وہ ہر شے بھول جاتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے بلکہ دین کو ایک بڑے سنجیدہ طریقے سے لیا جائے اور اللہ کا بنایا ہوا یہ اصول ہے اور اللہ کے اصولوں کو کبھی بھی ایسے نہیں لیا جائے جس طرح عام لائف ہوتی ہے بلکہ بالکل serious attitude ہو، جب آپ نماز کے لئے آئی ہیں یا یہاں آپ درس قرآن کے لئے آئی ہیں، میں اکثر عرض کرتا ہوں کہ جب آپ یہاں سے سیڑھیاں چڑھتی ہیں تو آپ کا رنگ بدل جانا چاہئے آپ کا طور طریقہ ہی اور ہو جانا چاہئے وہ لوگ کہیں دیکھو ابھی تو باہر سے جب آرہی تھی اس وقت تو بڑا تو یہاں آتے ہی تیری تو آنکھیں ہی بدل گئی ہیں تو بدلنی چاہئے، بدلنی چاہئے، آپ مطلب مسجد میں گئے ہیں آپ اللہ والوں کے نزدیک آئے ہیں، آپ نیک لوگوں کی صحبت میں آ گئے ہیں۔

There should be some change in your attitude

آپ کی گفتگو میں، آپ کے اٹھنے بیٹھنے میں، آپ کے سلیقے میں، آپ کے انداز میں اگر فرق ہی نہیں پڑا تو پھر کیا کعبہ تو کیا گھر، جب کعبہ اور گھر برابر ہیں تو پھر تو فائدہ نہیں ہے فائدہ تب ہے جب آپ وہاں پہنچے ہیں تو اس وقت رنگ ہی بدل گیا ہے تو یہ نہ ہو کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر ہی کے رہے نہ اُدھر کے رہے

ہمارے لوگوں کا عام طور پہ یہی حال ہے، ہم مذاق میں اور ہنسی اور کھیل میں اس حد تک اپنا نقصان کر دیتے ہیں کہ اللہ بھی اور وصال صنم دونوں سے جاتے ہیں نہ دنیا ملتی ہے نہ دین ملتا ہے، اس لئے بڑا serious attitude ہو اور ایسا دوست ہو جو ہنسی کھیل والا ہو اس کو بھی سمجھایا جائے، دوستی جس سے ہو جس سے پیار بھی ہو، اگر اس کے اس attitude

سے آپ تنگ ہیں اور وہ نہیں چھوڑ رہا ہے تو بے شک آپ اسے چھوڑ دیں، یہ زیادہ بہتر ہے آپ کے لئے کہ وہ اپنے attitude کو نہیں بدل رہا ہے وہ اپنے ہنسی کھیل تماشے کو وہاں بھی جاری رکھتا ہے جہاں پہ ادب و آداب کا تقاضہ ہے تو لوگوں نے دین کو ایک مذاق کی طرح لیا ہوا ہے اور کوئی اس میں مسئلہ نہیں، حالانکہ یہ اصول ہیں اللہ کے بنائے ہوئے اس کو بڑے دھیان سے دیکھنا چاہیئے دین کوئی مذاق نہیں ہے اللہ کے کچھ اصول ہیں

مجھے یاد آ گیا کہ ایک جو ہے شخص تھا تو دیکھیں آپ جب اللہ کے کسی کے اصول کو توڑتے ہیں اس وقت اس کا after effect ضروری ہوتا ہے وہ ضرور آتا ہے تو ہوا یہ کہ محنت اس نے بڑی کی والدین نے بھی بڑی دعائیں مانگی، والد صاحب نے بھی بڑی دعائیں مانگی، والدہ فوت ہو گئی بیچارا تو امیر ہو گیا لیکن بس زیادہ تر لوگوں کو جب منہ کو دولت لگتی ہے نا تو زیادہ تر کی ہوا خراب ہو جاتی ہے اور زیادہ تر کا ذہن out ہو جاتا ہے

تو بڑا مشکل ہے اس کو سنبھالنا لہٰذا اس کی دعا نہیں مانگنی چاہیئے، ہمیشہ اللہ سے قناعت مانگنی چاہیئے جو مجھے دیا ہے مولا میں اسی میں خوش رہوں، یہ میرے لئے زیادہ بہتر ہے تو ایسے ہی ہوا اس نے ماں باپ کو ذرا کسی اور گھر میں شفٹ کر دیا خود وہ نئی کوٹھی میں چلا گیا تو کبھی نماز، پہلے بڑی پابندی تھی پھر چھوڑ دی اسی طرح زندگی کے شب و روز گزرنے لگے پارٹیاں ہونے لگی night parties چلنے لگی اور دن رات بڑا ایک اچھی لائف کا سلسلہ شروع ہو گیا، کوٹھیاں کاریں شروع ہو گئیں، بنگلے شروع ہو گئے، دوست بھی کافی آ کھٹے شروع ہو گئے موج بھی شروع ہو گئی والدین اسی پرانے گھر میں، والد صاحب اکیلے رہ گئے تو ایک دن وہ ملنے آیا والد اس کی فیکٹری میں تو اندر پیغام بھجوایا گیا کہ آپ کے والد صاحب آئے ہیں کوئی میٹنگ چل رہی تھی تو اس نے جو ہے وہ کہہ دیا کہ والد صاحب سے کہیں آج ٹائم نہیں ہے پھر کسی دن ملوں گا آپ آج چلے جائیں آج وقت نہیں ہے تو چونکہ کافی دیر سے وہ اس کو اس طرح لے کر چل رہا تھا دین کو ایک ہنسی مذاق بنایا ہوا تھا کہ کوئی نہیں اب تو سارا کچھ ہے، عام طور پہ لوگوں کے پاس جب پیسہ آ جائے تو وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ اب تو میں نے اللہ کو بھی خرید لیا ہے اب میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں کسی بھی شے کو کچھ بھی کر سکتا ہوں اور میرے لئے کوئی بھی چیز کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن اللہ کے اصولوں کا مذاق اُڑانے والے جو ہیں ان کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے **تو والد صاحب اُٹھے اور انہوں نے ایک جملہ کہا کہ جاؤ جا کے اپنے باس سے کہہ دو کہ جتنی دعائیں میں نے تمہیں دی تھی وہ ساری دعائیں واپس لے کر جا رہا ہوں اور اب وہ مجھ سے لینا چاہتے ہو تو آ کر گھر سے لے لینا ورنہ وہ دعائیں میں آج یہاں سے واپس لے کر جا رہا ہوں**، یہ کہہ کر تو وہ چلا گیا بڑا عجیب معاملہ بنا اسی دن شارٹ سرکٹ ہوا فیکٹری کے اندر آگ لگ گئی اور وہ شخص جس کے کروڑوں کے اثاثے تھے اور آج دنیا میں اس کا کوئی نام بھی نہیں جانتا ہے جو ایک سچا نام تھا اور لوگ اس کو جانتے بھی تھے، سارا مال و اسباب جل کر راکھ ہوا اور وہ جو دعائیں ساتھ تھی وہ نکل گئی اور ایک وقت آیا کہ وہ سڑک پہ آ گیا تو پھر اسے یاد آیا وہ جملہ میں اپنے باپ سے ملنے کے لئے کہا تھا کہ میں نہیں مل سکتا ہوں تو باپ نے کہا تھا کہ والد صاحب نے کہا تھا کہ اب میں تجھے دی ہوئی دعائیں جو میں ساری زندگی دیتا رہا اب وہ میں واپس لیتا ہوں، اس لئے دین کو بڑا سنجیدہ لیا جائے، نمازوں کو serious لیا جائے، روزوں کو بڑا serious لیا جائے، درس قرآن کو بڑا serious لیا جائے کہ اگر آپ آج آئی ہیں تو یہ ایک سلسلہ ہے یہ ایک اللہ کا کلام ہے یہ اللہ کے قرآن کی گفتگو ہے، یہ کوئی ٹھٹھہ یا مذاق نہیں کہ جب آ گئے جب جی چاہا چلے گئے ایسا نہیں ہے

آج ماشاءاللہ دو سال آپ کو یہاں تقریباً ہونے والے ہیں اب ان دو سالوں میں میری چھٹیاں دیکھیں کتنی ہیں، حضرت صاحب قبلہ نے ایک ہی بات سمجھائی تھی کہ بیٹے serious رہنا، جو بھی نیکی کرو گے بالکل سنجیدگی سے کرنا، اس کو اوپر اوپر سے نہ کرنا، serious ہو کر کرنا وہ نیکی تمہیں فائدہ دے جائے گی، ہمارے اتنے قریب رہنے والے لوگ میں دیکھتا رہا ہمارے حضرت صاحب کے قریب رہنے والے لوگ لیکن انہوں نے serious نہیں لیا اس حالت کو، اپنے اوپر اس کو سوار نہیں کیا سنجیدگی سے نہیں لیا، آج پتہ نہیں کہاں ہیں آج ان کے نام بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملتے، حضرت صاحب کے جو ہے بغلوں میں گھسے ہوتے تھے وہ لیکن serious نہیں تھے attitude serious نہیں تھا، نکل گئی ختم ہو گئے تو اللہ یہی مضمون یہاں بیان کر رہا ہے کہ مت بناؤ ان لوگوں کو دوست جنہوں نے دین کو ہنسی اور مزاق بنایا ہوا ہے حالانکہ انہیں کتاب دی ہے میں نے اور کافروں کو بھی اپنے دوست نہ بناؤ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جتنے کفار ہیں، آپ اگر foreign میں جاتے ہیں تو اتنی دوستی نہ بڑھالیں ان کے ساتھ اگر وہ تیرہ اچھا دوست ہے تو اس کو ایمان لانا چاہیئے تجھ پہ ورنہ ایویں نہ لمبی لمبی دوستیاں بنالو

بڑا ایک اچھا جملہ پڑھ رہا تھا میں کہ ہمارے جو وہابی، سنی، دیوبندی کے جھگڑے ہیں جونہی ہم پاکستان سے باہر نکلتے ہیں یہ سارے جھگڑے ایک دم ختم کیوں ہو جاتے ہیں، جونہی ہم پاکستان سے باہر نکلتے ہیں وہاں سارے غیر مسلم دوست ہوتے ہیں ہمارے، ان کے ساتھ روٹیاں، پانی سب چل رہا ہوتا ہے اور وہاں کوئی دیوبندی، وہابی کا جھگڑا نہیں

ہوتا، جونہی پاکستان میں آتے ہیں سارے ہی جھگڑے اٹھا کے شروع ہوجاتے ہیں تو یہ عجیب بات ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے آپ وہاں بھی اپنا attitude صحیح رکھیں اور اپنے دوستوں کو اپنے چن کے بنائے اور ایسے دوست جو آپ کے اللہ رسول کے راستے کی ضمانت دیں اور آپ کو اللہ رسول کے راستے پہ لے کر چلیں ان کے ساتھ یاری رکھیں باقیوں کو چھوڑ دیں، اگلا جملہ اس سے بھی خوبصورت ہے

وَاِذَ انَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِاتَّخَذُوْ ھَاھُزُوًاوَّاوَّلَعِباً

''جب تم نماز کی طرف انہیں بلاتے ہو تو وہ اسے بھی مذاق اور تماشہ بناتے ہیں''

ایک تو یہ اس دور میں بھی تھا جب حضورﷺ اذان کے جو الفاظ ہیں جب حضرت بلالؓ اذان دیا کرتے تھے تو باقاعدہ یہ اونچی اونچی قہقے لگاتے تھے یہودی یہ کونسا طریقہ ہے ہمارا یہ دیکھیں ہم بغل بجاتے ہیں، ناقوس بجاتے تھے ناوہ لوگ اپنے معبت میں بلانے کے لئے ایک ناقوس ہوتا ہے اسے بجاتے تھے کہتے یہ کیا اونچی اونچی بولنا شروع ہوجاتے ہیں تو باقاعدہ قہقے لگاتے تھے (اللہ اکبر)

تو آج بھی مسلمانوں کا کچھ یہی طریقہ ہے میں نے personally ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ اذان کی آواز پہ دروازے بند کرتے ہیں، ٹی وی اندر چل رہا ہے، ڈرامہ چل رہا ہے بڑا مزہ آ رہا ہے دروازہ بند کردو آواز زیادہ آ رہی ہے مولوی صاحب کی دروازہ بند کردو، یہ روشن دان تم نے مسجد کی طرف ہی کھلوانا تھا آواز اتنی زیادہ آتی ہے اس طرف کیوں روشن دان رکھا ہوا ہے، یہ کہتے ہوئے خود سنا بلکہ ایک بڑا اچھا قصہ **حضرت صاحب خود سنایا کرتے ہیں** کہ پاکستان بننے سے پہلے ایک علاقہ تھا جہاں مسلمان زیادہ رہتے تھے، ہندو بھی رہتے تھے تو وہاں مسلمانوں نے جب اپنی مسجد بنائی تو بجلی وغیرہ تو نہیں ہوتی تھی لیکن اونچی آواز میں مسلمان چھت پہ کھڑے ہو کر اذان جب دیتے تو اس کی آواز پورے گاؤں میں سنی جاتی تھی، چھوٹا سا گاؤں تھا، ہندو بھی رہتے تھے تو وہ اذان کی آواز جو ہے نا وہ انہیں بڑا تنگ کرتی کیونکہ یہ اذان کی آواز جو ہے نا بڑی attraction رکھتی ہے اگر کوئی صحیح اذان دے نا پتہ نہیں آپ نے سنی ہے مدینہ شریف کی اذان یا مکے کی سنی ہو، بڑی attraction ہوتی ہے اور اس کے اندر دل کا ایک خاص سرور پیدا ہوتا ہے تو جو اچھی آواز والا ہے وہ اذان پڑھ رہا ہو تو ویسے ہی نماز کی طرف چل پڑتا ہے اتنی محبت پیدا ہوتی ہے نماز، تو وہ بھی ایسے ہی اچھی آواز والا تھا وہ اذان پڑھتا تو ہندوؤں جو ہیں ان کے دلوں کو کچھ ہوتا تھا، آواز جو ہے اس کے اندر attraction ہو تو، آج بھی ہندو کہتے ہیں یہ سلطان باہوؒ کا جو کلام ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ

؎دل دریا سمندروں ڈونگے کون دلاں دیاں جانے ھو

وہ کہتے ہیں یہ باتی ہمیں سمجھ نہیں آتی لیکن یہ جو تم ھو کرتے ہو نا ہماری روح فنا ہوجاتی ہے یہ تم پتہ نہیں کیا کرتے ہو یہ پتہ نہیں ھو کیا ہے، بڑا مزہ آتا ہے اچھا مجھے وہ بتا رہے تھے ہمارے نعت خواں حضرات کہ انڈیا ہم جاتے ہیں تو وہاں specially وہ ہم سے کلام باہوؒ سنتے ہیں سکھ ہندو تو ہم کہتے ہیں آپ کو اس میں کیا سمجھ آتی ہے آپکا تو تعلق ہی نہیں ہے تو وہ کہنے لگے سمجھ ہمیں کوئی نہیں آتی یہ جو ھو کہتے ہو نا تم لوگ یہ بس کچھ ہے، بڑا ہی مزہ آتا ہے لہذا ھو سننے کے لئے ہم تم سے یہ سنتے ہیں، اچھی آواز والا کوئی پڑھ رہا ہو کلام تو اسکا ایک اپنا رعب ہوتا ہے تو وہ ہندو جو ہیں انہیں بڑی تکلیف ہوتی ہے وہ سارے اکھٹے ہو کر مسلمانوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ایسا کریں کہ آپ یہ اذان دینا بند کردیں مسلمانوں نے کہا یہ تو ہمارا طریقہ ہے اس کو تو ہم نہیں چھوڑ سکتے، اس پہ تو قتل وغرت ہوجائے گی، ہمارے اسلام کا اصول ہے ہم اسے ترک نہیں کرسکتے کہا اچھا تم لوگوں نے نماز کے لئے بلانا ہوتا ہے نا کہا ہاں، کہا وہ ڈیوٹی ہم اُٹھا لیتے ہیں ہم اُٹھا لیتے ہیں ہمارا بندہ ایک ہوگا جب نماز کا وقت ہوگا وہ گھر گھر جا کر کنڈیاں کھٹکھٹادے گا سب جو ہیں نماز کے لئے آجائیں گے، مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا چلو فساد سے بہتر ہے تم مسجد کے اندر ہی اذان دے لو نیچے ہی اور یہ جا کر بلالائیں، کیا خیال ہے بات ٹھیک ہے انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے، لوجی مسلمانوں نے مسجد کے اندر ہی ہلکی آواز میں اذان دے دی تاکہ شرط پوری ہوجائے اور ایک جو ہے لکشمن رام جو ہے وہ گاؤں میں اس کی ڈیوٹی لگ گئی وہ کنڈیاں کھٹکھٹا رہا ہے، ایک دن ڈیوٹی دی، دوسرے دن دی، تیسرے دن دی، چوتھے دن لکشمن رام نے ہاتھ جوڑ دیئے اس نے کہا کہ میں پنج وقت دیاں کنڈیاں نہیں کھٹکھٹا سکتا، یہ بڑا اوکھا کام ہے میں نہیں کرسکتا تو پھر وہ آئے انہوں نے کہا ٹھیک ہے آپ جب اذان دیتے ہیں، جب بانگ دیتے ہیں نا آپ تو سچی بات ہے ہم بانگے جاتے ہیں لہذا ہم بانگے جاتے

ہیں تو چلو اب کچھ ہو نہیں سکتا لیکن تھوڑا آہستہ دے دیا کرو تو مطلب کہنے کا یہ ہے آج بھی لوگ بانگے جاتے ہیں، اس دور میں ہندوؤں بانگے جاتے تھے اب اس دور میں لوگ ہمارے مسلمان بانگے جاتے ہیں۔

بلکہ بعض نعت جانتے ہیں انہیں نعت بڑی تکلیف دیتی ہے نعت کیوں پڑھتے ہو؟ نعت کیوں پڑھتے ہو؟ قرآن پڑھو بس، نعت کی ضرورت نہیں، بعض نعتیں جانتے ہیں، بعض صلواتے جاتے ہیں تم کیوں اذان سے پہلے صلوۃ پڑھتے ہو تو آج بھی ہے ایسے ہی، ہنسی کھیل بنایا ہوا ہے لوگوں نے نماز کو بھی ، اور نماز کی دعوت کو بھی، بعض کہتے ہیں نا آؤ نماز کے لئے چلو میری بھی پڑھ آؤ جا کے نا، میرے حصے دیوی یار جا کے ذرا پڑھ آؤ اسے اندازہ نہیں کہ اس نے یہ جملہ کہا، **بعض مفسرین نے تو یہ لکھا**

اس کا اسلام سے رشتہ ٹوٹ چکا ہے اسے دوبارہ کلمہ پڑھنا چاہئے کہ اس نے اتنا بڑا ظلم کر دیا کہ مذاق میں کہہ دیا کہ جا میری وی پڑھ آ

تو یہ عام ہم جملے بول جاتے ہیں، کھیل اور ہنسی بنایا ہوا ہے نماز کو، بعض نمازی آتے ہیں نماز پڑھ کے، او آئے ہو، ہو آئے ہو اللہ کولوں نماز پڑھ کے کوئی ملیا جے، کوئی لبیا تو انوں اس طرح بھی کہتے ہیں، تو بڑا نیک بن گیا ہے بڑی تو نمازیں پڑھتا ہے پتہ ہے تو کیا کرتا رہا ہے آج تو حاجی بنا ہوا ہے، نمازی، مذاق اُڑاتے ہیں، کوئی داڑھی شریف رکھ لے اس کا مذاق اُڑانا شروع ہو جاتے ہیں مسیتر کہنا شروع کر دیتے ہیں، ملاّ کہنا شروع کر دیتے ہیں حافظ صاحب کہنا، اس طرح عجیب وغریب القابات سے تو یہ same قرآن پاک کی آیتیں صرف اس دور کے لئے نہیں ہیں یہ قیامت تک ہر زمانے کے لئے ہیں کہ انہوں نے تو اس دور میں کھیل اور تماشہ بنایا تھا تو ہم آج بھی اسی طرح کر رہے ہیں اور آپ قرآن یہاں پڑھنے آتی ہیں کتنی تکلیفوں سے گزر کر یہاں آتی ہیں، کتنے لوگوں کے طعنے، قرآن گھر نہیں پڑھا جاتا وہاں جا کر کیا کرتی ہو، ادھر کیوں نہیں پڑھتی تو اس طرح کی بہت ساری باتیں آج بھی لوگوں نے تماشہ اور کھیل بنایا ہوا ہے (اللہ اکبر)

آگے ارشاد فرمایا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ

یہ سارے ہیں ہی ناسمجھ الّو کے پٹھے جاہل ان کا کوئی عقل سے تعلق نہیں جو مذاق اُڑتے ہیں اسلام کا، ان کے اندر عقل ہوتی تو یہ کبھی بات نہیں کرتے بلکہ سمجھدار لوگ ہوتے گفتگو کرتے ہوئے یہ خیال کرتے کہ میں اسلام کے کسی اصول کا مذاق نہ اُڑاؤں، تو یہ تین آیتیں اس حوالے سے عرض کی گئی تین آیتیں آپ کی خدمت میں آج پڑھی ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ **اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس تمام گفتگو کو ہمارے دلوں میں اتارے۔ (آمین)**

مبالغہ کی ذمہ داریاں

قرآن پاک کی تفسیر کو جاننے کی یہ کلاس ہر جمعے کو یہاں منعقد ہوتی ہے اور آپ سب کو اس میں خوش آمدید ہے آج انشاءاللہ العزیز ہمارا موضوع صفحہ نمبر ۴۹۲ پہ، آیت نمبر ۶۷، ۴۹۲ سے ہمارا آغاز ہوگا

آیت نمبر ۶۷ سورۃ المائدہ، ارشاد فرمایا

آیت ۶۷:

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰہ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَO

ترجمہ:

اے رسول ﷺ پہنچا دیجئے جو آپ کی طرف اُتارا گیا ہے آپ کے رب کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپ نے اللہ کا پیغام اور اللہ پاک بچائے گا آپ کو لوگوں کے شر سے، یقیناً اللہ پاک کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہ آیت کریمہ جو میں نے ابھی آپ کی خدمت میں پڑھی ہے اس کو آج سمجھنا مقصود ہے اس سے پہلے آج میں تفسیر عرض کر دوں گا ایک لمبا موضوع ہے یہود کے حوالے سے میں مختصر عرض کر دیتا ہوں تاکہ آپ کے ذہن میں رہے اور جب تفسیر آپ لکھیں گے اس وقت آپ کو اسکی سمجھ زیادہ بہتر آئے گی اس سے پہلے جو ہم نے آیت نمبر ۵۹ سے لیکر جو ابھی میں نے آیت پڑھائی آیت نمبر ۶۷ تک یہ پانچ آیتیں ہیں یہ پانچوں آیتیں یہود کے حوالے سے نازل ہوئی، یہود کے رد میں نازل ہوئی اور میں صرف ابھی ان کا ترجمہ پڑھ دیتا ہوں ، پھر ہم اس پہ غور کر لیں گے اور پھر میں آج کی آیت کے اوپر آتا ہوں

صفحہ نمبر ۴۸۷، آیت نمبر ۵۹

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ھَلْ تَنقِمُوْن مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَا بِاللّٰہِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَ اَنَّ اَکْثَرَ کُمْ فٰسِقُوْنَO

ترجمہ:

اے اہل کتاب کیا تم ناپسند کرتے ہو ہم سے بجز اس کے کہ ہم ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور جو اتارا گیا اس سے پہلے اور بلاشبہ تم میں سے بہت سارے فاسق ہیں، یہاں اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی دونوں ہیں جب بھی اہل کتاب کا لفظ آئے تو آپ نے یہ ذہن میں رکھنا ہے کہ یہ یہودی اور عیسائی دونوں کو کہا جا رہا ہے، آگے فرمایا آپ انہیں فرمایئے کہ کیا میں تمہیں آگاہ کروں کہ کون برا ہے ان سے باعتبار جزاء کے اللہ کے نزدیک، وہ لوگ برے ہیں جن پہ اللہ نے لعنت کی ہے اور اللہ نے غضب فرمایا ہے اور ان میں سے بعض کو بندر اور بعض کو سور بھی بنایا ہے اور وہ برے ہیں جنہوں نے شیطان کی پوجا کی ہے اور وہی لوگ بدترین ہیں بلحاظ درجہ کے دوسروں سے، بھٹکنے والے ہیں راہ راست سے، اور جب آتے ہیں تمہارے پاس تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں، حالانکہ وہ یہاں داخل بھی ہوئے کفر کے

ساتھ اور نکلے بھی یہاں کفر کے ساتھ، اور اللہ پاک خوب جانتا ہے جسے وہ چھپا رہے تھے اور آپ دیکھتے ہیں ان میں سے بہت زیادہ تیز رفتار ہیں زیادتی میں اور گناہ میں اور حرام خوری میں بے شک یہ بہت برے کام کرتے رہے ہیں، کیوں نہیں منع کرتے ان کے مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام کھانے سے بے شک وہ بہت برے ہیں وہ کرتوت جو وہ کیا کرتے تھے اور کہا یہود نے کہ اللہ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے، جکڑے جائیں ان کے ہاتھ اور پھٹکار ہو ان پہ بوجہ اس گستاخانہ قول کے بلکہ اس کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے، اور ضرور بڑھا دے گا اکثر کو ان میں سے جو نازل کیا گیا آپ کی طرف آپ کے رب سے سرکشی اور انکار میں اور ہم نے ان میں دشمنی اور بغض روزِ قیامت تک ڈال دیا ہے کہ جب کبھی وہ بھڑکاتے ہیں لڑائی کی آگ کو تو اللہ پاک اس آگ کو بجھا دیتا ہے اور یہ کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد برپا کرنے کی اور اللہ پاک فسادیوں کو پسند نہیں کرتا اور اے اہل کتاب اگر تم لوگ ایمان لاتے اور پرہیز گار بنتے تو ہم تم سے ضرور تمہاری برائیاں دور کر دیتے اور تمہیں جنت کے باغوں میں، نعمت کے باغوں میں داخل کر دیتے اور اگر وہ قائم کر لیتے تورات اور انجیل کو اور جو نازل کیا گیا ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے تو ہم انہیں فراخ رزق دیتے کہ وہ کھاتے اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی اور ان میں سے ایک جماعت اعتدال پسند بھی ہے اور اکثر ان میں سے بہت برا ہے جو کر رہے ہیں۔

یہاں تک یہ جو میں نے آیتیں پانچ پڑھی ہیں یہ آیتیں یہودیوں کے حق میں ہیں اور آج بھی یہود و نصاریٰ کی یہی عادت ہے یہودی جو ہیں وہ دن رات اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں لیکن اللہ اس میں فرما چکا ہے آپ نے پڑھ لیا قرآن سے کہ

''جب بھی یہ دشمنی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ بجھا دیتا ہے''

اللہ پاک ان کو کبھی بھی بلندی پہ نہیں آنے دیتا اور شروع سے لے کر اب تک ان کی تاریخ یہی گواہ ہے کہ ہر دور میں ان کو ایسا سرکش حکمران ملا ہے جس نے ان کا قتل عام کیا ہے، پرانے دور میں آپ بخت نصر سے آپ شروع ہو جائیں جس نے یہودیوں کی بستیوں کی بستیاں جلائی اس دور میں آپ آ جائیں تو دوسری جنگِ عظیم جو ہوئی تھی اس میں یہودیوں کے کئی ملک جو ہیں وہ ختم کر دیئے گئے بلکہ ایک بہت بڑا فاتح نام اس کا میرے ذہن سے اتر رہا ہے جس نے اپنی کرکٹ ٹیم بھی اس لئے ختم کر دی تھی مار دی تھی کہ انہوں نے میری قوم کا وقت ضائع کیا ہے اس کا نام ذرا میرے ذہن سے اتر رہا ہے ہٹلر نے بھی یہودیوں کا اس قدر قتل عام کیا کہ اس نے جاتے ہوئے ایک جملہ کہا تھا کہ

''میں یہودیوں کو سب کو ختم کر سکتا تھا لیکن میں نے کچھ یہودی اس لئے چھوڑ دیئے ہیں تا کہ ساری دنیا ان کو دیکھ کر یہ بات جان لے کہ میں نے یہودیوں کو کیوں مارا ہے اگر میں ان کو بھی مار دیتا تو دنیا مجھے برا کہتی اس لئے میں نے کچھ زندہ چھوڑ دیئے ہیں

تو بہت زیادہ ہر دور میں ہی ان کے اوپر سرکش قسم کے حکمران نازل ہوتے ہیں آج بھی یہ اسرائیل کے ملک میں رہتے ہیں اور وہاں پہ بھی ان کا وہ اپنا تو ملک نہیں ہے اور آج بھی فلسطین کے کچھ حصے پہ قبضہ کیا ہوا ہے اور آج بھی فلسطین کے ساتھ ان کی جنگ جاری ہے اور گولہ باری کرتے رہتے ہیں، قرآن پاک میں ان پانچ آیتوں میں اللہ پاک نے اتنا کھل کر ان کے خلاف بولا ہے کہ اس سے زیادہ قرآن پاک میں یہودیوں کے خلاف اتنی سخت آیتیں نہیں ہیں کہ ہم نے ہر حالت میں ہمیشہ ان کے خلاف جو بھی یہ منصوبہ بازی کرتے ہیں ہم ان کا منصوبہ توڑ دیتے ہیں تو جن کے خلاف خود اللہ ہو تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہاں ان کی دال گل سکتی ہے تو ایسے ہی آج بھی یہودی کتنی ہی کوشش کر لیں مسلمان کو مٹانے کی، عیسائی جتنی بھی کوشش کر لیں مسلمانوں کو مٹانے کی، یہ دونوں ہی اپنے مقصد میں ناکام رہیں گے (انشاءاللہ)

آیت ٦٧

یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ط وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَO

ترجمہ:

اے رسول پہنچا دیجئے جو اتارا گیا آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام ہی نہیں پہنچایا، اور اللہ پاک آپ کو لوگوں سے بچا لے گا۔

بہت خوبصورت آیت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آقا علیہ وسلم ﷺ کی محبت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے یہ آیت، آقا ﷺ کا عشق اس میں سے جھلکتا ہے ایک تو اللہ اتنے پیار سے محبت سے فرما رہا ہے کہ جو ہم نے آپ کو دیا ہے اتارا گیا ہے آپ کی طرف، حضور ﷺ پہ دو چیزیں اترتی تھیں، ایک آپ پہ وحی اترتی تھی قرآن پاک کے الفاظ کا نزول ہوتا، اور دوسرا حضور ﷺ کے علم کا راستہ صرف جبرائیلؑ ہی نہیں تھے بلکہ حضور ﷺ کو خود بھی اللہ پاک اپنی جناب سے سیکھایا کرتے تھے تو اس لئے یہ غلط فہمی عام طور پہ لوگوں کو ہوتی ہے کہ جبرائیلؑ آتا تھا تو حضور کو علم ہوتا تھا ایسا نہیں ہے آقا ﷺ کے علم کے ذریعے اور بھی تھے صرف جبرائیل ہی آپ کو آکے قرآن نہیں دیتا تھا بلکہ اللہ پاک خود بھی آپ کے قلب مبارک پہ اپنی باتیں نازل کرتا تھا جیسے

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ فرماتا ہے کہ جب بھی میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، اور جب وہ اور ذکر کرتا ہے تو میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں اور جب وہ اور ذکر کرتا ہے تو میں اس کی زبان بن جاتا ہوں اور جب وہ اور ذکر کرتا ہے تو میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں ، جب اور ذکر کرتا ہے تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں ، یہاں تک کہ پورا جسم بظاہر اس انسان کا ہے لیکن اس میں ساری طاقتیں میری ہوتی ہیں۔

تو چونکہ جب حضور نے صحابہ کو یہ الفاظ کہے تو چونکہ صحابہ کی زبان عربی تھی تو انہوں نے پوچھا حضور کیا یہ قرآن کی آیت ہے تو آپ نے فرمایا نہیں یہ قرآن نہیں ہے، تو کہا آپ نے تو ابھی فرمایا **قال اللہ تعالی** اللہ فرماتا ہے تو جو اللہ فرماتا ہے وہ تو قرآن ہوتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں یہ میری حدیث میں لکھو، یہ قرآن کی آیت نہ بناؤ تو پتہ چلا یہ جو بات ابھی میں نے سنائی ہے یہ جبرائیلؑ کے ذریعے نہیں آئی، یہ جبرائیلؑ کے ذریعے نہیں آئی، یہ حضور کو کسی اور ذریعے سے اللہ نے پہنچائی تو اس سے پتہ چلا کہ آقا ﷺ کے اوپر جو چیزیں اترتی تھی وہ دو راستوں سے اترتی تھی ایک جبرائیلؑ کے ذریعے سے اور ایک خود اللہ پاک اتارتا تھا، علم کے دو راستے تھے اور بھی ہوں گے سینکڑوں ہزاروں ہو سکتے ہیں لیکن جو بظاہر اس میں علماء نے تفسیر فرمائی ہے کہ دو طریقوں سے اللہ اپنے نبی کو علم دیتا تھا، ایک جبرائیل کے ذریعے اور ایک خود اپنی جناب کے ذریعے جو ہے ان کے دل پہ باتیں اترتی تھیں۔

تو اس آیت میں جو حکم دیا جا رہا ہے وہ بڑا واضح ہے فرمایا جو بھی اتارا گیا آپ کی طرف وہ لوگوں کو پہنچا دیں کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھیں جو بھی آپ کو دیا گیا ہے، آپ کو قرآن کی آیتیں دی گئی ہیں آپ کے دل کے اوپر ہم نے علم عطا کیا ہے اس علم کو اپنے تک نہیں رکھنا ہے اسے لوگوں تک پہنچایئے آگے دیجئیے یہ حضور ﷺ کو حکم جو ہے وہ بظاہر تو آقا ﷺ کو ہے لیکن آپ کے توصل سے آپ کی تمام امت کو ہے اور حضور ﷺ کے ہر امتی پہ یہ چیز لازم ہے کہ اس کو جو بھی اللہ کی طرف سے ملے وہ کوئی نیکی کی بات سنے وہ کوئی اچھائی کی

بات سنے وہ کوئی حدیث سنے وہ کوئی قرآن کی آیت سمجھے یا وہ کسی جگہ اچھی بات سن لے تو اس کو اپنے پاس نہ رکھے بلکہ اسے آگے بتائے **(اللہ اکبر)**

یہ اس لئے ضروری تھا میرے بچوں اس بات کو سمجھو کہ حضورﷺ جس دور میں مبعوث ہوئے جس علاقے میں آپ کو بھیجا گیا وہاں گناہوں کی اتنی کثرت تھی کہ لوگ شراب بازی، جوئے بازی، غلط کاریاں، سود، قتل وغارت یہ عام تھا یہ سب کچھ وہاں عام تھا اس لئے اللہ پاک نے اس دور کی مطابقت کے ساتھ اس حکم کو بھیجا کہ آپ کے پاس کوئی بھی میرا حکم آئے آپ نے اسے روکنا نہیں ہے بلکہ آگے بتا دینا ہے **(اللہ اکبر)**

یہ اصل میں اس بات کو ذہن نشین کیا جائے کہ قرآن پاک کی اس آیت سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ حضورﷺ کا ہر امتی مبلغ ہے آپ کا ہر امتی تبلیغ کرنے والا ہے، ضروری نہیں تبلیغ جو ہے وہ ممبر پر بیٹھ کر ہو سکتی ہے یا جس طرح میں کرسی پہ بیٹھا ہوں ایسے ہی تبلیغ ہو سکتی ہے، ایسی کوئی مراد نہیں، تبلیغ آپ ہر حالت میں کریں گے گھر ہے تو تبلیغ کریں، دوستوں میں ہیں تو تبلیغ کریں، بیٹھے ہوئے ہیں تو تبلیغ کریں چل رہے ہیں تو تبلیغ کریں سفر میں ہیں کسی بھی حالت میں اپنی تبلیغ کو نہ چھوڑیں، اچھی بات آگے بتانا یہ اپنے اوپر لازم کر لیا جائے یہ ہر حالت میں ضروری ہے، آج جو ہمارے دور کا جو حال ہو چکا ہے بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے اچھی بات بتانا چھوڑ دی ہے اور آگے بتانا تو بالکل ایسے جیسے شرم سمجھتے ہیں میں کیوں بتاؤں مجھے شرم آتی ہے لوگ میری بات نہیں سنتے، لوگ میری باتوں کا دھیان نہیں دیتے یہ نہیں ہے آپ نے آگے بات بتانی ہے لازم بتانی ہے **(اللہ اکبر)**

تو ایک مبلغ کو یہاں پیغام دیا جا رہا ہے اور آگے فرمایا

وان لم تفعل فما بلغت رسلته

اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے کچھ بھی ہمارا پیغام آگے نہیں پہنچایا، کوئی ایک بات بھی آپ نے پیچھے رکھ لی تو ہم انکاری ہیں کہ آپ نے رسالت کا حق ادا کر دیا ہے، آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا لہذا ہر بات بتائیں لوگوں کو یہی وجہ ہوئی کہ آقاﷺ نے چھوٹے سے بڑے تک، جوان سے بوڑھے تک، بچپن سے لے کر جوانیوں تک، عام سے لیکر خاص تک ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی حکم ضرور دیا ہے یہ حضور کا وہ خاصہ ہے جو کسی اور نبی کے پاس نہیں ہے کہ حضور ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی بات ضرور کر کے گئے ہیں میں اس دن پڑھ رہا تھا بخاری شریف کی ایک حدیث میری نظر سے گزری، حضورﷺ نے فرمایا کہ

"تم میں سے کوئی شخص بھی ایک پاؤں میں جوتا نہ پہنے یا تو دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے"

یہ پڑھ کر نا میں ایک دم سے still سا ہو گیا کہ اس حد تک تعلیم، اس حد تک حضور نے تعلیم دی ہوئی ہے کہ آپ ایک جوتا نہ پہنو چلتے ہوئے دونوں پہن لو یا دونوں اتار دو ایک پہننا منع ہے آپ اندازہ کریں کہ وہ نبی کیسی کس کس حالت کے لئے حکم دے کر گیا یہاں تک فرمایا کہ جب واش روم جانے لگو تو وہاں بھی یہ دعا پڑھ کر جاؤ، جب باہر نکلو تو بھی دعا پڑھو، حد ہو گئی، یہ وہ نبی ہیں جو واش روم جانے کے بھی آداب بتا رہے ہیں تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اگر حضور نظر انداز نہیں کر سکتے تھے تو

how can it possible

کہ آپ بڑی بڑی بات نظر انداز کر دیں تو لہذا حضور نے بھی حق ادا کیا ایک طرف تو اللہ نے کہا کہ آپ نے کوئی شے ایسی نہیں چھوڑنی جو پہنچا کر نہیں جانی، تو دوسری طرف نبی نے بھی حد کر دی آپ نے بھی کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جس کو بتایا نہیں آگے ہر بات کو بتایا، یہ میرے نبی کا وہ وصف ہے جس کے اوپر ہم جتنا بھی فخر کریں وہ کم ہے، یہاں تک کہ خلوت کی باتیں جو میاں اور بیوی کی آپس کی بڑی خاص گفتگو ہوتی ہے حضور نے وہ بھی بیان کر دی حضرت عائشہؓ کی زبان اقدس سے حضور کے وہ معاملات بھی لوگوں کے سامنے ہیں کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں کہ آپ کمرے میں اکیلے میں کیا گفتگو کرتے، کوئی شے چھوڑی نہیں تو حضورﷺ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے لہذا ایک مبلغ کو بھی یہ ہی کہا جا رہا ہے کہ جب آپ لوگوں کو دین کی دعوت دیں تو کچھ چھپائیں نہیں ہر شے لوگوں کے سامنے بیان کریں بعض جو ہوتے ہیں نا وہ چھپا جاتے ہیں باتیں، بعض مولوی صاحبان جن کو انتظامیہ کا ڈر ہوتا ہے یا مسجد کی انتظامیہ کا خوف ہوتا ہے کہ مینوں کڈ نا دین، تو وہ کیا کرتے ہیں وہ وہی باتیں کرتے ہیں جو انتظامیہ والے خوش ہو کر سنتے ہیں یا علاقے کے لوگ جس پہ بڑا واہ واہ کہیں وہی بس مسئلے بیان کرو باقی مسائل چھوڑ دو یہ ہمارا وہ المیہ ہے جس نے ہمارے دین کے ستون گرا دیئے ہیں، ہر شے بیان کرو لوگوں کے سامنے کھل کے ڈرتے کس سے ہو، اللہ نے آگے کتنی پیاری بات کر دی۔

وَاللّٰهُ يَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاس

اے نبی ہم تمہارے سیکورٹی گارڈ ہیں ہم تمہیں بچانے والے ہیں لوگوں سے، ہم تمہیں لوگوں سے بچائیں گے تم کسی کا خوف نہ کھاؤ، ہر ایک کے سامنے کھل کر بات کرو، اور خدا کی قسم یہی حکم آقا ﷺ سے ہوتا ہوا آپ کی تمام امت کو پہنچا کہ جتنے بھی حضور ﷺ کے امتی ہیں وہ سارے اس بات کا خیال رکھیں کہ

اگر وہ اچھی بات کہتے ہیں اور انہیں کسی جگہ سے ڈر اور خوف ہے کہ لوگ کیا کہیں گے تو وہ اس بات کو لکھ لیں س، جھ لیں کہ **وَاللّٰهُ يَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاس**. اللہ پاک خود ان کی حفاظت کرے گا لوگوں سے، لوگوں سے ان کی حفاظت کی جائے گی ڈرتے کیوں ہو **(اللہ اکبر)**

ہم نے یہی دیکھا آج تک الحمدوللہ، اللہ نے جب سے توفیق بخشی ہے سعادت ملی ہے تبلیغ کرنے کی لوگوں کو اچھی بات سنانے کی، تو بہت سارے لوگوں نے بڑے

بڑے ڈراوے بھی ڈالے ہیں، بڑا کچھ ہوا ہے کہ ایسا کردیں گے وہ کردیں گے یہ کردیں گے آپ باز آجائیں نہ کریں یہ لیکن ہر شے چھوڑ کر اسی بات پہ اعتماد کیا ہے

وَاللّٰهُ يَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاس اللہ پاک لوگوں سے حفاظت خود کرے گا تو چونکہ آپ ماشاءاللہ مبلغین میں سے ہیں بعض ہماری بچیاں درس دیتی ہیں تو وہ بھی اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ وہ کبھی بھی گھبرائے نہیں، پریشان نہ ہوں بلکہ اللہ پاک کے اس حکم پہ اعتماد رکھیں کھل کر بات کرنا یہ آپ کے سچا ہونے کی دلیل ہے یہ آپ کے سچائی پہ ہونے کی دلیل ہے

اور اگر ایک مبلغ بہادر نہ ہو تو وہ کبھی بھی کسی کو ٹھیک نہیں کر سکتا، ایک اچھی بات سنانے والے کا اگر دل ہی مرا ہوا ہے اور اس میں وہ ہے ہی نہیں courage ہی نہیں ہے حوصلہ ہی نہیں ہے لوگوں کی نفرت سننے کا تو اس نے خاک کسی کو ٹھیک کرنا ہے

بلکہ بزرگوں نے تو یہ لکھا کہ جب آپ کسی کو اچھی بات کی طرف لے کر آنا چاہتے ہیں تو سمجھ لیں اس نے ۹۰ بار انکار کرنا ہے، آپ ۹۰ بار انکار کرنے کا ذہن بنالیں پہلے، ۹۰ بار اس نے انکار کرنا ہے آپکی اچھی بات کا اور وہ ذہن پہلے ہی بنا ہو کہ اس نے ۹۰ بار ابھی میری بات نہیں سننی ہاں ۹۱ بار جب میں پہنچوں گی نا تو ہو سکتا ہے اس کا دل نرم ہو جائے، لیکن ۹۰ بار مجھے آگے سے جواب ہی ملنا ہے جا تینوں جواب اے، اس لئے ڈرنے والے، جھکنے والے، تھکنے والے لوگ مبلغ نہیں ہو سکتے جن کی آنکھوں میں چمک نہیں، جن کی باتوں میں روشنی نہیں، جن کے لہجے میں شیر جیسا حوصلہ نہیں وہ کیسے کسی کو نیک بنا سکتے ہیں، ڈرنے والے جھکنے والے، ہائے لوگ کیا کہیں گے یہ جملہ جو ہے نا کہ لوگ کیا کہیں گے اس نے بڑے لوگوں کی زندگی برباد کردی ہے اور اس بات پہ آکر لوگ ختم ہو گئے مبلغ جو ہوتا ہے وہ صفر ہو جاتا ہے جب وہ یہ سوچ لیتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے، لوگ کیا کہیں گے۔

آیئے میرے نبی نے کی سیرت سے، حضور ﷺ نے جب آپ نے تبلیغ شروع کی تو اس وقت شروع میں تو کسی نے خیال ہی نہیں کیا نا نبی کا، زیادہ خیال ہی نہیں کیا، زیادہ تر حضور کا مذاق کے لہجے میں، مذاق اڑاتے تھے کہ یہ کونسا دین لے آئے یہ کیا ایک خدا، ہمارے ۳۰۷ خدا یہ کیسے ہو سکتا ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ سٹتے اور مذاق بناتے آقا ﷺ کا لیکن حضور اس پہ توجہ نہیں کرتے آپ اپنا کام جاری رکھتے، یہاں تک کہ پہلا جب آپ کو اللہ نے فتح عطا کی جب حضرتِ صدیق اکبرؓ مسلمان ہوئے، پھر حضرت بلالؓ مسلمان ہوئے، پھر حضرت سلمان فارسیؓ آ گئے جب یہ چند لوگ آ کھٹے ہوئے نا تو پھر اس وقت ان کی گھنٹی بجی کہ یہ کیا ہو گیا ہے پہلے تو حضرت ابو طالبؓ کو بلایا گیا اور کہا گیا کہ آپ اپنے بھتیجے کو باز کر لیں ہم لڑائی نہیں چاہتے لیکن آپ اپنے بھتیجے سے کہیں کہ باز آجائے، نیکی کی دعوت نہ دے لوگوں کو یہ جو اللہ کے نام کی گفتگو کرتا ہے یہ چھوڑ دے آپ اس کے والی ہیں آپ اسے سمجھائیں، حضرت ابو طالب نے بات کی کہ دیکھو اب تو وہ لوگ میرے تک شکایت لے کر آئے ہیں اے بھتیجے مجھ پہ اتنا بوجھ نہ ڈال کہ میں اٹھا نہ سکوں

لیکن حضور نے اس پہ کوئی توجہ نہ دی آپ نے بات نہ سنی انہیں سمجھ آ گئی کہ ابو طالب سے بھی بات آ گے ہے تو پھر وہ تین شرطیں لے کر آئے کہا کہ اے محمدﷺ پہلی شرط یہ ہے کہ اگر آپ دین کی تبلیغ چھوڑ دیں تو ہم آپ کو کعبے کا سردار بنا دیں گے، قریش کا سردار بنا دیں گے، آپ چھوڑ دیں سرداری دیتے ہیں، کہا نہیں، کہا دوسری پیشکش یہ ہے کہ کسی خوبصورت عورت سے آپ شادی کروانا چاہتے ہیں اگر آپ کا یہ سب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی اعلیٰ جگہ آپ کی شادی ہو جائے گی تو ہم آپ کی شادی بھی کروا دیتے ہیں، کہا نہیں، تو کہا کہ تیسری پیشکش یہ ہے کہ تم یوں کرو ہم سے مال و دولت لے لو، اگر آپ کا یہ سب کچھ کرنے کا مقصد پیسہ اکٹھا کرنا ہے تو وہ آپ کو ویسے ہی دے دیتے ہیں لیکن آپ اپنے دین کی تبلیغ چھوڑ دیں۔

آپ دیکھیں یہ تین چیزیں ایسی ہیں جو دنیا میں ہر انسان کے پاؤں کی زنجیریں ہیں آج دنیا میں جتنے بڑے بڑے لوگ دین کی تبلیغ کر رہے ہیں ان کو اگر آپ ہٹانا چاہے، اگر تو کوئی اللہ رسول کے لئے نہیں کر رہا ہے تو وہ ان تینوں چیزوں میں سے کسی ایک کے لئے کر رہا ہے یا تو وہ عہدہ چاہتا ہے، یا وہ پیسہ چاہتا ہے، یا پھر عورت کا چکر ہے ان تینوں میں سے کسی ایک جگہ وہ پھنس جائے گا لیکن حضورﷺ پہ قربان جائیں آپ نے کہا نہیں مجھے ان تینوں کی حاجت نہیں ہے

تم اگر میرے دائیں ہاتھ پہ سورج اور بائیں ہاتھ پہ چاند بھی لا کر رکھ دو تو بھی میں اللہ کے دین کو چھوڑ نہیں سکتا

تو چونکہ ہمارے تو آپ ماشاءاللہ مبلغین میرے پاس بیٹھی ہیں کافی تو شیر دل سینہ ہونا چاہئے، دنیا سے ٹکر لینے کا ایک جذبہ چاہئے، تو ہی انسان دین کو پھیلا سکتا ہے ورنہ ابھی تو میں نے آپ کو ماحول دیا ہوا ہے نا اللہ کی رحمت سے ہم نے اپنے شیخ کی نظر محبت سے ہم نے آپ کو یہ سسٹم دیا ہوا ہے جونہی آپ کی شادیاں ہوئی اگر آپ کے اندر وہ شیر جیسا سینہ اور حوصلہ نہ ہوا تو شادی کے بعد یہ اس طرح غائب ہو جائے گا جیسے یہ کبھی تھا ہی نہیں کوئی ایک درس بھی نہیں یاد رہنا تمہیں ، یہ ایک ایسا سسٹم ہے جس کے اندر و ہی رہ پاتا ہے جس کے اندر جذبہ ہو اور وہ اللہ کے کرم کے خزانے، آپ یہ دیکھیں کتنی پیاری آیت

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسُ

تم گھبراؤ نہیں اللہ تمہاری حفاظت کرے گا لوگوں سے ، ہم آپ کی حفاظت کریں گے اے نبی آپ کس بات سے ڈرتے ہیں آپ ہر بات میری بتایا کریں لوگوں کو کھل کے بات کیا کریں، کس بات سے ڈرتے ہیں، بڑے بڑے دنیادار سارے تمہارے قدموں کے نیچے لے آئیں گے ہم، بڑے بڑے عزت والے تیری عزت کے آگے سر جھکائیں گے تو میری اس آیت پہ اعتبار کر

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسُ

میں لوگوں سے تیری حفاظت کروں گا، آپ کو ماشاءاللہ اللہ نے بڑا سسٹم دیا آپ یہاں تبلیغ کے معاملات دیکھتی ہیں دن رات ہمارے سب معاملات آپ کے سامنے ہیں لیکن افسوس صد افسوس جو اس آیت پہ اعتماد نہیں کرے گی شادی کے بعد اس کی زندگی دنیاداروں سے بھی بری ہو گی کیونکہ دنیادار تو پھر enjoy کر لیتے ہیں وہ تو پھر، چونکہ آپ کو مزہ مل گیا ہے آپ نے اللہ کی رحمت کا جام چکھ لیا ہوا ہے لہذا آپ اب اس کے بناء اب رہ نہیں سکتے یہ مزہ اللہ جس کو ذکر کا دے دے وہ رہ نہیں سکتا اس کے بغیر۔

مجھے یاد ہے قبلہ عالم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے تو راستے میں حضرت صاحب قبلہ آپ میرے پیچھے تشریف رکھتے تھے میں bike چلا رہا تھا، تو میں نے کہا حضور ایک بات شیئر کرنی ہے کہتے کیا، میں نے کہا حضور بات یہ ہے کہ جب سے آپ نے ہمیں درس قرآن کی توفیق دی ہے مختلف جگہوں پہ جاتا ہوں درس دیتا ہوں ختم خواجگان پڑھاتا ہوں تو اب میرا حال یہ ہو چکا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں نے یہ کام چھوڑ دیا تو میں مر جاؤں گا میری موت ہے، میں اس میں اتنا involve ہو چکا ہوں میرا ذہن اتنا اس کے ساتھ چل چکا ہے کہ میں اس کو لمحے کے لئے اپنی زندگی سے الگ نہیں کر سکتا تو میرے پیچھے تشریف رکھتے تھے میں آپ کا چہرہ تو نہیں دیکھ سکا لیکن آپ نے پیار سے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور مجھے کہتے ہیں کہ آپ منزل تک پہنچ گئے ہیں یہی جذبہ چاہئے کہ درس و تدریس آپ کی زندگی اور موت بن جائے تب آپ کچھ کرتے ہیں ورنہ زمانے کے اس قدر سخت حالات ہیں کہ ذرا سی غریبی آ جائے، ذرا تھوڑا سا گھر میں کوئی مسئلے آ جائے، پریشانی آ جائے لوگ چھوڑ چھاڑ کے مسیتاں بیچ جاندے نے سارے کوئی نہیں آتا اللہ کے دین کی طرف اتنے سخت حالات ہیں، اتنے سخت الفاظ میں گھر بچاواں کہ میں تو اڈے درس دین جاواں یہ بعض جملے مجھے سننے کو ملے، یہ کوئی نہیں کر سکتا جب تک

وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس

ُ کے لفظ اس کے پاس نہ لکھے ہوں اسے یاد نہ ہوں کہ میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ میں دنیا کے لوگوں سے تیری حفاظت کروں گا تو پریشان نہ ہو تو چل تو سہی یہاں تو خیر بات ہی اور ہے۔ابھی تو چلو اللہ نے فضل کیا آپ گرتے بھی ہیں تو ہم آپ کو اُٹھا لیتے ہیں کوئی آتی ہے نہیں آتی ہے ہم اس کو کھینچ لاتے ہیں، دعائیں کر کر کے اس معاملات سیدھے کرتے رہتے ہیں لیکن کب تک آخر کب تک ایک دن تو آئے گا کہ آپ کو اپنے پاؤں پہ خود کھڑا ہونا پڑے گا اور اس وقت قرآن کی یہ آیت آپ کو یاد آئے کہ

وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسُ

ُ اللہ پاک دنیا کے لوگوں سے میری حفاظت کرے گا اس نے کہا ہے کہ اے نبی میں کبھی بھی تیرا ساتھ نہیں چھوڑوں گا تو نبی تو دنیا سے جا چکے ہیں اس کا مطلب ہے یہ خطاب اب تمام حضور کے امتیوں کو ہے کھل کے تبلیغ کریں کھل کر جائیں بیٹھیں، آئیں معاملات سمجھیں، کریں تو بس وہ وقت نزدیک ہے جب معاملات ایسے ہو جائیں گے کہ آپ سب کو اللہ پاک اپنے اپنے گھر عطا کر دے گا اور پھر مجھے سمجھ آئے گی کہ کون واقعی دین کی محبت والی تھی تو شیخ کے سامنے آ کے تو انسان ویسے ہی بڑا نرم ہو جاتا ہے اللہ اسے کر دیتا ہے اپنے حضرت کے سامنے آ کے تو بڑے بڑے پتھر بھی موم ہو جاتے ہیں وہاں آ کر تو تم نے دین سیکھنا ہے، وہ کروا ہی لیں گے ذکر تم سے مزہ تب ہے جب ان کے بغیر بھی کر کے دیکھاؤ مزہ تب ہے جب وہ نہیں ہیں تو بھی کر کے دیکھاؤ، کیونکہ اللہ کا دین نہ تو کبھی مرے گا نہ کبھی ختم ہو گا وہ تو ہمیشہ رہے گا نا، شیخ دنیا سے چلے جائیں گے وصال ہو جائے گا لیکن ۔۔۔اپنی جگہ موجود ہیں، یہ ابھی تو مجلسیں جاری ہیں اللہ توفیق دے رہا ہے سب کو دے رہا ہے لیکن اس آیت کی بہت بڑی روشنی ہے جو اگر دلوں میں اتر گئی تو انشاءاللہ آپ کبھی گھبرائیں گے نہیں، کبھی ڈریں گے نہیں کبھی چکیں گے نہیں، انشاءاللہ ہمیشہ شیر دل ہو کر بات کریں گی اور ایک عورت کو اللہ نے جتنی قوت دی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے بڑی قوت ہے بہت قوت دی ہے عورت اگر اچھی گفتگو کرنے والی ہو خاندانوں کے خاندان بدل سکتی ہے courage ہونا چاہئے، حوصلہ ہونا چاہئے، آگے فرمایا

انّ اللہ لا یھدی القوم الکفرین

بے شک اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا باقی میں نے سب کو ہدایت دے دینی ہے جتنے کافر ہیں وہ ہدایت نہیں لے پائیں گے مجھ سے (اللہ اکبر)

آیئے اس سے اگلی آیت جو آج ہم نے پڑھنی ہے

صفحہ نمبر ۴۹۴ ،آیت نمبر ۷۰

آیت ۷۰

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ فَعَمُوْ ثُمَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ ثُمَّ عَمُوْ وَصَمُّوْ اثُمَّ تَابَ اللّٰهُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَO

ترجمہ:

بے شک ہم نے پختہ وعدہ لیا تھا بنی اسرائیل سے اور ہم نے ان کی طرف رسول بھی بھیجے تھے اور جب کبھی آیا ان کے پاس کوئی رسول وہ حکم لے کر جسے ناپسند کیا ان کے نفسوں نے تو انبیاء کے ایک گروہ کو تو انہوں نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کر دیا۔

بہت ہی معرکۃ الارا آیت ہے جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ یہودیوں کے حوالے سے یہ تمام گفتگو جاری ہے بنی اسرائیل یہودیوں کا لقب ہے یہ بنی اسرائیل لفظ جو ہے یہ یہودیوں کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے اسرائیل کے بیٹے، اسرائیل جو ہیں ان کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کا نام یہودہ تھا اور ان کی نسل یہودی کہلاتی ہے اور آج بھی دنیا میں یہ موجود ہیں jews کہتے ہیں انہیں jews یہودی، تو اللہ فرما رہا ہے کہ ہم نے بڑا وعدہ لیا تھا

لیکن جب بھی ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے ہیں جو تو انہیں حکم ناپسند آیا ہے وہ تو نہیں مانتے تھے یہ یعنی وہ حکم جو ان کی مرضی کے ہوتے تھے انہیں مان لیتے تھے یہ، باقی حکموں کو چھوڑ دیتے تھے یہ، ایک تو یہ ظلم کیا کہ انہوں نے اور دوسرا جھٹلایا انہوں نے کہ ہم نہیں مانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور تیسرا اور ظلم کر دیا کہ با قاعدہ نبیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا با قاعدہ ڈھونڈ ڈھونڈ کے نبیوں کو قتل کرتے تھے، یہ تین کام یہاں پہ لکھے۔

ایک تو یہ وہی کام جو ان کے نفسوں کو پسند ہوتا وہی کرتے باقی چھوڑ دیتے، کچھ آج ہمارا حال بھی یہی ہے کہ مسلمان بھی اپنے نفسوں کے مطابق دین پہ چلتے ہیں جیسے مجھے پچھلے دنوں کسی کو دعوت دی کہ آیئے درس قرآن ہے تو جواب ملا کہ ذرا موسم بدل لے بہت گرمی ہے پھر آؤں گی نا ذرا موسم ٹھنڈا ہو جائے پھر آؤں گی یعنی اپنے نفسوں کو جو پسند ہے دین وہی بنایا ہوا ہے نماز کا وقت آ گیا ہے تو لائٹ گئی ہوئی ہے کیا بندہ اُٹھے اس وقت نماز کے لئے دیکھی جائے گی، ختم نماز ہو گئی کیونکہ نفس نہیں پسند کر رہا تھا حالت کو لہذا نہیں کیا، ہم میں سے روزانہ کتنے لوگ ہیں جو بہت ساری نیکیاں کر سکتے ہیں لیکن اپنے اس نفس کے ہیلے میں آ کر وہ نیکی نہیں کرتے، کہتے ہیں نہیں نہیں ابھی موڈ نہیں ہے میرا بعد میں کریں گے ،آج بھی ایسا ہی ہے کچھ ایسا ہی حال اللہ ان کا بھی بیان کر رہا ہے یہ بھی بدبخت اسی طرح کے تھے جو بھی حکم اپنی مرضی کے مطابق آتا اس کو تو اُٹھا لیتے باقیوں کو رد کر دیتے (اللہ اکبر)

جب کہ اسلام اصل میں اسی کا ہے جس نے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے باقی سب جو ہیں اس کا کوئی اسلام نہیں اور دین نہیں، دین وہی ہے جس نے اپنی مرضی چھوڑ دی اور اللہ کی مرضی کو اپنا لیا، بھئی میرا سر درد ہو رہا ہے، میرے مہمان بیٹھے ہیں میرا موڈ نہیں ہے اس کا کوئی تعلق نماز کے ساتھ نہیں ہے، نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے میرا تعلق ہے ہی نہیں یہ تو اللہ کا ایک دینی ہی دینی ہے یا واپس کرنی ہی کرنی ہے اس کو چھوڑ نہیں سکتا لہذا اُٹھ کر پڑھو بھئی اپنے نفس کے ہیلوں سے آزاد ہو جاؤ، درس قرآن کا وقت آ گیا ہے بھئی چھوڑ و سارا ہفتہ میں کام ہی کرتی رہتی ہوں مہمان آئے ہی رہتے ہیں درس قرآن ہے، قرآن کے لئے جانا ہے اُٹھو یار چلیں تو اپنے نفس کو چھوڑ نا ہی دین ہے، بعض کو کہا کہ آپ پردہ کیا کریں جب آپ بازار میں جاتی ہیں آپ باہر گلی میں نکلتی ہیں آپ کو چاہئے کہ آپ نقاب اوڑھ لیا کریں، میرا سانس گھٹتا ہے لہذا میں ضرور کرتی لیکن میرا سانس گھٹتا ہے اپنے نفس کو آگے لے آئے اور وہیں کام خراب ہو گیا

شیخ کا کمال یہی ہوتا ہے کہ وہ آپ کو نفس کو قابو کرنا سیکھا دیتا ہے اور نفس کے اوپر قابو پانا اور نفس کے معاملات کو سمجھنا یہ سب کچھ شیخ سیکھاتا ہے اور مرشد کے بغیر انسان کبھی بھی اپنے نفس کو زیر نہیں کر سکتا کیونکہ اس کو طریقہ ہی نہیں آتا

اور جب طریقہ نہیں آتا تو نفس کو کیسے زیر بوڑھے دیکھ لیں ان کا بھی یہی حال وہ بوڑھے، میں بوڑھا ہو گیا لہذا اب کون جائے نماز پڑھنے ،گھر بیٹھ کر ہی دے لو سجدے دو چار، ضائع کر گئے یاد رکھیئے دین موم کی ناک نہیں ہے آپ نے وہی کرنا ہوتا ہے جو اللہ نے کہا ہے اپنے موڈ کو طلاق دیں اور اپنے نفس کو ہر حالت میں زیر کریں، سردیوں کا وضو گرمیوں کے ہزار وضو پہ بھاری ہے کیونکہ وہ مشکل ہوتا ہے، گرمیوں کے روزے سردیوں کے ہزار روزوں سے بھاری ہیں کیونکہ وہ مشکل ہوتے ہیں۔

جو نیکی جتنی زیادہ مشکل ہو جائے وہ اتنی ہی بڑی ہوتی ہے اتنا زیادہ اس کا اجر اور کرم ہوتا ہے۔

مجھے ایک بچہ کہنے لگا کہ آپ کے پاس آتے ہیں تو بیٹھے رہتے ہیں تو بڑا دل کرتا ہے کہ اسی ویلے بیٹھے آں، کوئی کام نہیں ہے بیٹھے ہوئے ہیں اور جی چاہتا ہے اُٹھ کے چلے جائیں اور جا کر کوئی بندہ فٹ بال کھیلے کوئی بندہ گیم کھیلے کوئی بندہ جا کر وہاں ٹی وی دیکھے، آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں ایویں بیٹھے ہوئے ہیں بڑا مشکل لگتا ہے شیخ کے پاس اس طرح بیٹھنا، میں نے کہا بچے یہ جو مشکل لگتا ہے نا درجے بھی اسی سے بلند ہونے ہیں وہ گیموں سے وہ کوٹھیوں کاروں کے معاملات سے درجے بلند نہیں ہونے، یہاں بیٹھنا تمہیں مشکل لگتا ہے تو سمجھو اسی میں درجے ہیں

اپنی مرضی چھوڑنا ہی تو طریقت ہے دین ہے (اللہ اکبر)

تو یہ آیت کریمہ ایک تو اللہ نے فرمایا کہ ان کے پاس جو بھی حکم لے کر آئے اللہ کے رسول تو وہ ناپسند کرتے تھے انکے نفس وہ صحیح طرح ان پہ عمل نہیں کرتے تھے یہ یہودیوں کی علامت ہے اور آج بھی ویسے ہے تو یہودیوں کی لیکن مسلمانوں کے اندر بھی ہے کہ وہ اپنے نفس کے معاملات کو پہلے دیکھتے ہیں اور پھر جو ہے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ سے دعا ہے کہ آج جو پڑھا یہ دو آیتیں ان کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے اندر جو بھی گفتگو ہوئی اس سب کو ہمارے دل میں اتارے، قران کو سمجھنے کی توفیق دے۔

قرآن پاک کی تاثیر

قرآن پاک اصل میں نازل ہی سمجھنے کے لیے ہوا اس کو اللہ نے اس لیے بھیجا کہ اسکے مضامین کو جانا جائے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا خطاب کرتا ہے آج ہمارے معاشرے کی جو حالت ہے دکھ تکلیفیں پریشانیاں جو لوگ سہہ رہے ہیں اس کی ایک بہت بڑی وجہ قرآن سے دوری ہے کیونکہ قرآن پاک کو لوگ اس طرح سے جانتے نہیں ہیں سمجھتے نہیں ہیں نہ ہی قرآن پاک کی تعلیم کو اس طرح لینا چاہیے اس سے یہ مسئلے پیدا ہوئے۔ آج بھی اگر دیکھا جائے تو پوری ایمانداری سے عرض کرتے ہیں کہ ہماری جو ۹۹ پرسینٹ خواتین جو ہیں وہ صرف قرآن کی عربی پڑتی ہیں اور عربی پڑھنے سے قرآن سمجھ میں نہیں آتا اور صرف عربی پڑھی جائے ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ قرآن پاک کی عربی کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی ضروری ہے اور اگر کسی نے ترجمہ نہ پڑھا تو وہ اس غلط فہمی میں نہ رہے اس نے قرآن ہی نہیں پڑھا یہ بہت بڑا ہمارا علمیہ ہے جس میں ہمارے گھروں کی خواتین خاص طور پر اور مرد بھی ساتھ ہی شامل ہیں۔ انہوں نے جب سے یہ سوچا ہے کہ ہم نے قرآن پڑھا ہوا ہے۔

عام طور پر پوچھتے ہیں او ناظرہ پڑھا ہے تو نے جی پڑھا ہوا ہے بئی ناظرہ مقصود نہیں ہے ناظرہ تو نہیں اللہ نے مانگا تھا اللہ نے قرآن سمجھ کے لیے نازل کیا ہے لحاظہ اللہ نے کہا کیا ہے یہ ایک ایسی بدنصیبی ہے ہمارے سارے مسئلوں کی یہ جڑ ہے کہ ہم قرآن کو ترجمے سے نہیں پڑھتے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں اللہ نے کیا کہا لحاظہ پھر موج کرتے ہیں اپنی مرضی کرتے ہیں جب ہمیں پتہ ہوگا کہ قرآن میں اللہ نے ہمیں یہ کہا ہے تو پھر عمل کی توفیق حاصل ہوگئی تو یہ وہ کتاب ہے جو ایک بچے کو بھی گائیڈ کرتی ہے ایک جوان کو بھی کرتی ہے ایک بوڑھے کو بھی کرتی ہے ایک شادی شدہ کے لیے بھی کتاب قرآن ہی ہے غیر شادی شدہ کے لیے بھی کتاب قرآن ہی ہے بچوں والی کے لیے بھی کتاب قرآن ہی ہے لیکن وہ سمجھے پڑھے دیکھے کہ اللہ نے اس کو قرآن میں کیا کہا ہے۔

" قرآن پاک کی لذت اسے ہی آتی ہے جو ترجمہ پڑھتا ہے جو ترجمہ نہیں پڑھتا ہے اسے قرآن پاک کی لذت حاصل نہیں ہوسکتی قرآن کا ایک مزہ ہے یہ بڑی مزیدار دل میں اترنے والی کتاب ہے"

لیکن چونکہ لوگوں نے لفظوں سے صرف پڑھنا سیکھا ہے ساری زندگی آپ سورۃ یسین پڑھتی رہیں لیکن اگر آپ اس کے معنی نہیں جانیں گئیں تو آپ کو سورۃ یسین کا وہ مزہ نہیں آئے گا جو اصل میں سورۃ یسین کو نازل کرنے کا مقصد تھا۔ عام طور پر خواتین بہت خوش ہوتی ہیں آکر کہتی ہیں میں پوچھتا ہوں بیٹا قرآن پڑھتی ہو ہاں جی روز پڑھتی ہوں کیا پڑتی ہو سورۃ یسین روز پڑھتی ہوں اچھا تو سورۃ یسین میں اللہ نے کہا کیا ہے تم پڑتی ہو نہ کیا کہا اللہ نے **یٰسٓ ٠ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ٠ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْ سَلِیْنَ** بئی یہ تو قرآن کی آیت ہے کہا کیا ہے اس میں اللہ نے کیا بولا ہے اس میں اللہ نے تجھ سے **اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْ سَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِالرَّ حِیْمِ لِتُنْذِرَقَوْمَاَّ** میں نے کہا بئی یہ تو تم عربی پڑھ رہی ہو مجھے بتاؤں اللہ نے بولا کیا ہے اس میں نہیں حضرت صاحب یہ تو مجھے نہیں پتہ جی یہی چاہتا ہے کہ چوک میں بڑا سا سوفٹ کا لکھ کر لگا یا جائے کہ

جس نے صرف عربی پڑھی اس نے قرآن نہیں پڑھا۔ قرآن ترجمے کے ساتھ ہے

جب تک آپ اس کا ترجمہ نہیں جانتی ہیں یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ وہ صرف آپ کو عربی پڑھتا رہتا ہے اور آپ کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ تو تے بہت نیک عورت آئے روز تو پڑنی ائے قرآن کیا بات ائے تیری کیا بات ائے ماشاءاللہ وہ آپ کے دل کو یہ تسلی دے دیتا ہے کہ یہ یہی تک رہے اس سے آگے نہ جائے لحاظہ آپ دیکھتی ہیں کہ لوگ قرآن بھی پڑھتے ہیں لیکن جھوٹے بھی ہیں لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن بے نمازی بھی ہیں لوگ قرآن بھی پڑھتے ہیں لیکن دغا باز بھی ہیں فریبی بھی ہیں گہنگار بھی ہیں زنی بھی ہیں شرابی بھی ہیں سارا کچھ ہیں قرآن بھی پڑھتے ہیں۔

پتہ چلا قرآن عربی میں صرف نہیں ہے بلکہ قرآن تو ترجمے کیساتھ ہے اور اس بات کو جتنا پھیلاؤ اتنا کم ہے کم از کم میری اپنی بچیاں اس شعور کو اتنا پھیلا دیں کہ روزانہ کہی نہ کہی ضرور اس بات کو میسج کر دیں یا کہی بیٹھی ہوں تو دوستوں میں تو یہ بات کر دیں یہ آپ کی ڈیوٹی ہے اس شعور کو بیدار کریں یہ جو زنگ جم گیا ہے لوگوں کے دلوں کے اوپر اس نے ہمارا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ قرآن ترجمے کیساتھ ہے اس کے بغیر قرآن نہیں ہے۔

آیت نمبر۸۳ (سورۃ المائدہ)

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ O

ترجمہ:

اللہ ارشاد فرماتا ہے

''اور جب وہ قرآن سنتے ہیں جو اتارا گیا رسول کی طرف تو توں دیکھے گا ان کی آنکھوں کو کہ وہ جھلک رہی ہوتی ہیں آنسوؤں سے اس لیے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہمیں اسلام کی صداقت کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

اس آیت میں بہت بڑی تعلیم ہے ہم چونکہ ایسے لوگ ہیں جو زیادہ تر غور کم کرتے ہیں ہماری نسل میں یا ہماری قوم میں عادت ہے کہ ہم غور کم کرتے ہیں غور کم کرنے والے لوگ ہیں ہم غور نہیں زیادہ کرتے اور سطحی چیزوں کی طرف دیکھتے ہیں یہ ایک ایسا مرض ہے جس میں میں اور آپ بے بس ہیں ہماری پوری قوم کو یہ مرض ہے کہ ہم غور نہیں کرتے کوئی زرہ سی بات سنائے گا پوری طرح غور نہیں کریں گے فورا فیصلہ کردیں گے آپ زرہ سی اخبار پڑھیں گے ایک سطر پڑھیں گے فورا فیصلہ کرلیں گے یہ کیا ہو رہا ہے اور لوگ اخبار بھی تفصیل سے نہیں پڑھتے بلکہ سرخیاں پڑھتے ہیں موٹی موٹی خبر پڑھ لیت ہیں بس باقی چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ہماری قوم کا ویسے ہی ایک مسئلہ ہے کہ ہم غور کم کرتے ہیں بہت تھوڑا غور کرتے ہیں جبکہ قرآن پاک جو ہے یہ اپنی ایک تاثیر بیان کر رہا ہے۔**اس آیت میں قرآن کی ایک تاثیر بیان ہو رہی ہے کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جب کوئی اس کو غور سے سن لیتا ہے سمجھ لیتا ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر نہ ہو جائیں۔**

آنسو اس وقت آتا ہے جب انسان کا دل نرم ہوتا ہے اور دل اس وقت نرم ہوتا ہے جب انسان کسی بات کو بہت زیادہ اپنے دل پر لیتا ہے سوچتا ہے تو پھر دل کی نرمی حاصل ہوتی ہے تو قرآن اس آیت میں واضح کر رہا ہے کہ کہ اے نبی آپ جب قرآن پڑھیں گے نہ تو آپ جب سامنے قرآن کی تلاوت کریں گے تو ان کی آیتیں سن کر توں دیکھے گا ان کی آنکھیں آیتیں سن کر آنسوؤں سے تر ہو جائیں گی۔

☆ قرآن پاک کی اصلیت سمجھ ہے اب روئے گا تو وہی نہ جس کو سمجھ آئی ہے جس کو سمجھ ہی نہیں آئی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کیوں بہے گے جس کو پتہ ہی نہیں چلا کہ قرآن کی آیت نے کیا کہا ہے کبھی نہیں روسکتا روئے گا وہی جس کو سمجھ آئی ہے۔ جسے سمجھ ہی نہیں آئی اس نے کیوں رونا ہے۔

مثال

قاری صاحب کسی مجمعے میں تلاوت کر رہے تھے تو وہ تلاوت جو ہے وہ جہنم کی آیتوں کی تھی قرآن میں بہت ساری آیتیں ہیں جو دوزخ کی آیتوں پر مشتمل ہیں اللہ نے اس پر عذاب کی بات کی ہے بہت ساری آیتیں ہیں تقریبا دو ہزار سے زیادہ آیات تقریبا دزخ کی کیفیات کے اوپر ہیں آگ ہے سزائیں ہیں بہت کچھ ہے تو قاری صاحب تلاوت کر رہے تھے پورا مجمہ سامنے بیٹھا ہے اور آپ کے سامنے اگر کوئی اردو میں بات کرے اور یہ کہے کہ دوزخ میں یہ ہے دوزخ میں فلاں ہے یہ سزا ہوگی یہ سزا ہوگی تو آپ یقیناً کہیں گے ۔استغفر اللہ اللہ معاف کرے یا آپ غم کا اظہار ضرور کریں گے دکھ کا اظہار کریں گے کہ کس قدر سختی ہے اللہ نے کیسی سزائیں رکھی ہیں ان لوگوں کے لیے جو اس کے نافرمان ہیں اردو میں کوئی یا کوئی پنجابی میں آپ سے بات کرے لیکن وہی بات عربی میں ہو رہی ہے چونکہ ہمیں ترجمہ نہیں آتا پتہ ہی کوئی نہیں ہے کہ کوئی کیا بھول رہا ہے تو مجمعہ سامنے بیٹھا ہے پتہ ہی کوئی نہیں ہے قاری صاحب دوزخ کی آیتیں پڑھ رہے ہیں۔اب ہونا تو یہ چاہیے تھا جب وہ یہ آیت پڑھتے تو سارے مجمعے کو یہ کہنا چاہیے تھا استغفر اللہ اللہ معاف کرے اللہ

ہمیں بچالے۔لیکن چونکہ پتہ ہی کوئی نہیں لحاظہ انہوں نے جونہی آیت ختم کی تو پورا مجمعہ جو ہے سبحان اللہ کہتا ہے۔سبحان اللہ تو خوشی کا اظہار ہے جیسے کہتے ی نہ جب کسی کو کوئی اچھی چیز ملے ساتھ ہی آپ کہتے ہیں سبحان اللہ اچھی بات ہوگئی ہے مجھے خوشی ہوئی تمہیں یہ نعمت حاصل ہوئی تو وہ سبحان اللہ کہنا تو خوشی کا اظہار تھا کیا یہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ مذاق نہیں ہے کیا یہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ گلونا کھیل نہیں کھیلتے ہم اتنا بڑا مجمہ کسی ایک کو بھی یہ توفیق نہیں کہ وہ کم از کم یہ کہہ دے کہ قاری صاحب یہ تو آیتیں عذاب کی تھی اور مجمعہ سارا سبحان اللہ کہہ رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو سمجھ ہی کوئی نہیں آئی بولا کیا ہے جناب نے سمجھ ہی کوئی نہیں تو جن کو سمجھ آئے جائے وہ کیسے لوگ ہوتے ہیں۔

حضرت فاروق اعظم

میں اپنے غم و عالم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔حضرت فاروق اعظمؓ نماز پڑھتے ہوئے یہ آیت پڑھ گئے غالبا مغرب کی نماز تھی آپ امام تھے تلاوت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھ گئے جونہی آیت پڑھی بس غشی طاری ہوگئی چیخ اٹھے رو پڑے پھر آیت پڑھی۔

یہاں تک کہ اس قدر آپ پر آنسوؤں کی یلغار ہوئی کہ آپ زمین پر جا گرے ایک اور صحابی آگے بڑھے اور نماز مکمل کروائی۔آپ اسی حالت میں روتے رہے۔۔۔ارے جس کو سمجھ آجائے اس کے لیے تو ایک آیت بھی بڑی ہے اس کے لیے تو ایک آیت بھی کافی ہے کتنا مزہ ہے اس کے اندر میں ایک دن ریکارڈنگ دیکھ رہا تھا خانہ کعبہ کے امام کی کیونکہ وہ عرب ہیں اور عربوں کو سمجھ آتی ہے کہ وہ کیا بول رہے ہیں تو قرآن ایک زبردست معجزہ ہے یہ عجیب چیز ہے یہ آپ کو سمجھ نہیں آنے دیتا کیا کیفیت ہے اس کے اندر یہ بڑی۔۔معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں جس میں انسان کی عقل عاجز آجائے سمجھ نہ پائے یہ ہوا کیا ہے میرے ساتھ اس کے لفظوں میں جادو ہے بہت بڑا لیکن کوئی سمجھ کر پڑے تو وہ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ   الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

یہاں پر آئے تو ان کی آواز لڑکھڑا گئی **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** تو قیامت کے دن کا مالک ہے آواز لڑکھڑا گئی پھر پڑھا **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** پھر آواز لڑکھڑا گئی پھر آواز لڑکھڑا گئی وہ کوئی انہوں نے دس بار پڑھ دیا **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** اتنا مزہ آیا سن کر کہ اس ریکارڈنگ کو آج بھی جب میرا بہت دل چاہتا ہے کہ میں قرآن کی لذت لوں تو میں اس ریکارڈنگ کو سن لیتا ہوں ایک آیت کو بار بار پڑھا مزہ لیا اس کے اندر کھینچا فیض حد ہوگئی۔

ایسے ہی میرے قبلہ عالم ایک بار نماز کی سعادت تھی عشاء کی نماز تھی کسی جگہ ہم گئے ہوئے تھے تو حضرت صاحب نے یہ آیتیں پڑھی۔

''اے انسان تجھے کس شے نے اللہ سے دور کردیا''۔

آپ زرہ تصور کریں کہ یہ اللہ آپ سے کہہ رہا ہو آپ اس کے سامنے کھڑے ہوں اور اللہ آپ سے کہہ رہا ہو کہ اے انسان! تجھے کس شے نےمیرے سے دور کردیا۔کون سی ایسی چیز ہے جس نے تجھے مجھ سے دور کر دیا ہوا ہے مجھے بتا تو سہی وہ کون سی ایسی شے ہے جو میرے سے زیادہ تجھے پیاری ہے۔میرے حضرت نے ایک بار پڑھا مجھے لگا کہ جھٹکا فیض کا تھا آپ نے پھر پڑھا پھر پڑھا یہاں تک کہ پوری کی پوری جماعت چیخ چیخ کر رو پڑی کیونکہ سارے ساتھی ترجمہ جانتے تھے پتہ تھا حضرت کیا بول رہے ہیں پھر پڑھا پھر پڑھا پھر پڑھا پھر پڑھا پڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ ہمیں آدھا گھنٹہ عشاء کی نماز میں لگ گیا۔

اے انسان تجھے کس شے نے اللہ سے دور کر دیا۔

علامہ اقبال قرآن پڑھا کرتے تھے تو آپ نے والد روزان کو دیکھتے تھے نور محمد آپ کے والد صاحب کا نام زمانے کے ولی ہیں بزرگ ہیں نیک انسان تو آپ کو دیکھا کرتے تھے آپ قرآن پڑھا کرتے تھے ایک دن رو کے اور کہا **اے محمد اقبال میں تمہیں بتاؤں قرآن کیسے پڑھنا چاہیے۔**

آپ نے فرمایا جی ابا جان کیسے پڑھنا چاہیے فرمایا کہ

قرآن اس طرح پڑھو کہ جب قرآن پڑھو تو یہ سوچ لو کہ یہ لفظ میں نہیں اللہ بول رہا ہے یہ اللہ تجھ سے کلام کر رہا ہے خطاب کر رہا ہے بات کر رہا ہے اور اگر

تمہیں اسی کیفیت حاصل نہیں ہے تو پھر پہلے یہ کیفیت سیکھ لو پھر قرآن پڑھو آپ فرماتے ہیں اس دن کے بعد مجھے قرآن کی وہ لذت حاصل ہوئی وہ قرآن کی کیفیت اور مزہ حاصل ہوا کہ شائد ساری زندگی بھی میں پڑھتا رہتا تو نہ حاصل ہوتا کہ جب قرآن پڑھو تو اس طرح پڑھو کہ اللہ مجھ سے خود کلام کر رہا ہے لیکن یہ تو وہی کرے گا جو ترجمہ پڑھے گا جس کو پتہ ہوگا کہ میں بول کیا رہا ہوں۔ اللہ اکبر

حضرت فضیل بن ایاضؒ آپ نامی گرامی ڈاکو رہے توبہ سے پہلے یہ کوئی ضروری نہیں ہوتا سارے ماں کے پیٹ سے ولی پیدا ہوتے ہیں ایسا نہیں ہوتا زیادہ تر لوگ اللہ بعد میں نیکی کی توفیق توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ تو ولی بن جاتے ہیں تو ایسے ہی آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا شدید ترین علاقے کے اندر دہشت تھی آپ کی لوگ بڑا ڈرتے تھے نامی گرامی ڈاکو تھے۔ ایسے ہی رات کسی جگہ جا رہے تھے نیت یہی تھی کہ آج پھر کسی کو لوٹنا ہے چونکہ عربی تھے جانتے تھے عربی تو آپ گزر رہے تھے راستے میں ایک قاری جو ہے وہ اونٹ پر بیٹھا تھا حفظ قرآن تھا اور وہ اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا آپ گزرے قریب سے تو وہ آیات آپ کے کانوں سے ٹکرائی اور آپ رک گئے پیچھے آئے اونٹ کی باگ پکڑ لی اس نے آپ کو پہچان لیا وہ رونے لگا اس نے کہا مجھے آپ معاف کیجیے میرے پاس کوئی شے نہیں ہے تو

آپ نے کہا دیکھو بات یہ ہے کہ میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا لیکن یہ جو تو ابھی پڑھ رہا تھا یہ کیا پڑھا ہے تم نے یہ کیا تھا کیونکہ عربی تو ان کی ویسے بھی زبان تھی نہ تو قرآن بھی عربی ہے تو آپ اس کو سمجھ نہ آئی نہ کیونکہ قرآن پڑھا ہی نہیں تھا کبھی تو اس نے کہا دیکھیں میں معافی چاہتا ہوں مجھے جانے دیجیے آپ نے کہا دیکھو میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے میں تجھے کچھ نہیں کہو گا لیکن یہ جو تو نے ابھی پڑھا ہے یہ کیا تھا وہ قرآن کی آیت تھی اس کا ترجمہ یہ تھا۔

کہ کیا وہ وہ وقت نہیں آیا کہ گنہگار اللہ کے سامنے توبہ کر لیں اس سے پہلے کہ اللہ ان کی پکڑ کرے۔ اس سے پہلے کہ اللہ ان کی پکڑ کرلے گنہگار توبہ کر لیں کیا وہ وقت ابھی تک نہیں آیا۔ تو یہ آیت آپ نے پڑھ دی۔ وہ کہنے لگا حضور یہ آیت قرآن کی ہے یہ قرآن ہے فرمایا پھر پڑھو اس نے دوبارہ آیت پڑھی۔ آپ نے غور سے سنی آپ نے کہا پھر پڑھو پھر پڑھوا سے وہ پھر پڑھی تیسری بار پڑھی تو **آپ چیخ کر سجدے میں جا گرے اور کہنے لگے کہ مولا وہ وقت آ گیا ہے کہ گنہگار نے توبہ کر لی ہے۔ وہ وقت آ گیا ہے۔ تیرے قرآن کی آیت مجھے مل گئی ہے۔** تو ایسے ہی آپ کے مسئلوں کا ہر حل قرآن کے اندر موجود ہے لیکن اگر کوئی اس کو غور سے پڑھے تو ابھی قرآن کی آیت میں علامت اللہ بیان کر رہا ہے کہ کہ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوں گے۔

آقا علیہ السلام کی زیارت حاصل ہوئی کسی اللہ والے نے لکھا۔

کہنے لگے مجھے آقا علیہ السلام کی زیارت حاصل ہوئی تو حضور علیہ السلام بڑے پیار سے میرے قریب آئے اور مجھے آج فرمایا کہ مجھے آج قرآن کی تلاوت کر کے سنائیں آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن کھولا اور تلاوت شروع کر دی میں سنتا گیا پڑھتا گیا یہاں تک کہ حضور علیہ السلام نے مجھے روکا آپ نے فرمایا ٹھہرو تو مجھے لگا شائد مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے قرآن پڑھتے ہوئے کوئی لفظ غلط پڑھا گیا ہے

" آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو تلاوت تھی آنسو کہاں ہیں؟؟ مجھے اس دن سمجھ آئی کہ تلاوت کو آنسوؤں کے ساتھ ہوتی ہے تلاوت تو اصل جب آنکھیں نم ہوں تب ہوتی ہے تو نم تو اس کی ہوں گی نہ جس کو سمجھ آئے گی"۔ اللہ اکبر

حضرت فاروق اعظمؓ جب صرف عمر تھے پتہ چلا کہ جب حضور علیہ السلام کی جب دعوت تبلیغ زور و شور سے چلنے لگی تو آپ کی طبعیت بڑی صائب تھی دو نمبری آپ کے اندر ہرگز نہ تھی کئی دفعہ آپ کا ذہن بنا ظاہر ہے آپ بھی اسلام کے خلاف ہی تھے اسلام لانے سے پہلے لیکن وقت کا شائد کوئی معاملہ بنا لیکن ایک دن تو ارادہ کر لیا آج ہر صورت میں جا کر یہ جو مسلمانوں کا نبی ہے اس کو قاتل کر دوں گا آپ اندازہ کیجیے کہ یہ جرأت صرف عمر میں ہے اس سے پہلے یہ بات نہ کبھی کسی نے سوچھی تھی نہ کبھی کسی نے کی تھی لیکن فاروق اعظم نکلے تلوار لے کر کہ آج تو ختم کر دوں گا یہ کیا روز روز مجھے سناتے رہتے ہیں کہ آج فلاں مسلمان ہو گیا ہے آج فلاں بھی مسلمان ہو گیا ہے آج قصہ ہی ختم کرتا ہوں بہادر بہت تھے آپ کے سامنے کوئی ٹِک بھی نہیں سکتا تھا کوئی آپ کے سامنے رہ بھی نہیں سکتا تھا اتنی اللہ نے توفیق بخشی تھی۔

فاروق اعظمؓ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں ایک جیسی قوت تھی جبکہ آپ دیکھیں عام انسانوں کے داہیں ہاتھ میں زیادہ قوت ہوتی ہے بائیں

ہاتھ میں امتیاز ورنہیں ہوتا دائیں ہاتھ میں قوت زیادہ ہوتی ہے بائیں ہاتھ میں کم ہوتی ہے لیکن فاروق اعظم کو اللہ نے عجیب چیز دی ہوئی تھی کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں ایک جیسی قوت تھی بڑے بہادر جری تھے تلوار لے کر نکل گئے۔ راستے میں حضرت نعیم ملے دیکھا فوراً اندازہ ہو گیا کہا عمر کس ارادے سے اور کہاں آج کس کی شامت آئی ہے اور کس کی طرف جارہے ہو تلوار ہاتھ میں ہے کہا آج مسلمانوں کے نبی کا کام ختم کرنے جارہا ہوں آپ فوراً سمجھ گئے کہ اس کو روکنا ممکن نہیں اس سے اس وقت لڑنا اپنی جان گنوانے کے برابر ہے فرمایا

اچھا ٹھیک ہے ضرور جانا لیکن پہلے اپنے گھر کی خبر لے لو کہا کیا ہوا میرے گھر کو کہا تمہاری بہن مسلمان ہو چکی ہے حضرت فاطمہؓ ان کا نام ہے تو وہ مسلمان ہو چکی ہے تو پہلے اپنی بہن کی خبر تو لے لو تم پہلے اپنے گھر تو پتہ کرو بعد میں جانا وہاں آپ کو چونکہ علم نہ تھا آپ وہی سے پلٹتے اور اپنی بہن کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے اِدھر حضرت نعیم کو موقع مل گیا آپ بھاگتے ہوئے حضرت ارقمؓ کے گھر پہنچے جہاں حضور علیہ السلام موجود تھے جا کر خبر دی کہ آقا عمر آرہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے آپ ذرہ اپنا دفع کر لیں لوگوں کو بتا دیں اس کو روکنا ممکن نہیں ہوتا جدھر چل پڑتا ہے وہ کام کر کے ہی آتا ہے **حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:**

اچھا چلو آنے دو اگر تو اچھے ارادے سے آیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ آج اسی کی تلوار سے اسی کا سر قلم کر دیں گے۔

اِدھر آپ اپنی بہن کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تو آپ کی بہن قرآن کی آیات تلاوت کر رہی ہوتی ہیں اس وقت پتوں پر قرآن لکھا جاتا تھا یا ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا یا کھجور کی بڑی بڑی جو چھال ہوتی ہے اسکے اوپر لکھ دیا جاتا تھا اس وقت صفحے نہیں ہوتے تھے تو وہ قرآن کی چند آیات تھی ان کو وہ تلاوت کر رہی تھی پڑھ رہی تھی آپ جونہی اندر آئے آپ نے کچھ نہ دیکھا آپ نے فوراً مارنا شروع کر دیا آپ کے بہنوئی وہ بچانے کے لیے آئے تو حالانکہ عربوں میں بہنوئی کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ بہنوئی داماد جو ہوتا ہے اس کی عزت تو ہر خاندان کرتا ہے عربوں میں یہ بہت زیادہ ہے اس وقت یہ عمر کا یہ حال تھا کہ اس نے اپنے بہنوئی کو بھی مارنا شروع کر دیا۔ کہ آج کسی کو نہیں چھوڑوں گا تم سب مسلمان ہو گئے ہو تو **حضرت فاطمہ جو ہیں آپ کے سامنے کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی اے عمر!**

جس ماں کا دودھ تو نے پیا ہے اسی ماں کا دودھ میں نے بھی پیا ہے اگر تو مجھے روکنا چاہتا ہے تو میری جان جا سکتی ہے لیکن اسلام سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔

یہ جملہ تیر کی طرح آپ کے دل میں پیوست ہو گیا کیونکہ آپ صائب سوچ والے تھے آپ بڑے سمجھدار تھے آپ فوراً رک گئے اپنے غصے کو قابو کر گیا روک لیا اپنا ہاتھ جاہلوں کی طرح مارتے نہیں گئے پھر روک لیا اپنا ہاتھ کہا اچھا جان بھی چلی جائے کہا ہاں مار دو بے شک لیکن ہم اسلام سے نہیں ہٹ سکتے کہا ٹھیک ہے اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم پڑھتے کیا ہو۔

یہ کیا ہے؟؟ یہ تم کیا پڑھ رہی ہو کہا یہ قرآن ہے یہ اللہ کی کتاب ہے یہ ہمارے نبی پر نازل ہوتی ہے یہ وہ اللہ کے کلام ہیں لفظ ہیں کہا لاؤ میں پڑھوں آپ پہلے ہی عربی دان تھے بڑے ہی کافی زبانیں آپ کو پہلے ویسے بھی آتی تھی۔ کہا مجھے دو کہا نہیں۔ پہلے وضو کرو کیونکہ اس کو کوئی نجس نہیں پکڑ سکتا ہے کہا وہ کیا ہوتا ہے کہا وضو آؤ میں تمہیں کرواں آپ کی بہن چلی گئی اور ان کو وضو کروایا اچھی طرح جس طرح وضو کی تعلیم دی گئی تھی پھر بیٹھا لیا اور کہا اچھا میں پڑتی ہوں تم سنو۔

اب قرآن کی اس آیت پر آئیں ایک آیت پڑھی دوسری آیت پڑھی تیسری آیت پر فاروق اعظمؓ نے ہاتھ بڑھا کر ان کے لبوں پر رکھ دیا چونکہ آپ کی نظریں نیچے تھی آپ پڑھ رہی تھی لحاظہ دیکھ نہیں پائی لیکن جب آپ نے ہاتھ ایسے رکھا کہ چپ ہو جاؤ تو آپ نے جب آنکھ اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں رو پڑے کہا بس اس سے زیادہ نہیں سن سکتا اسی وقت تلوار اٹھائی اسی وقت گھر سے نکل گئے اور سیدھے حضرت ارقم کے گھر پہنچ گئے دروازہ کھٹکھٹایا آقا علیہ السلام کو خبر دی گئی حضور عمر آ گیا ہے۔ صحابہ ایک دفعہ دم بخود ہو گئے پتہ نہیں اب کیا ہو گا کیونکہ اس کو روکنا ممکن نہیں حضور نے فرمایا اندر آنے دو آپ اندر آئے سر جھکا ہوا ہے اور تلوار نیام میں ہے بڑے آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے پوچھا حضور کہاں ہیں کہا سامنے کمرے میں اندر چلے گئے سر جھکایا ہوا ہے سامنے آ کر بیٹھ گئے **آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا**

اے عمر کس ارادے سے آئے ہو سر اٹھایا اور فرمایا کہ مسلمان ہونے کے لیے تین آیتیں جسے سمجھ آتی ہیں تین آیتیں اس عمر کو بدل گئیں جو قاتل کرنے آیا تھا یہاں تو ساری زندگی لوگ قرآن پڑھ پڑھ کر گونٹ کر پی جاتے ہیں نماز نہیں پڑھی جاتی ان سے دو وقت کی روٹی کا معاملہ نہیں بنتا یہ میں وہ بتا رہا ہوں جو ہم سب کی زندگی کے مسئلے ہیں۔

اگر ایک شخص قاتل کرنے کے ارادے سے آتا ہے قرآن کی تین آتیں اس کو بدل سکتی ہیں اس لیے کہ اس کو سمجھ آئی تھی اگر ہم قرآن سمجھ کر پڑھیں گے ہماری زندگی کیوں نہیں بدلے

گی ہمارے مسئلے کیوں حل نہیں ہوں گے ہمارے دکھ کیوں ختم نہیں ہوں گے ہماری پریشانیوں کو قلع قمع کیوں نہیں ہوگا۔ ہماری زندگی بامراد کیوں نہیں ہوگی ہماری زندگی بامقصد کیوں نہیں ہوگی اصل میں جو ہم نے قرآن کے ساتھ ظلم کیا ہوا ہے یہ ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہونے دیتا یہ زندہ کتاب ہے LIVE BOOK

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''قرآن تمہارے حق میں اگر ہو جائے تو یہ تمہاری ہر شے ٹھیک کر سکتا ہے اور اگر یہ تمہارے خلاف ہو جائے تو تمہاری کوئی شے یہ ٹھیک نہیں ہونے دے گا۔ یہ تمہارے حق میں بھی دلیل ہے اور تمہارے خلاف بھی دلیل ہے۔''

دنیا میں بہت سارے لوگ اس وجہ سے مار کھا رہے ہوتے ہیں باصلاحیت ہوتے ہیں سمجھدار ہوتے ہیں اللہ نے بڑی توفیق دی ہوتی ہے عقلمند بھی ہوتے ہیں لیکن قرآن کے ساتھ جو حشر کرتے ہیں قرآن ان کی زندگی کا راستہ سیدھا نہیں ہونے دیتا روزانہ قرآن کیساتھ جو حشر ہوتا ہے وہ میرے اور آپ کے سامنے ہے ہر گھر میں ہوتا ہے اونچا کر کے اس کو رکھ دیتے ہیں بڑا ادب کر رہی ہوں قرآن کا بہت ادب ہے میرے دل میں بہت اونچا رکھا ہوا ہے اتنے موٹے غلاف میں اوپر موٹا سا کپڑا موٹی سی گرا لگا کر اس کو بند کر دیا تو کیا میں ادب کرتی ہوں قرآن کا اس لیے اس کو غلاف میں یہ ادب نہیں ہے آپ سونے کا غلاف پہنا دیں یہ قرآن کا ادب ہے **قرآن کا ادب یہ ہے کہ آپ اس کو سمجھیں یہ کیا بول رہا ہے یہ مجھ سے کیا کہہ رہا ہے** وہ تین آیتیں اس قدر اعلیٰ تھی کہ فاروق اعظمؓ ساری زندگی کے لیے بدل گئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری نماز کا وقت ہوا تو نماز قائم ہونے لگی آقا علیہ السلام نے کلمہ پڑھایا صحابہ اس دن اس قدر خوش تھے کہ صحابہ نے جب نحرۂ تکبیر جب بلند کیا تو پورے مکے میں اس کی آواز گونجی مکے کی پہاڑیوں تک آواز پہنچی اتنی خوشی میں انہوں نے نحرہ لگایا اور پوچھا گیا کیا ہوا۔

جب کفار کو قریش کو پتہ چلا کہ عمر مسلمان ہو گیا ہے تو سب کے منہ لٹک گئے کیونکہ اس کے بعد ان کی کمر ٹوٹ گئی اس کے بعد **اسلام کو پھر اللہ نے عزت ہی عزت دی ہے جب عمر مسلمان ہوئے اس کے بعد اسلام نیچے نہیں آیا آج تک اس کے بعد اللہ نے اسلام کو بلندی ہی بلندی دی ہے صرف تین آیتیں ہم پورا قرآن پڑھ جائیں** بلکہ جونہی رمضان آتا ہے لوگ چھ چھ قرآن ختم کرتے ہیں۔ اعتکاف بیٹھی ہوں کتنے قرآن پڑھے دس قرآن ختم کیے ہیں میں نے پڑھا کیا ہے کوئی پتہ نہیں سمجھا کیا ہے کوئی پتہ نہیں فلاں سورۃ میں کیا معانی ہے کوئی پتہ نہیں قرآن تو علامت بیان کر رہا ہے یہ کوئی کہانی نہیں ہے۔ آپ کے سامنے آیت ہے قرآن کی پڑھ لیں قرآن میں ہے سورۃ المائدہ میں کہ تو دیکھے گا ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ جائیں گی اور پھر وہ دیوانہ وار کہہ اٹھیں گے کہ مولا ہم ایمان لے آئے۔

اس کا مطلب وہ جو قرآن سن کر جو کیفیت بنے گی نہ اس کا ثمر کیا ہوگا اس کا پھل کیا ہوگا اس کا نتیجہ کیا ہوگا اس کا رزلٹ کیا ہوگا کہ تمہارے اندر ایمان مضبوط ہو جائے گا، وہ ایمان کی مضبوطی آئے گی وہ قرآن کو سمجھ کر وہ جو آنکھوں سے آنسو بہے گے نہ وہ ایمان مضبوط کر دیں گے کہہ اٹھے گے

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہمیں اسلام کی صداقت کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

ہم سمجھ گئے کہ قرآن کتنی عظیم کتاب ہے لحاظہ ہم بھی گواہی دیتے ہیں یہ تیرا ہی کلام ہے ہم گواہی دیتے ہیں۔ اللہ اکبر

آج کے دور میں ہم نے دیکھا جو لوگ قرآن کی اس حقیقت کو سمجھتے ہیں خدا کی قسم ان جیسا کوئی نہیں ہوتا ان جیسا کوئی نہیں ہوتا وہ قرآن کیساتھ اتنا پیار کرتے ہیں اتنا پیار کرتے ہیں کہ ان کا دن قرآن کے بغیر نہیں گزرتا قرآن کی لذت ان کی رگ رگ میں جسم میں بال بال تک پہنچ چکی ہوتی ہے اتنی قرآن سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ

یہاں پر تو حال یہ ہے کہ ایک حفظ صاحب جو ہیں پورا قرآن حفظ کر جاتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے پورا قرآن حفظ کر جاتے ہیں اچھی طرح آیات یاد ہیں پورے قرآن کی لیکن اعمال ٹھیک نہیں ہیں جھوٹ بولتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یار یہ کس قسم کے حفظ ہیں حفظوں کو باقاعدہ مذاق کا نشانہ بنایا جاتا ہے حفظ تو کر لیا لیکن ہے کچھ نہیں اس کے اندر کیوں ہی عربی پڑھی صرف۔ اللہ اکبر

یہ وہی آیت ہے جس پر ہمارے دل کے داغ اور زخم اتنے زیادہ ہیں اگر میں پورا دن بھی اس پر بات کروں تو شائد کم نہ ہو اس لیے کہ یہ دل کے داغ اور زخم ہیں جو ہم نے لوگوں کے دیکھے ہیں ہمارے بچوں کے چہروں پر نہ قرآن کے نور ہیں نہ لذتیں ہیں نہ یہ قرآن سے آشنا ہیں نہ قرآن سے ان کو محبت و پیار کا کسی نے درس دیا ہوا ہے یہ بابئی بو والے لوگ ہیں۔ بس اتنا سا پڑھ کر کافی سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن ایسا نہیں ہے قرآن اس سے بہت بڑھ کر بہت آگے ہے۔

بزرگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے

اللہ جس کو اپنا ولی بناتا ہے اس کو سب سے پہلے قرآن پاک کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ یہ اللہ کے نیک بندوں کی پہلی علامت ہوتی ہے۔ وہ کبھی بھی قرآن کے علم سے نا آشنا نہیں ہوتے۔ وہ قرآن کے علوم جانتے ہیں قرآن کی گفتگو کرنا ان کو بہت اچھی طرح آتا ہے یہ ولی ہونے کی پہلی علامت ہے باقی علامتیں اس کے بعد شروع ہوتی ہیں جسے قرآن ہی نہیں آتا وہ بظاہر آپ کو ہواؤں میں اڑ کے دیکھائے وہ بظاہر پھونک مار کر بچے پیدا کر کے دیکھائے وہ بظاہر آپ کی پیٹ درد کاروبار کی عربوں کی ریل پیل کر دے۔ وہ پیر ولی کتب اعبدل نیک نہیں ہے جیسے قرآن نہیں آتا ہے

۔قرآن صرف عربی نہیں اس کا ترجمہ اور اس کی اچھی طرح سے سمجھ ہے۔ تو اس بات کو اچھی طرح سے پلے باندھ لو آج ہم نے اپنی اولادوں کو بھی قرآن کی سہی سمجھ دینی ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے میرے صحابہ! تین کام کرنے سے پہلے مرنہ جانا۔ پوچھا حضور ایسا کون سا معاملہ ہے جس میں اتنی سختی آپ کرر ہے ہیں کہ مرنے سے پہلے پہلے کر کے جانا کہا ہاں تین کام کر کے جانا پوچھا حضور کیا کام

☆ سب سے پہلے اپنی اولاد کو قرآن سیکھا کر جانا

☆ میری محبت اپنی اولاد کو دے کر جانا

☆ میرے گھر والوں کی محبت دے کر جانا

قرآن تم نے سیکھانا ہے اپنے بچوں کو قاری صاحب کی ڈیوٹی نہیں ہے یہ مولوی صاحب کی ذمہ داری نہیں ہے یہ حضرت صاحب ذمے دار نہیں ہیں اے والدہ اے والد اللہ کے نبی نے تجھے کہا ہے تین کام کرنے سے پہلے مرنہ جانا یہ احادیث میرے ہر وقت ذہن میں رہتی ہے **تین کام کرنے سے پہلے مرنہ جانا سب سے پہلے اپنی اولاد کو قرآن سیکھا کر جانا سیکھانے سے مراد پڑھانا نہیں ہے ہم اسے بھی پڑھانا سمجھ رہے ہوتے ہیں سیکھنا اور پڑھنا اس میں بڑا فرق ہے سیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اس کو باقاعدہ سمجھایا جائے کہ بیٹے یہ آیت** یہ کہہ رہی ہے اس آیت میں بیٹا اللہ نے یہ کہا ہے تو یہ آقا علیہ السلام کسی مولوی یا قاری کی ڈیوٹی نہیں لگا رہے۔ یہ ایک ماں کی باپ کی ڈیوٹی لگائی جارہی ہے کہ جناب آپ نے یہ کام کرنا ہے ہم سارا کچھ قاری صاحب پر ڈال کر آرام سے کھوڑے بیچ کر سوئے ہوئے ہیں قاری صاحب پڑھا رہے ہیں بچوں کو موج ہوگئی ان کو ہزار روپیہ پکڑا دیتے ہیں مہینے کا بچے کیا پڑھ رہے ہیں کیا نہیں پڑھ رہے بابی بُو بچے کیا پڑھ رہے ہیں سمجھ آئی ہے نہیں آئی کوئی پتہ ہی نہیں ان کو مہینے کا ہزار روپیہ دے رہے ہیں بس ٹھیک ہے **حضور یہ تو نہیں کہہ رہے آپ سے ٹھیک ہے حضور کہہ رہے ہیں سیکھاؤ سیکھانے سے مراد ہے ایک ایک لفظ بتاؤ کیا کرنا ہے کس طرح ہے کہاں ہے قرآن کی آیت کبھی کسی ماں نے دس منٹ اپنے بچوں کو ایسے قرآن پڑھایا ہو دیکھا دیں مجھے وہ خوش نصیب ماں دیکھا دیں مجھے میں اس کے واری جاؤں اس کو منوں ٹنوں پھول پہناؤں وہ ماں جو وہ اپنے بچوں کو اسے بیٹھا کر ایک آیت سمجھا کر بتا دیتی ہے** میرے بچے اس میں اللہ یہ کہہ رہا ہے اپنی ڈیوٹی اللہ کے سامنے ہاتھ جوڑ دیتی ہے میرے مولا اللہ نے مجھے یہ کہا تھا کہ اپنی اولاد کو قرآن سیکھا کر جانا۔ تو میں نے وہ کام کر دیا اب آگے یہ عمل کرے نہ کرے یہ جائے نہ جائے اس راستے پر یہ میرا مقصد نہیں ہے کل قیامت کے دن وہ ماں چھوٹ جائے گی وہ باپ چھوٹ جائے گا جس نے اپنی یہ ڈیوٹی پوری کر دی ورنہ یہ گردن ہوگی فرشتوں کے گز ہوں گے اور پکڑ کر دوزخ کی طرف یہی بیٹا اور بیٹی پھینک دیں گے۔ جن کو قرآن سیکھایا نہیں کہا ہی سیکھاؤ۔

دووسرا کہا میری محبت سیکھانا میری محبت بتانا میں کون ہوں میرا رتبہ و مقام کیا ہے مجھے اللہ نے کیا کیا دیا ہوا ہے میری اللہ کے آگے کیا عزت ہے اللہ مجھے کتنا پسند اور محبت کرتا ہے یہ بتانا اپنے بچوں کو نہیں یہ بھی قاری صاحب مولوی صاحب جمعہ پڑھے گا بچہ خود ہی پتہ چل جائے گا یہ اس کی ڈیوٹی نہیں ہے یہ ہم سب کی ڈیوٹی ہے میری ڈیوٹی ہے آپ کی ڈیوٹی ہے اپنے بچوں کو حضور کا پیار سیکھانا ان کو روٹیاں دینا ان کو موٹا کرنا ان کو بڑے بڑے گوشت کھلانا ان کو اچھی اچھی غذا دینا ہی ہماری ڈیوٹی نہیں ہے ان کو حضور کا عاشق بتانا بھی ہماری ڈیوٹی ہے اپنے نبی کی صفتیں بتائی جائیں ان کو بیٹھا کر بات کی جائے خدا کی قسم ہمارے گھروں میں یہ ماحول ہی ختم ہو گئے ہمارے گھر نہیں ہیں یہ ایک پالنے والی فیکٹریاں

ہیں بچوں کو بس پال پال کر بڑے کرتے جاؤ نکالتے جاؤ ان کو محلے میں عقل موت شعور یہ ہم نے نہیں دینا یہ قاری صاحب دیں گے والدہ والدان دو لوگوں نے جب سے اپنی ذمے داری سے ہاتھ اٹھایا ہے ہمارے گھر ہمارا معاشرہ جہنم بن گیا ہے ہماری پوری کی پوری دین کی بنیادیں اگڑ گئی ہیں ان دونوں لوگوں نے اپنی ڈیوٹی سے ہاتھ اٹھا لیا ہوا ہے نہ باپ توجہ دیتا ہے بچے کے کردار سہی کرنے پر نہ ماں توجہ دیتی ہے کردار سہی کرنے پر بچے کے ہاں روٹی کھلاؤ ان کو صبح کھلاؤ دو پہر کھلاؤ شام کھلاؤ میں کما تا تو ہوں آپ کے لیے اور کیا کروں دنیا کی تعلیم نہیں صرف اس کو آخرت کی تعلیم بھی ماں اور باپ نے ہی دینی ہے لیکن یہ وہی دے گا نہ جس کو خود آتی ہو گی ۔ جس کو خود نہیں آتا قرآن وہ کیسے پڑھائے گی ۔

اس لیے کہا گیا اپنی بچی کا جب رشتہ کرو تو کم از کم یہ دیکھ لو کہ یہ بچہ قرآن سہی پڑھتا ہے اس کو آتا ہے یہ کم از کم اتنا تو پوچھنا حق ہے تمہارا پھر فرمایا

میری آل کی محبت میرے گھر والوں کا پیار گھر میں کون ہیں حضور کے حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ حضرت امام حسن حضرت امام حسینؓ یہ حضور کے گھر والے ہیں حضور کی صاحبزادیاں حضور علیہ السلام کے گھر والیاں آپ کی ازواج مطہرات حضرت خدیجہؓ حضرت جویریہؓ حضرت ام سلمہ حضرت صفیہ ان سب کا نالج ہو پتہ ہو کہ **یہ کون لوگ ہیں اپنی اولاد کو بتائے ۔**

قرآن کا اصل مفہوم قرآن سمجھنے کیساتھ ہے یہ میں نہیں کہہ رہا یہ قرآن کی آیت آپ کے سامنے ہے ۔ نبی کو خود خدا کہہ رہا ہے کہ تو ں دیکھے گا کہ توں ان کی علامت یہی دیکھے گا اصل لوگ وہ ہیں جب ان کے سامنے قرآن کی آیات پڑھی جائیں تو ان کے دل لرز جاتے ہیں ۔

ہم نے دیکھا کہ جب لوگ نعت سنے گئے تو بہت جو میں گے آہ ہاں سبحان اللہ بھی کہیں گے ابھی رات محفل نعت تھی واری واری لوگ جا رہے تھے نوٹ پر نوٹ پھینکے جا رہے تھے ٹھیک ہے حضور علیہ السلام کی ثناء ہو رہی ہے ایسا ہونا چاہیے جذبہ محبت اپنی جگہ ہے لیکن جب قاری صاحب آئے انہوں نے تلاوت کی مجمع ایسے سن پتہ ہی کوئی نہیں ہئ کروڑوں نعتیں ایک طرف رکھ دو قرآن کی ایک آیت اس کروڑوں نعتوں سے بہتر ہے ۔ قرآن کی آیت ایک کروڑوں نعتوں سے بھاری ہے وہ قرآن اللہ کا کلام ہے نعت با ہر حال کچھ بھی ہے یہ انسان کا لکھا ہوا کلام ہے جس کو نعت کہتے ہیں تو پورا مجمعہ سن ہے قاری صاحب تلاوت کر رہے ہیں میں غور کر رہا تھا بڑا دیکھ رہا تھا پورے مجمعے کی طرف میری نظر تھی کیونکہ اسٹیج پر بیٹھا تھا پتہ سب کا چل رہا تھا کوئی ایک تو نظر آئے جس کی آنکھ سے آنسو بہہ رہا ہو دیکھوں تو سہی قرآن کا بھی پتہ چل رہا ہے نہیں کیا پڑھ رہے ہیں قاری صاحب لیکن افسوس صد افسوس

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے — مسلمان نہیں راگ کا ڈھیر ہے

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں — ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

تم میں تو حوروں کا چاہنے والا ہی نہیں — جلوہ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

جب تک بھیکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا — پھر تم نے مجھے خرید کر انمول کر دیا

کیا بات کریں کس کو سنائیں قوالیاں ان کو سنا لے آپ سنے گے بڑے مزے سے میں نے دیکھا قوالی ہو رہی ہوتی ہے لوگ لوٹ پوٹ جا رہے ہو رہے ہوتے ہیں دھمالیں ڈال رہے ہوتے ہیں بعض تو وجد میں آ کر کوئی دیوار سے ٹکڑ مار رہا ہے کوئی اِدھر مار رہا ہے کوئی اُدھر مار رہا ہے کوئی ٹانگیں مار رہا ہے اس کو حال پڑھ گیا اس کے او پر فیض آ گیا قوالی کا فیض مل گیا اس کو آپ تلاوت سنائیں وہ ایسے بیٹر بیٹر دیکھ رہا ہوتا ہے ایسے سمجھ ہی کوئی نہیں قوالیوں پر سر دوننا نعتوں پر نخرے مارنا اور اللہ کے کلام پر پتہ ہی کوئی نہیں یہ ظلم ہے ہمارا قرآن کیساتھ یہ میں آپ کو وہ حقیقت بتا رہا ہوں جو ہمارے اس دور کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ۔ نعتیں سن کر رونے والے کاش قرآن کی تلاوت پر بھی روئے پھر مزہ آئے ۔

میں نے حضرت صاحب سے پوچھا

حضور یہ بتائیے کہ ایک مرید کو سب سے بڑا فیض کس حالت میں ملتا ہے؟؟

کیا وہ روزے کی حالت میں ملتا ہے؟ کیا وہ حج کرنے جائیں عمرہ کرنے جائیں وہ کعبہ کے سامنے مسجد نبوی شریف میں ہو کب ملتا ہے یا نعت سنتے ہوئے یا تلاوت میں کس

وقت سب سے زیادہ فیض ایک مرید کو حاصل ہوتا ہے یہ سوال وہ کرتا ہے جس کو فیض کا چس پڑھا ہو جس کو فیض کا مزہ آیا ہو نہ یہ وہ کرتا ہے سوال کہ مجھے کب ملتا ہے وہ فیض میں اس حالت کا ذہن میں رکھوں میں نے ایک بار یہ پوچھ لیا حضور وہ کون سی حالت ہوتی ہے جب زیادہ اللہ کا کرم ایک مرید کے شامل حال ہوتا ہے تو آپ نے مجھے صرف اتنا کہا تھا بیٹا دعا کرو کہ تمہیں وہ حالت ملے نماز کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے تمہاری آنکھ سے آنسو بہہ نکلے بس آخری حالت اس سے اوپر کوئی فیض نہیں اور اگر تمہیں یہ حالت نصیب نہیں ہوئی جا بچہ جا کر ابھی جا کر ذکر کیا کرو جا جا کر محنت کرایا کرا ابھی اور کوشش کرو ابھی تمہارے اندر بہت کمی ہے نماز کی حالت ہو آپ قیام میں کھڑی ہوں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آپ سورۃ پڑھ رہی ہوں تلاوت ہو رہی ہو اس دوران آنسو آ جائیں قرآن کی تلاوت میں آنسوؤ آئیں وہ بھی نماز کے دوران کہا جی حضور سمجھ آ گئی مجھے میری منزل پتہ چل گئی اتنا پاک دل ہوگا تب ہوگا ایسے ورنہ یہ کہا لوگ اللہ اکبر کہتے ہیں نماز سے نکل جاتے ہیں۔۔ پر یاد آتا ہے کہ میں تو نماز پڑھ رہی تھی۔ تو کہاں تلاوت میں دل لگنا ہے کہاں تلاوت میں رونا آنا ہے۔ یہ تو بڑی سعادت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس اصول کو سمجھنے کی توفیق دے اور قرآن پاک کی اس لذت کو دل میں اتارے۔ آمین

موجودہ دور کے سلگتے مسائل

عالم القرآن کورس کی مبارک کلاس ہے قرآن پاک کو تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا سنہری موقع ہے آج انشاءاللہ العزیز ہماری سورۃ مائدہ مکمل ہوگی، صفحہ نمبر ۱۴۵اور آیت نمبر ۱۰۰ سے آج ہم شروع کریں گے اور انشاءاللہ اس سورۃ مبارکہ کے آخر تک ہم اس سورۃ مبارکہ کو آج ہم مکمل کریں گے (انشاءاللہ) قرآن پاک کے نازل ہونے کا اصل سبب ہی قرآن کو سمجھنا ہے جو لوگ قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھتے ہیں ان کی زندگیاں کبھی بھی بدل نہیں سکتی، وہ اپنے اخلاق درست نہیں کر سکتے وہ اپنی زندگیوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے تابع نہیں کر سکتے جو قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھتے تو آیئے ہم یہ شعور کے ساتھ سورۃ مائدہ ختم کرتے ہیں کہ ایک بار پھر ہم اس عزم کو اس ارادے کو دہرالیں کہ قرآن پاک نازل ہی سمجھنے کے لئے ہوا ہے اور ہم نے اپنی زندگی میں مرنے سے پہلے پہلے ہم انشاءاللہ قرآن کو سمجھ کر جائیں گے اور کل قیامت کے دن اللہ پاک سے یقیناً اس کے بےحدوحساب انعام جو ہیں وہ حاصل ہوں گے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۰۰

اللہ نے ارشاد فرمایا

آیت ۱۰۰

قُلْ لَّايَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰأُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَO

ترجمہ:

اے نبی ﷺ آپ ان سے فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتا اگرچہ خیرت میں ڈال دے تجھے ناپاک کی کثرت، اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والوں تاکہ تم نجات پاجاؤ۔

یہ آیت کریمہ بڑے سادے سے مضمون کی ہے لیکن اس کے پیچھے جو اشارہ ہے وہ بہت خوبصورت ہے، حضور ﷺ سے یہ اللہ پاک فرمارہا ہے کہ اے نبی آپ فرمادیجئے، **قل**، میں نے عرض کیا تھا کہ یہ لفظ جب بھی آپ قرآن میں پڑھیں تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ پاک خود بھی یہ آیت بیان کرسکتا ہے اور اس طرح کا مضمون بہت ساری اور جگہوں پہ بھی ملتا ہے قرآن میں کہ اللہ پاک خود بھی یہ بات قرآن میں کر چکا ہے لیکن **قل**، کا لفظ بتاتا ہے کہ اے نبی میں تو کہہ ہی دوں گا میری بات بھی یہ لوگ پڑھتے بھی ہیں سنتے بھی ہیں لیکن جب آپ کہیں گے نا تو آپ کی زبان کی تاثیر زیادہ ہوجائے گی اور یہ جب آپ سے سنیں گے تو اس کو پھر یہ زیادہ سنجیدگی سے لیں گے اور زیادہ محبت سے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو اس لئے **قُلْ** کا لفظ جو ہے وہ حضور کی شان کو ظاہر کرتا ہے، شان کو آقا ﷺ کی عزت کو ظاہر کرتا ہے کہ ایک برتر انسان اپنے کسی subordinate سے یہ کہہ دے کہ میرا یہ پیغام تم دے دو دفتر والوں کو، حالانکہ وہ خود بھی دفتر والوں کو دے سکتا تھا لیکن اس نے اپنے کسی نائب کو کہا کہ تم ذرا جا کر سب کو بتادو تو اس سے مراد جو ہے وہ اس نائب کی عزت کو ظاہر کرنا ہے تو اس لئے **قُلْ** کا لفظ لگایا آگے فرمایا اے نبی آپ فرمادیجئے کیا فرمادیجئے کہ

اَيَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے، یہ دونوں چیزیں کبھی بھی ایک جیسی نہیں ہوں گی ان دونوں کو اللہ نے کبھی ایک جیسا نہیں کرنا، اندھیرا اجالا برابر نہیں ہوسکتے، خوشبو اور بدبو برابر نہیں ہوسکتے، جنت اور دوزخ، نیکی اور بدی یہ کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ یہ برابر ہوجائیں یہ ہمیشہ اللہ پاک نے ان کے درمیان ایک فرق رکھا ہے اور وہ فرق قائم رہے گا ایک تو یہ فرمایا اور ساتھ آگے ایک اور بڑا خوبصورت جملہ کہہ دیا کہ اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت خیرت میں ڈال دے کہ ناپاک چیز ہے اور وہ اتنی زیادہ ہے تو تم خیرت میں آجاؤ کہ کمال ہو

گئی اتنی زیادہ تو کہیں یہ نہ ہو کہ اس ناپاک چیز کو دیکھ کر تم خیرت میں آ جاؤ اور اس کو غلط سمجھ بیٹھو اس سے مراد جو ہے وہ آج کی دنیا میں کفار کے مال واسباب کی طرف اشارہ ہے، اب وہ سارے کفر میں ہیں ان کی سڑکیں، ان کی buildings، ان کی روٹی پانی ان کا اٹھنا بیٹھنا بڑا سوہنا ہے اور ہمارا نوجوان تو مرتا ہے یورپ پہ تو اس سے کہو نہ کہ کفر میں کافر ہو کے چلا جا کہے گا ٹھیک ہے مینوں اے وی منظور اے، مجھے لے جاؤ کسی طریقے سے میں جانا چاہتا ہوں مجھے لے جاؤ تو وہ ناپاک کی کثرت ہے وہاں، ہے تو ناپاک ہی نا وہاں لوگ سارے گندے مندے کفر والے لوگ ہیں سارے، ان کی وہ جو تمام نعمتیں جو ہیں اللہ فرما رہا ہے کہ تمہیں کہیں خیرانی میں نہ ڈال دیں کہیں تم جو ہوا پنے اس گھر کے معاملات کو جو اللہ نے تمہیں دیئے ہوئے ہیں وہ دیکھ کہ کہیں تم ناپاک کی کثرت میں وہاں نہ چلے جانا، بحرحال ناپاکی پاکی کے برابر نہیں ہو سکتی

ایک شخص بظاہر جو غریب ہے، پانچ وقت کا نمازی ہے اور رزقِ حلال کماتا ہے اللہ نے اسے جو ہے زندگی کے معاملات دیئے ہوئے ہیں کم ہیں تھوڑے ہیں لیکن وہ نیک انسان ہے، دوسری طرف ایک کروڑ ارب پتی ہے بے نماز، بے عمل، دغاباز، فراڈیہ، جھوٹا تو یہ ایک کروڑ ارب پتی انسا اپنی اس ساری دولت سمیت اس ایک نمازی کے پاؤں کے جوتے کی خاک کے برابر بھی اللہ کی نظر میں نہیں ہے، اللہ کی نظر میں وہ شخص جو بظاہر دنیا میں وہ برائی سے بچا بھی ہوا ہے نیکی کرتا، نماز روزے کا پابند ہے لیکن غریب ہے اس کے پاس مال ودولت کی وہ کثرت نہیں ہے اور ایک طرف کڑوڑوں اربوں چھاپنے والے لیکن ہے سارے اللہ رسول کے نافرمان تو اللہ پاک ایسے تمام لوگوں سے زیادہ محبت کرتا ہے اس غریب سے، تو بہت خوبصورت گفتگو کر دی کہ تمہیں خیرت میں نہ ڈال دے، پریشان نہ ہو جانا کہیں یہ کوٹھیاں دیکھ کے یہ بلند وبالا buildings اور یہ کاریں اور یہ ان کے چمکتے ہوئے جوتے دیکھ کر کہیں تمہاری سوچ خیرت میں نہ چلی جائے، ہیں یہ سب کچھ ناپاک ہی، تو میں خیران ہوتا ہوں ان لوگوں پہ جو اپنی تمام زندگی کی خوشیاں جو ہیں یوں سمجھ لیں انہیں داؤ پہ لگا کے تو ایسے ملکوں میں چلے جاتے ہیں گو اللہ نے رزق کمانا قسمت میں لکھا ہے ضرور کماؤ، انسان کمائے ضرور کمائے لیکن اپنے گھر والوں سے دور رہنا، اپنے بیوی بچوں سے دور رہنا، اپنے دوست احباب سے دور رہنا، اپنے رشتے داروں کو چھوڑ کے بندہ چلا جائے اور ساری ساری زندگی وہاں گزار دے، دس دس سال بیس بیس سال ہو گئے لوگ واپس نہیں آئے جو کہ قطعاً کسی حالت میں یہ جائز نہیں شرعی طور پہ یہ سخت منع ہے

حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنی زوجہ محترمہ سے بات

حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنی زوجہ محترمہ سے یہ بات پوچھی جب آپ کا اسلامی سلطنت جو تھی اتنی وسیع ہوئی کیونکہ ۲۶ لاکھ مربع میل تک آپ کی اسلامی حکومت پھیل گئی یعنی پاکستان جیسے سات ملک اگر اکھٹے کئے جائیں چھ ملک تو کم از کم اتنا رقبہ بنتا ہے تو آپ نے جب آپ کی فوجیں دور دراز روانہ ہوئی اور فوجیوں کو واپس آنے میں بڑا ابرا وقت لگا تو اس وقت آپ نے یہ بات اپنی بیوی سے پوچھی تھی کہ آپ مجھے یہ بتاؤ کہ ایک عورت کتنی دیر اپنے خاوند سے شرعی طور پہ تو بعد میں بتاؤں گا، جسمانی طور پہ دور رہ سکتی ہے تم بتاؤ تم خاتون ہو تم مجھے بتا سکتی ہو مجھے تو اس چیز کا پتہ نہیں، آپ کی زوجہ محترمہ نے پھر آپ کو بتایا کہ چار مہینے ایک عورت آسانی سے گزار سکتی ہے اس کے بعد اس کے لئے مشکل ہو جاتی ہے جو اللہ نے ایک سسٹم اور نظام بنایا ہوا ہے اس کے تحت یہ چار مہینے کا وقت ہے تو آپ نے پھر یہ جو وقت ہے چار مہینے کا یہ اپنے پورے اسلامی مملکت میں جاری فرمایا اور فرمایا کوئی فوجی دور دراز کے کسی ملک میں چار مہینے سے زیادہ نہ رہے اسے واپس بھیجو وہ ایک ہفتے کی چھٹی پہ آئے اور پھر جائے ایک ہفتے کے بعد تو یہ اصول آپ نے بنایا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا احسان ہے اسلامی دنیا پہ کہ آپ نے یہ احسان کیا لیکن آپ دیکھیں آج ہمارے معاشرے میں اندھا جو ایک باہر جانے کا چکر ہے اور ایک اندھا جو ہے اعتماد ہے اور لوگ ایک اندھے چکر میں اپنی ہر شے جو ہے وہ چند روپوں کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔

دوست نے بڑی اچھی بات کی

آپ کہنے لگے کہ میں تو اس کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ فرض کرتے ہیں کہ اگر میں باہر چلا جاؤں تو مجھے ایک لاکھ سیلری ملتی ہے ایک لاکھ سیلری ہے تو کہتا ہے میں اس کو اس طرح سے ناپتا ہوں کہ جب میں گھر ہوتا ہوں اور صبح ناشتہ کرنے کے بعد جب میں اپنے کاروبار کے لئے نکلتا ہوں گھر سے تو میری والدہ جو مجھے سر پہ بڑے پیار سے ہاتھ پھیر کر جو رخصت کرتی ہیں نا اور مجھے ساتھ دعا دیتی ہیں بیٹا اپنا دھیان رکھنا، بیٹا تیان نال، اللہ تیری خفاظت کرے تو میں سمجھتا ہوں وہ دعا ہی ۵۰ ہزار کی ہے اور پھر جب میں دکان پہ ہوتا ہوں تو مجھے پھر گھر سے فون بھی آتے ہیں کہ ٹھیک ٹھاک ہو ہر طرح کی خیر ہے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میرے گھر والے میرے ساتھ ہیں تو کہتا ہے کہ وہ ایک

ایک کال بیس بیس ہزار کی ہےاور پھر جب میں شام کوواپس آتا ہوں تو واپس آ کے جب میں اندر آتا ہوں اور میرا بچہ دوڑ کے میرے گلے لگتا ہےاور میرے ساتھ لپٹتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ لپٹنا ہی ایک لاکھ کا ہےاور پھر جب میں اندر جا کے اپنی بہنوں سے بھائیوں سے ملتا ہوں ہم آکھٹے کھانا کھاتے ہیں، ہم بیٹھ کر ہنسی مذاق کرتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے ہیں کھیلتے ہیں باتیں کرتے ہیں، کسی کا ناک اونچا ہے کسی کا قد چھوٹا ہے تو وہ مذاق نہیں جیسے ہوتا ہے،بہن بھائیون میں آپس میں تو وہ ہم کرتے ہیں کہتا ہے میں تو سمجھتا ہوں وہ ایک ایک بات دس دس ہزار کی ہے تو میں تو ایک دن میں کیا تم سمجھتے ہو، کہنے لگے فاروقی صاحب کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان کی کوئی value نہیں ہے، یہ جو جذبے ہیں ان کی کوئی value نہیں ان کا کوئی اللہ کی نظر میں رتبہ اور مقام نہیں ہے، کہتے میں تو ایک دن میں دو لاکھ کما لیتا ہوں، ایک مہینے کا یہ ساٹھ لاکھ بنتا ہےاور ساٹھ لاکھ ایک طرف ہو،اور ایک لاکھ کے لئے تو بندہ ان تمام چیزوں کو لات مار کےاور ہر چیز کو چھوڑ چھاڑ کے باپ کے جنازے پہ بھی آنے کا وقت نہ ملے تو اس سے بڑی کیا نحوست ہو سکتی ہے کیا خدا وہاں کوئی اور ہے، یہاں اور ہے تو میں باہر جانے کو deny نہیں کر رہا لیکن

Let's follow the rules of islam

آپ ضرور جائیں لیکن اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جائیں آپ ادھر عیاشی کوٹ رہے ہیں بچے بیمار ہو رہے ہیں، بچے ذلیل ہو رہے ہیں، بچے باپ کے سائے کے بغیر گھر میں آوارہ پھرتے ہیں، محلے میں آوارہ پھرتے ہیں، بیوی جو ہے وہ ہمسائے کے ساتھ ہو گئی ہے اس قدر اس کی قباحتیں ہیں اتنی لمبی لسٹ ہے وہ جو میں بیان نہیں کر سکتا جو لوگ کئی کئی عرصہ باہر چلے جاتے ہیں اور پیچھے ان کی اولادوں کا جو حشر ہوتا ہے وہ میرے بچوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے میرے پاس آتے ہیں لوگ تو قرآن اس طرف اشارہ کر رہا ہے آئیں ذرا قرآن پر آپ **فرما دیجئے کہ برابر نہیں ہو سکتا پاک اور ناپاک اگر چہ خیرت میں ڈال دے تجھے ناپاک کی کثرت سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والوں**، یہ لفظ بڑا خوبصورت ہے اے عقل والوں۔**یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ** یہاں اللہ نے عقل کی بات کہی ہے، تینوں عقل نہیں تینوں سوچ نہیں کہ یہ جو تیرے اپنے گھر میں تیرے ماں باپ ہیں، تیرے بہن بھائی ہیں، تیرے آگے پیچھے تیرے بچے پھرتے ہیں کیا یہ دولت نہیں ہے تیری، کیا اس کو تم کچھ نہیں سمجھتے ہو،بعض ایسے بھی عجیب ہوتے ہیں وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ ایتھے محنت ہی نہیں کرنی، محنت باہر جا کے کروں گا پاکستان میں نہیں یہاں نہیں محنت کرنی یہاں پہ کوئی فائدہ ہی نہیں ہے

ای خیال استو محال استوجنوں

لوگ یہاں بھی اپنی زندگی کما رہے ہیں، محنت کر کے اللہ نے بڑے بڑے رنگ لگائے ہیں لوگوں نے جائیدادیں بنائی ہیں، کوٹھیاں بنائی ہیں، لوگوں نے بہترین زندگی گزاری ہے ،حلال طریقے سے کمایا ہے ماں باپ بیوی بچے سب یہاں enjoy کر رہے ہیں لیکن اسے وہ نظر نہیں آئیں گے، اسے نظر آئے گا وہ گا ماویلا، وہ شیدا جو بالکل ۱۰ سال سے فارغ ہے اسے وہ نظر آئے گا کہ پاکستان میں تو ہر طرف اندھیرا ہے ہم نہیں محنت کر سکتے حالانکہ پاکستان جیسا ملک خدا کی قسم پوری دنیا میں نہیں ہےاور باہر جو لوگ جاتے ہیں وہ میں نے دیکھے ہیں کہ وہ وہاں جا کر کیا حالت ہوتی ہے، کیا حالت ہو جاتی ہے۔

دوبئی میں تھا میں تو شاید ان ہی چیزوں کے لئے قبلہ عالم نے مجھے تین مہینوں کے لئے وہاں بھیجا تو تین مہینے ہم وہاں رہ کر آئے وہاں میں نے جو زندگی دیکھی (استغفر اللہ) میں کانوں کو ہاتھ لگا تا ہوں جانوروں سے بھی زیادہ بدتر زندگی، ایک کمرہ ہےاور اس میں آٹھ لوگ رہتے ہیں، آٹھ لوگ ہیں اور ان آٹھ لوگوں کا حال ذرا سن لیجئے کہ کمرہ یہ جو ہمارا آفس ہے آپ نے دیکھا ہے یہ سامنے چھوٹا سا اس کو تھوڑا بڑا کر لیں ڈبل کر لیں چلو اتنا سا کمرہ ہے آٹھ لوگ رہتے ہیں دو وہاں چار پائیاں بچھی ہیں دو تو چار پائیوں کے اوپر سوتے ہیں دو چار پائیوں کے نیچے بیڈ بچھایا ہوا ہے ایک اوپر سویا ہوا ہے دوسرا اسی چار پائی کے نیچے سویا ہوا ہے، ادھر بھی چار پائی کے نیچے ہےاور درمیان میں جو تھوڑی سی جگہ ہے کُسڑ کے وہاں لیٹ جاتے ہےاور نہ کوئی social life، بیمار ہو گئے ہیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں خود ہی مر رہے ہیں کھپ رہے ہیں کوئی پوچھتا نہیں اور عید آ گئی ہے کوئی گلے ملنے والا نہیں ،زندگی ہے کہ موت ہے کوئی وہاں آپ کی خوشی غمی میں شامل ہونے والا نہیں ہے، عجیب وغریب حالات ہیں، کراچی کے چھ سات لوگ تھے یار تم کتنی دیر، چھ سال ہو گئے ہیں دوبئ

، واپس، کیا کرنا ہے جا کے پیسے بھیج رہے ہیں گھر، بیوی بچے، پیسے جا رہے ہیں نا، ہم ادھر ہی کام پورا کر لیتے ہیں اپنا ہمیں کیا ضرورت ہے جانے کی تو ایسے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھے ان لوگوں کے، ہم سوچتے ہیں شاید باہر جا کے پتہ نہیں کتنا کو D.C لگ جاتا ہے ہاں لگ جاتا ہے D.C، dish cleaner یورپ کا تو پوچھو ہی نا یہ تو میں ابھی آپ کو اپنے جو مسلم countries ہیں اس کی حالت سنائی ہے جو ہمارا زیادہ تر طبقہ چونکہ ان پڑھ ہوتا ہے وہ زیادہ تر اپنے ملک سے بھاگ کر وہاں جاتا ہے تو وہاں جو حالت ہوتی ہے ان کی، ان کی لاشیں سمندر کے کنارے پانی میں پڑی ہم نے دیکھی ہیں اور وہ کشتی کے اندر ہی ان کو گولیاں مار دیتے ہیں پتہ نہیں کیا کیا حشر ہوتا ہے ان کا، میں یونان چلا جاؤں چاہے مجھے کسی طریقے سے پہنچا دو چاہے غیر قانونی پہنچاؤ۔

ایک مسئلہ میں نے علماء سے سنا کہ اگر آپ کسی ملک میں اس کے قانون کے خلاف رہتے ہو یعنی law آپ کو اجازت نہیں دیتا لیکن آپ چوری سے گھس کر اندر چلے گئے ہیں اور آپ وہاں کڑوڑوں چھاپ رہے ہیں علماء نے اس پہ صریحاً لکھا کہ اس کا ایک ایک پیسہ حرام ہے جو کسی ملک کے قانون کے خلاف وہاں رہے وہ جتنے بھی پیسے وہاں کمائے گا وہ حرام ہوں گے چاہے کتنے ہی کیوں نہ ہوں تو illegal چلے جانا اور بڑا اس کو کمال سمجھنا اور وہاں illegal چھپ کے رہنا اور گھر والوں سے کہنا کہ دعا کرو کہ میں بچا رہوں لو ایک طرف illegal رہتے ہو اور دوسری طرف دعا کرواؤ، قرآن پڑھاؤ قاری صاحب کو لوں دعا کرواؤ کہ میں بچیا رہوں، واہ یعنی چوری اور سینہ زوری دونوں، تو قرآن اس پہ واضح کر رہا ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے خبیث اور پاک چیز دونوں ایک جیسی کیسے ہو سکتی ہیں تم خیرت میں کیوں پڑ گئے ہو ان کی کوٹھیاں کاریں دیکھ کر، جو تمہیں ہم نے دیا ہوا ہے وہ زیادہ اچھا ہے تو ان کی زندگیاں گدھوں سے بھی بدتر ہوتی ہیں زیادہ تر کی اور گھر والے سوچتے ہیں بیٹا وہاں بڑا معزز بن کر بیٹھا ہوا ہے حالانکہ وہاں جو حالات ہوتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں (اللہ اکبر)

تو لہذا یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پہ جتنی بھی گفتگو کی جائے کم ہے، اللہ نے فرمایا کہ **فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ** اے عقل والوں اللہ سے ڈرتے رہو، یہ کیا کرتے ہو چھوڑ دو یہ چیزیں واپس آ ؤ **لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ** تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

آیت نمبر ۱۰۱

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ لَاتَسْئَلُوْ عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُئوْ وَاِنْ تَسْئَلُوْ عَنْھَا حِیْنَ یَنَزَّلُ الْقُوْاٰنُ تُبْدَلَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَاط وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌO

ترجمہ :

اے ایمان والوں ایسی باتیں مت پوچھا کرو کہ اگر تمہارے اوپر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بری لگیں اور اگر پوچھو گے ان کے متعلق جب کہ قرآن بھی اتر رہا ہے تو تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے معاف کر دیا ہے ان کو، اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا اور علم والا ہے

یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب حضورﷺ سے صحابہ کرام نے چونکہ صحابہ کرام میں سے زیادہ تر لوگ جو ہیں وہ تعلیم یافتہ نہیں تھے اور قرآن پاک کی یہ جو خوبصورت گفتگو ہے اس سے یہ لوگ آشنا نہیں تھے تو اسلئے سوال بڑے عجیب کیا کرتے تھے اوٹ پٹانگ سوال کیا کرتے تھے جن کا کوئی جو ہے نہ دین میں نہ دنیا میں کوئی فائدہ ہوتا تو اس ذمن میں جب حضورﷺ سے بار بار اس طرح کے سوالات کئے گئے جو آقاﷺ کی طبیعت کے اوپر گراں گزرے تو اللہ پاک نے پھر حضور کی محبت میں مہکتی ہوئی یہ آیت نازل کی، کہ میرے نبی سے تم ایسے سوال کیوں کرتے ہو کہ جو اگر تم پہ ظاہر ہو جائیں تو تمہیں بہت برے لگیں، کیا اوٹ پٹانگ باتیں کرتے ہو، سادہ سے سوال کیا کرو جو اچھا ہو ، بزرگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ

سوال کرنا آدھا علم ہے، اگر کسی کو سوال کرنا آتا ہے تو آدھا عالم وہ پہلے ہی ہوتا ہے

اس لئے سوال بڑا سوچ سمجھ کر کیا جائے جس سے خود بھی فائدہ ہو اور دوسروں کو بھی سن کر اس کا فائدہ ہو لیکن عام طور پہ لوگ جو ہیں وہ چونکہ اس چیز کو نہیں جانتے ہیں تو پھر سوالات جو ہیں وہ عجیب وغریب کرتے ہیں آج بھی علماء سے بڑے عجیب سوالات کئے جاتے ہین ان کا کوئی نہ تو دنیا میں کوئی فائدہ اور نہ آخرت میں کوئی فائدہ، انڈہ پہلے آیا تھا کہ مرغی پہلے آئی تھے حضرت صاحب پہلے بتائیں نا، فضول سوال ہے اسی طرح جو ہے سایے کا کوئی وجود ہوتا ہے فضول سوال ہے، اگر تمہیں پتہ چل بھی جائے کہ کون پہلے پیدا ہوا تھا تو کیا اس ے کوئی قبر کا جواب آ جائے گا تمہیں یا آخرت کی کوئی گتھی سلجھ جائے گی تو بڑے دھیان سے سوچنا چاہئے کہ جو میں سوال کر رہا ہوں یا کر رہی ہوں وہ کتنا logicall ہے اور وہ کس قدر فائدہ مند ہے میرے لئے بھی اور سننے والوں کے لئے بھی لہذا سوال سے بہت سارے مسئلے حل ہو جاتے ہیں لیکن سوال بھی اچھا ہونا چاہئے تو اللہ پاک نے فرمایا کہ تم ایسی باتیں کیوں پوچھتے ہو جو اگر تمہیں بتادی جائیں تو تمہیں بری لگیں گی اس میں نیچے آیئے تفسیر نمبر ۱۷۹ پہ آئیں تو یہاں وہ مسئلہ موجود ہے

بعض لوگ حضورﷺ سے عجیب وغریب قسم کے سوالات پوچھا کرتے تھے جن میں کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ نہ ہوا کرتا تھا، یہاں تک کہ حضورﷺ ان سوالوں سے کبیدہ خاطر ہوئے اور ایک روز منبر پہ تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا

لَاتَسْئَلُوْ عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ

آج تم جس چیز کے بارے میں مجھ سے پوچھو گے وہ میں تمہیں بتادوں گا یعنی ایک دن تو حد ہی ہوگئی یعنی اس قدر عجیب وغریب سوالات تھے آقاﷺ ممبر پہ آ گئے اور کہا آج ہی پوچھ لو یہ ساری باتیں میں تمہیں بتانے کو تیار ہوں میں کھڑا ہوں پوچھ لو سارے، اب آگے کیا حالت ہوئی ذرا دیکھیے، صحابہ کرام کے سر جھکے ہوئے تھے اور زارو قطار رو رہے تھے اور کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ کوئی بات کر سکے اس وقت عبداللہ بن حذافہ جن کے نسب کے متعلق لوگ طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرتے تھے، اُٹھے اور عرض کی۔

من ابی یارسول اللہ، میرا باپ کون ہے حضورﷺ نے یہ نہیں کہا کہ مجھے کیا پتہ، مجھ سے تو کوئی فقہ کا مسئلہ دریافت کرو بلکہ اپنے خداداد وسیع علم کا اظہار فرماتے ہوئے جواب دیا کہ **ابوک حذافة** تیرا باپ حذافہ ہے، ان کی والدہ اپنے لڑکے کے سوال پہ کانپ اُٹھی اور کہنے لگی اے عبداللہ تجھ سے زیادہ نافرمان بھی کسی کا بیٹا ہو سکتا ہے تو تو مجھے برسرِ مجلس رسوا کرنا چاہتا تھا، حضرت عبداللہ کو اپنے محبوب نبی کے علم پہ اتنا اعتبار تھا کہ فرمایا کہ اگر حضورﷺ مجھے کسی حبشی غلام کا بیٹا بھی کہہ دیتے تو بھی مجھے انکار نہ ہوتا (سبحان اللہ) تو یہ حضورﷺ کی خاصیت کہ آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ پوچھو مجھ سے جو میں تمہیں بتاؤں جو تم پوچھو گے میں بتانے کو تیار ہوں تو حضرت عبداللہ بن خذافہؓ نے سوال کر لیا کہ میرا باپ کون ہے، لوگ جو ہیں ان کے نسب پہ طعنہ بازی کیا کرتے تھے کہا کرتے تھے کہ تیرا باپ کوئی اور ہے یہ خذیفہ تیرا باپ نہیں ہے تو آپ نے پھر پوچھ لیا تو حضور نے پھر بتادیا کہ تیرا باپ حذافہ ہے

تو اس ے پتہ چلا کہ ایسے سوالات جو بعض اوقات مشکل ہوتے ہیں، ایک اور بات بھی موجود ہے کہ بعض لوگ جو ہیں وہ بال کی کھال نکالنے کے عادی تھے، حج کی فرضیت کا حکم ہوا تو ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ کیا ہر سال، حضور خاموش رہے، اس نے پھر سوال دہرایا حضور نے فرمایا نہیں، اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پہ ہر سال حج فرض ہو جاتا، کیونکہ اس قسم کے سوالات مفید ہونے کی بجائے تکلیف اور مشقت کا سبب بنتے ہیں اس لئے ان سے منع فرمایا گیا ہے، میں نے دیکھا ہے آج بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں گفتگو کرتے ہیں تو سوالات کی نوعیت دیکھ کر ہی سمجھ آجاتی ہے کہ اس شخص کو کتنی کو قرآن اور حدیث کی سمجھ ہے

جیسے ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے درس قرآن میں تو کوئی حضرت درس دے رہے تھے تو درس دیتے دیتے بڑا غور سے دیکھ رہے تو وہ شخص، حضرت کے ذہن میں آیا کہ بڑے سمجھدار ہیں تو بعد میں آپ نے پوچھا کہ کوئی سوال ہے تو پوچھو، لوگوں نے سوال کئے تو آپ نے جواب بھی دیئے لیکن وہ شخص خاموش رہا تو آپ نے کہا لگتا ہے اس کو سارا علم ہے، سمجھدار بندہ لگتا ہے، گزرتے ہوئے سلام ہوئی تو کہا آپ نے کوئی سوال نہیں پوچھا تو کہنے لگا حضرت میں نے اس لئے سوال نہیں پوچھا کہ میں یہ سوچ رہا تھا سارا درس آپ دیتے رہے میرا دھیان ادھر نہیں تھا آپ نے جو باتیں کی ہیں وہ میں نہیں سن سکا، میرا دھیان ادھر تھا کہ سورج جو ہے وہ مغرب سے کیوں نہیں نکلتا، یہ مشرق سے نکلتا ہے یہ مغرب سے کیوں نہیں نکلتا، تو میں تو دھیان ادھر ہی رہا تو میں کیا سوال آپ سے کرتا، آپ نے سر پکڑ لیا اور کہا تو خاموش ہی بہتر تھا تو لوگ جو ہیں ایسے عجیب ہوتے ہیں کہ ان کو آپ کروڑوں، اربوں روپے کی باتیں سنا دیں لیکن چونکہ ان کے اندر سوالات کی عجیب سی بوچھاڑ ہوتی ہے جس کو وہ خود ہی حل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں جس سے وہ نیکی کی

باتیں بھی صحیح سمجھ نہیں پاتے، اس لئے اللہ فرما رہا ہے کہ تم ایسی باتیں نہیں پوچھو اور کہا اگر پوچھنی بھی ہے تو ذرا stay کرلو قرآن نازل ہو رہا ہے، ہم خود ہی تم پہ ظاہر کر دیں گے کیوں پریشان ہو رہے ہو۔
آگے ذرا دیکھیے کہ

حِیْنَ یَنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَکُمْ

اتر رہا ہے قرآن ہم تم پہ خود نازل کرلیں گے زیادہ مشکل سوال اور اس طرح کی اوٹ پٹانگ باتیں مت پوچھا کرو

وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ

بہت ہی پیارا جملہ، اللہ پاک بخشنے والا اور حلم والا ہے کہا تم ساری یہ حرکتیں کرتے ہو میں حلم والا ہوں جو یہ برداشت کرتا ہوں، حلم کہتے ہیں برداشت کو کہا میں حلم والا ہوں میں تمہاری ان بے ادبیوں کو جو میرے نبی کی بارگاہ میں تم کرتے ہو میں انہیں برداشت کرتا رہتا ہوں یہ میری عادت ہے میں حلیم ہوں میں حلم والا ہوں (سبحان اللہ)
اس کے بعد ایک طویل گفتگو شروع ہوتی ہے حضرت عیسیٰؑ کی وہ میں اسائنمنٹ میں آپ کو دوں گا (انشاءاللہ)
تو آیئے آج آخری آیت ہے سورۃ مائدہ کی اور اسی آیت سے سورۃ المائدہ کا نام ماخوذ ہے صفحہ نمبر ۵۲۳، آیت نمبر ۱۱۴

اللہ نے ارشاد فرمایا

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَاعِیْدًا لِّاَ وَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَO

ترجمہ:

عرض کی عیسی بن مریم نے اے اللہ ہم سب کے پالنے والے ہم پہ آسمان سے مائدہ (کھانا) خوان (دسترخوان) اتار تا کہ ہم سب کے لئے خوشی کا دن بن جائے اگلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی اور ایک نشانی تیری طرف سے ہو جائے اور ہمیں رزق دے، اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

یہ آیت اور اس کے اندر جو مائدہ کا لفظ ہے یہی وہ لفظ ہے جو سورۃ مائدہ کا وتخصیص ہے اور اسی وجہ سے سورۃ مائدہ کا نام ملحوظ ہے عیسیٰؑ کی یہ دعا ہے جو آپ نے اللہ سے فرمائی تھی ہر نبی نے اپنے لئے کچھ دعائیں مخصوص ہیں اور اللہ پاک نے اسے قبول بھی فرمایا ہے، نبیوں کی دعائیں قرآن میں لکھی ہیں اور حضورﷺ کی حدیثوں میں بھی نبیوں کی دعائیں موجود ہیں، حضرت عیسیٰؑ کی طرح اور بھی نبیوں نے اپنے رب سے جو مانگا اللہ نے انہیں قبول کیا تو ایسے ہی جو ہے آپ کی قوم نے آپ سے معجزہ طلب کیا تھا کہ اے عیسیٰؑ اگر آپ اللہ کے نبی ہیں تو آپ آسمانوں سے ہمیں کھانا منگوا کر دیں، اللہ ہمیں کھانا دے، ہم بھوکے ہیں اور بھوک ہماری مٹ جائے تو یہ معجزہ جب طلب کیا تو عیسیٰؑ نے پھر یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو ہم سب کا پالنے والا ہے ہم پہ آسمانوں سے مائدہ، خواں نازل فرما تا کہ ہم اس کو تیری نشانی بھی بنائیں اور میں اس کو حوالے کے طور پہ پیش بھی کروں اور میں اس کی وجہ سے اپنی نبوت کو ثابت بھی کروں تو اس سے بہت سارے فائدے آپ لینا چاہ رہے تھے اس سے صرف روٹی یا بھوک مٹانا ہی مقصود نہیں تھا بلکہ آپ مائدہ کو نازل کر کے بہت سارے فائدے لینا چاہتے تھے تو عیسیٰؑ نے یہ دعا مانگی، اللہ نے نازل فرمایا، اور احادیث اور مفسرین نے اس پہ طویل بحث اس طرح کی ہے کہ کبھی بھی یہ نہ دیکھا جائے کہ اس کے اندر کیا تھا اللہ نے

کیا نازل کیا، دسترخوان کے اندر کیا کھانے کی چیزیں تھیں، اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے نہ اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے، اللہ نے نازل کر دیا تھا، اللہ نے آپ کی اس بات پہ ضرور نازل فرمایا تھا لیکن اس بات پہ بحث کرنا کہ وہ کیا تھا کیوں تھا اور ہو کتنا تھا اس سے علماء نے منع فرمایا ہے

اگلا جملہ بہت پیارا ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا

جس دن تو کھانا ہم پہ نازل کرے گا وہ دن ہمارے لئے عید بن جائے گا، ہم اسے عید کی طرح منایا کریں گے کہ تیرا کھانا، تیرا خوان، تیرا دسترخوان ہم پہ نازل ہوا یہ ہمارے لئے خوشی کا دن ہوگا ہمارے اگلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی یعنی جو مجھ سے پہلے تھے ان کے لئے بھی عید ہوگی اور مجھ سے بعد والے بھی اس کو عید کے طور پہ منائیں گے تو اے مولا ہمارے اوپر دسترخوان نازل فرما، تو آپ اندازہ کیجئے کہ اگر کوئی نبی دعا کرے کھانے کے لئے اور وہ کھانا زمین پہ آئے تو وہ عید بن جائے، کیا بن جائے عید بن جائے

قرآن کے لفظ ہیں میں خود نہیں پڑھ رہا آپ کے سامنے قرآن ہے **تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا**

وہ ہمارے لئے عید بنیں تا کہ ہم خوشی کا دن منائیں کہ تیرا کھانا ہمارے پاس آیا ہے، تو نے ہم پہ نعمت نازل کی ہے، آپ میری بیٹیوں اندازہ کرو کہ اگر کھانا نازل ہونا عید بن سکتا ہے تو جس دن میرا نبی دنیا میں تشریف لایا وہ دن عید کیوں نہیں ہو سکتا، اب بعض کہیں گے کہ سانوں قرآن چوں وکھاؤ، بھئی قرآن اشارے کرتا ہے قرآن کی بہت ساری چیزیں اشاروں سے سمجھی جاتی ہیں اس کے اندر بہت سارے اشارے ہوتے ہیں اور سمجھدار کے لئے اشارہ ہوتا ہے، آپ عیسیٰ کے دسترخوان کی بات قرآن میں پڑھ رہی ہیں وہ اسے عید کہہ رہے ہیں تو جس دن اس کائنات کی سب سے بڑی نعمت نازل ہوئی ہو اس دن عید کیوں نہیں ہوگی، کہتے ہیں ہم صرف دو عیدیں مانتے ہیں، صرف دو عیدیں ہیں عید الاضحیٰ ہے اور عید الفطر ہے ، یہ تیسری عید آپ نے کہاں سے نکالی ہے تو وہ قرآن کی اس آیت سے نکالی ہے میرے دوستوں میرے بزرگوں میرے بھائیوں جو مجھے انٹرنیٹ پہ دنیا میں کہیں بھی سنو گے، قرآن کی ۱۱۴ نمبر آیت پہ آؤ سورۃ مائدہ میں، ارے کھانا نازل ہونا عید بن رہا ہے تو جس دن ۱۲ ربیع الاوّل کو میرا نبی دنیا میں آیا تو وہ دن عید کیوں نہیں ہوگا، وہ دن عید ہونا چاہئے کیونکہ اس سے زیادہ بڑی نعمت کیا ہے، اگر کھانا نعمت ہے، اگر دسترخوان نعمت ہے تو میرا نبی اس کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے، آپ آئے تو ہمیں قرآن ملا، آپ آئے تو ہمیں عید الفطر ملی، عید الاضحیٰ ملی، آپ آئے تو ہمیں (اللہ اکبر) نماز ملی، آپ آئے تو ہمیں روزہ ملا، آپ آئے تو ہمیں حج ملا، آپ آئے تو ہمیں خود خدا ملا۔

ہمیں خدا تک کس نے پہنچایا، ہمیں اللہ کے نبی نے اس کی تعلیم دی، اللہ کے نبی نے معرفت دی ہے، کلمہ کس نے سکھایا ہے کیا یہ اللہ نے تمہیں ڈائریکٹ سکھایا ہے کلمہ

یہلا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

کا کلمہ نبی نے دیا ہے تو ہر نعمت تو میرا نبی ہے تو حضور ﷺ کی جو خاصیت طیبہ ہے وہ اس آیت سے ثابت ہو رہی ہے کہ آپ کو اللہ پاک کی خاص نعمتوں میں شامل کیا جاتا ہے اور اللہ نے اس کا اظہار بھی قرآن میں مختلف آیات میں پڑھ چکا ہوں، اللہ نے اس کا اظہار کیا ہے کہ میرا نبی تمہارے لئے سب سے بڑی نعمت ہے، اس سے زیادہ بڑی کوئی اور نعمت نہیں ہے جو میں نے تمہیں دے دیا ہے یہ میرا اپنا محبوب تھا لیکن میں نے تمہیں عطا کر دیا ہے

تو آج بھی عیسیٰ کے ماننے والے اس دن کو عید کی طرح مناتے ہیں یہ جو ایسٹر ہے نا ایسٹر، عیسائیوں کا تہوار ایسٹر وہ یہی ہے اس دن یہ لوگ بڑا تیار شیار ہوتے ہیں اور روٹی پانی بڑا کھانا شانا ، یہ سارا عید کا سماں ہوتا ہے ان کے محلوں میں کیونکہ ایسٹر کے دن وہ کہتے ہیں آسمان سے کھانا آیا تھا لہذا ہم سب خوشی مناتے ہیں اور وہ آج بھی چودہ سو سال ہو گئے ہیں بلکہ پانچ سو سال پیچھے چلے جائیں تو ۵۷۲ سال پہلے حضور کی ولادت باسعادت ہوئی تو تقریباً پونے چھ سو سال، ۱۴۰۰ سال میں add کریں تو دو ہزار سال وہ لوگ جو ہیں عید منا رہے ہیں اچھا وہ منا رہے ہیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں، ہم اگر آقا ﷺ کی محبت میں کپڑے پہن لیں بازاروں کو سجا لیں ہم حضور کی محبت میں دیگ پکا لیں ہم آقا ﷺ کی محبت میں چند لوگوں کو بلا لیں، اچھا سا درس قرآن کر لیں تو پیٹ میں درد شروع ہو جاتی ہے کہ یہ کیوں کرتے ہو آپ، کہاں لکھا ہے قرآن میں بھئی ہر چیز قرآن میں ڈھونڈنی ہے تو آپ مجھے قرآن سے عالم القرآن کورس میں بیٹھی ہیں آپ ، قرآن میں مجھے نماز کی رکعتیں دکھائیں کہاں لکھی ہیں، پورے قرآن میں کہیں فجر کی چار رکعتیں کہاں لکھی ہیں، ظہر کی بارہ رکعتیں کہاں لکھی ہیں، عصر کی آٹھ کہاں لکھی ہیں، اسی طرح مغرب کی سات کہاں ہیں اور عشاء کی سترہ کہاں ہیں، پورے قرآن میں مجھے کوئی دکھا دے کہ یہ سترہ رکعتیں عشاء

کی ہیں وہ کہاں لکھی ہیں، تو سارے پڑھتے ہو کہ نہیں، تو بول دیجئے تو قرآن میں تو نہیں ہے وہ تو پتہ چلا کہ قرآن کے علاوہ بہت سارے معاملات ہیں جہاں سے علم آتا ہے اور وہ قرآن کے علوم کے ساتھ مل کے وہ سمجھ آتی ہے نہیں تو نہیں آتی ہے، روزہ کب کھولنا ہے کب افطار کرنا ہے، حج کے کتنے رکن ہیں منی میں کتنی دیر رہنا ہے، مزدلفہ میں کتنی دیر رہنا ہے، حجرِ اسود کو کب چومنا ہے، طواف کتنے ہوتے ہیں ان میں دعا کونسی پڑھی جاتی ہے، قربانی کب کرنی ہے کس وقت کرنی ہے کس کے اوپر قربانی واجب ہے کس کے اوپر نہیں ہے، عورت قربانی کرے تو وہ کیا کرے، سر منڈھوانا عورت کے لئے کتنا ہے اور مرد کے لئے کتنا ہے، یہ قرآن میں کہاں ہے تو ابھی حج آ رہا ہے تو سارے وہاں پہ کرو گے کہ نہیں، کرے گی ساری دنیا تو آپ سارے سمجھدار ہیں اس لئے بات کو ذہن نشین کریں میں اس لئے آپ کے سامنے ایک ایسا مسئلہ رکھ رہا ہوں جو آپ کے ذہن کی تمام بند کھڑکیاں کھول دے گا جو بعض اوقات انسان تکلیف میں آ جاتا ہے اور لوگ اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں، ہر شے قرآن سے ثابت نہیں ہو سکتی، جو لوگ یہ بات کرتے ہیں کہ قرآن سے ثابت کرو تو مجھے یہ لفظ قرآن میں دیکھا دو کہ قرآن کہتا ہے کہ مجھ سے ثابت کرواؤ، قرآن کے اندر ہے ہی نہیں کہ مجھ سے ثابت کرواؤ، یہ بھی نہیں ہے کہ مجھ سے ثابت کرواؤ تو ایک مسئلہ جو یہاں حل ہوا آج دوبارہ سے ہم نے اس کی تجدید کی کہ اگر عیسیٰؑ کے لئے کھانا عید بن سکتا ہے تو مسلمانوں کے لئے محمد عربی ﷺ کی ولادت بھی عید بن سکتی ہے، مل کر ذرا سبحان اللہ کہیے، یہ طریقہ قرآن کا ہے یہ کسی کا اپنا بنایا ہوا نہیں ہے، قرآن نے اشارہ کر دیا

اور آپ ذرا اس پہ بھی ذرا غور کریں جب آپ قرآن پڑھا کریں تو کم از کم اپنے ذہن کو ذرا اس پہ بھی حرکت دیا کریں کہ اس بات کو بتانے کی ہمیں کیا ضرورت تھی اللہ کو، اللہ کے نبی کو یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ اے نبی آپ ذرا سن لیجئے کہ عیسیٰؑ نے ہم سے دعا مانگی تھی اور ہم نے پھر آسمان سے نازل کر دیا تھا اور پھر انہوں نے کہا تھا کہ مولا یہ ہمارے لئے عید بنے گا،

میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ارے قرآن کے سمجھنے والے کے لئے یہ چیز فوراً کھٹکتی ہے ہمیں کیوں بتایا جا رہا ہے یہ، ہمیں کیا فائدہ اس بات کو سننے سے کہ عیسیٰؑ کی قوم منائے عید اس دن، اس سے ہمیں کیا، مولا اس سے تو ہمیں کیا تعلیم دے رہا ہے تو وہ تعلیم یہ ہے کہ کل کو تمہارے اوپر بھی یہ اعتراض آئیں گے کہ تمہارا نبی جس دن پیدا ہو گا اس دن عید ہو گی، عید میلاد النبی ﷺ ہو گی، تو لوگ تمہارے اوپر اعتراض کریں لیکن تمہیں تعلیم یہ دے رہا ہوں کہ ہم نے تو عیسی کے لئے کھانا عید ابنا دیا تھا تو تمہارے لئے تمہارا نبی عید نہیں بن سکتا (اللہ اکبر)

تو یہ ایک معاملات ہیں آپ آیئے صفحہ نمبر ۵۲۳ پر اس میں **حضرت صدر الافاضل مراد آبادیؒ** کا حوالہ درج کیا گیا ہے، حضرت پیر کرم شاہ الازہریؒ نے اس شخصیت کا نام لکھا ہے جس پہ تمام مفسرین متفق ہیں اور یہ صدر الافاضل مراد آبادیؒ جو ہیں یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی تفاسیر میں بڑی محنت فرمائی ہے اور آپ نے پوری دنیا میں تفاسیر کے بہت سارے جو آپ کے شاگردوں میں سے بھی لوگ ہیں جنہوں نے تفاسیر لکھی ہیں تو آپ نے اس کو لکھا کہ

اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ پاک کی خاص رحمت نازل ہوئی اس روز کو عید منانا، خوشیاں منانا، شکرِ الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سیّد عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ پاک کی عظیم ترین نعمت ہے اور بزرگ ترین رحمت ہے اسلئے حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح وسرور کرنا مستحسن اور محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے

تو اس سے یہ بات بالکل آپ کے ذہن میں clear ہوئی اور کوئی گنجائش نہیں چھوڑ گئی، اتنا بڑا refrence دے دیا گیا کہ اب اس کے آگے کوئی اپنی دلیل کتنی بھی دے وہ نہیں ٹھہر سکتی، یہ آیت کریمہ پڑھنے کے بعد آیئے آخری آیت جو اس سورۃ مبارکہ کی آج ہم نے پڑھنی ہے، ہے تو ذرا کافی لمبی ہے لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ اس بات پہ آ جاؤں جو ہمارا موضوع ہے، صفحہ نمبر ۵۲۴، آیت نمبر ۱۱۶ سے یہ مضمون شروع ہو گا یہ آخر تک جائے گا آیت نمبر ۱۲۰ تک، جہاں آیت ختم ہو جائے گی۔

آیت:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَکَ

مَایَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ط اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ لَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّا مُ الْغُیُوْبِ○مَاقُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ وَ کُنْتُ عَلَیْھِمْ شَہِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ط وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ○اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ○

ترجمہ:

اور جب پوچھے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بن مریم سے، کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا، وہ عرض کریں گے پاک ہے تو ہر شریک سے کیا مجال تھی میری کہ میں تجھے کہوں ایسی بات جس کا مجھے کوئی حق نہیں ہے اگر میں نے کہی ہوتی ایسی بات تو تو ضرور جانتا اس کو، تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی خوب جاننے والا ہے تمام غیبوں کا نہیں کہا میں نے انہیں (سبحان اللہ) **مَاقُلْتُ لَھُمْ**

نہیں کہا میں نے انہیں مگر وہی کچھ جس کا تو نے حکم دیا مجھے کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور میں ان پہ تھا گواہ جب تک ان میں رہا، اور جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو تو ہی نگران تھا ان پر اور تو تو ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا ہے، اگر تو عذاب دے انہیں تو یہ بندے ہیں تیرے اور اگر تو بخش دے ان کو تو بلا شبہ تو ہی سب پہ غالب اور بڑا دانا ہے۔

یہ آیت جو میں نے ابھی پڑھی ۱۱۶ سے ۱۱۸ تک، یہ مضمون جو ہے اس خاص مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو قیامت کے دن گفتگو ہوگی یہ ابھی نہیں ہوئی یہ ہونی ہے ابھی اور قرآن کی گہرائی ملاحظہ کیجئے کہ وہ گفتگو جو ابھی قیامت کے دن ہونی ہے اللہ نے وہ بھی قرآن میں درج کر دی اور اس کو بھی بتا دیا کہ ہم نے عیسیٰ سے بات کرنی ہے وہاں، وہاں ہم عیسیٰؑ سے یہ گفتگو کریں گے ہم پوچھیں گے عیسیٰ سے جب پوچھے گا اللہ کہ

اے عیسیٰ کیا تم نے کہا تھا لوگوں سے کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو آج یہ یہی کہتے پھرتے ہیں نا سارے عیسائی، یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ، مریمؑ اور جبرائیلؑ یہ تینوں مل کر خدا ہیں یہ ان کا عقیدہ ہے اور یہ اس پہ قائم ہیں تو اللہ پوچھ رہا ہے کہ اے عیسیٰؑ کیا تو نے یہ تعلیم دی تھی انہیں یہ بتایا تھا کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا، وہ عرض کریں گے پاک ہے تو ہر شرک سے مولا تو تو ان چیزوں سے پاک ہے تو کسی کے ساتھ شریک نہیں ہے اور نہ تیرا کوئی شریک ہے کیا مجال تھی میری کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھے کوئی حق نہیں ہے، کیا مجال ہے تیرا نبی ہوں، تیرا ایک برگزیدہ بندہ تو ہوں لیکن میں یہ بات نہیں کر سکتا اگر میں نے کہی ہوتی ایسی بات تو تو ضرور جانتا اس کو

آپ اندازہ کیجئے کہ کس قدر پیارا جملہ ہے کہ مولا اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تو تو جانتا ہے تو تو پہلے کو بھی جانتا ہے، آخر کو بھی جانتا ہے تجھے علم ہے میں نے کیا کیا باتیں کی ہیں، میں نے تو ایسی بات نہیں کی ہے جو میرے جی میں ہے اور جو میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے مولا میں تو ایسی کوئی بات نہیں کر سکتا، ایسا تو کوئی جملہ میں نے نہیں کہا، ہاں وہی کہا ہے جو تو نے حکم دیا اور تو میرا بھی پروردگار ہے اور میں اس وقت تک تو گواہ ہوں جب تک میں ان کے اندر تھا اور جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو تو ہی نگران تھا، آپ یہاں لفظ دیکھیں کہ اُٹھا لیا، آپ عالم بن رہے ہیں تو ان لفظوں کی طرف دھیان کریں جب تو نے مجھے اُٹھا لیا، یہ کہتے ہیں کہ نہیں عیسیٰؑ نے ہماری خاطر سلیب پہ قربانی دی ہے اور اس نے ہمارے

لئے سلیب کے اوپر اپنے آپ کو قربان کر دیا ہے لہذا ہمارے سارے گناہوں کی سزا عیسیٰؑ لے چکے ہیں اب ہم شراب پئیں، جوا کھیلیں، قتل کریں کچھ بھی کریں ہم بخشے ہوئے ہیں کیونکہ عیسیٰؑ ہمارے گناہوں کی سزا سلیب پہ لے کے جا چکے ہیں تو اس لفظ سے کہ تو نے مجھے اُٹھالیا، اس لفظ سے عیسائیوں کے اس عقیدے کی جڑ کاٹ دی گئی ہے ،اُٹھانے سے مراد چوتھے آسمان پہ زندہ اُٹھانا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اور قرآن میں موجود ہے کہ

ہم نے عیسیٰؑ کو چوتھے آسمان پہ زندہ اُٹھایا اور آج بھی وہ زندہ موجود ہیں اور قیامت کے نزدیک وہ زمین پہ تشریف لائیں گے اور اپنا کلمہ چھوڑ کر محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھیں گے، تو یہاں لفظ بتا رہے ہیں کہ تو نے مجھے اُٹھالیا اور تو ہی نگران تھا ان پر اور تو ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا ہے

اب آگے یہ جو آیت ہے ابھی آخری جو ہم پڑھنے والے ہیں اس آیت کو حضور ﷺ نے بہت پڑھا ہے اور آپ نے اس کو اپنی تلاوت کا حصہ بنایا ہے۔

اگر تو عذاب دے انہیں تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے ان کو تو بلاشبہ تو ہی غالب اور بڑا دانا ہے

حضرت عیسیٰؑ کا یہ جملہ قرآن کی زینت بنا اور یہ اللہ کا کلام بننے کی سعادت پا گیا عیسیٰؑ کا یہ جملہ، آپ کی زبان سے یہ نکلا کہ اے اللہ تو اگر انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں میں کیا کر سکتا ہوں میں نے تو ان کو یہ تعلیم نہیں دی تھی، اچھا یہاں جو گفتگو ہے اس کے ذمن میں جو احادیث میں آتا ہے

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جب یہ گفتگو اللہ پاک فرمائے گا عیسیٰؑ سے، تو اس وقت جو رعب کا عالم ہو گا جو اللہ کی بارگاہ کا ایک رعب ہے یا اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا ایک خاص قسم کا ڈر اور خوف ہے جب اللہ بلائے گا نا عیسیٰؑ کو تو اور آپ کو کھڑا کر دیا جائے گا تو اللہ خود کلام کرتے ہوئے پوچھے گا کہ

اے عیسیٰؑ کیا تو نے کہا تھا کہ تو خدا ہے تو عیسیٰؑ اللہ کے ان کلمات کو برداشت نہیں کر پائیں گے اور آپ کے جسم کے بال بال سے خون کے فوارے چھوٹ پڑیں گے، اس قدر اللہ کا رعب ہو گا اور پھر آپ آگے جملے کہیں گے کہ نہیں مولا میں نے ان سے نہیں کہا تھا ان بدبختوں نے خود ہی یہ چیز بنالی ہے میں نے تو ان کو تیرے آخری نبی کی بشارت بھی سنائی تھی کہ میرے بعد ایک اللہ کا ایک رسول آئے گا وہ میرے بعد آئے گا میں جونہی چلا گیا تو میرے بعد اگر وہ آیا تو تم نے مجھے چھوڑ کر اس کی پیروی کرنی ہے یہ تو میں ان کو کہہ کر آیا تھا

تو احادیث میں بھی اس کی تصریح موجود ہے تو آقا ﷺ اس آیت کو بہت پڑھا کرتے تھے کہ

"اگر تو عذاب دے انہیں تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے ان کو تو بلاشبہ تو ہی غالب اور تو بڑا دانا، حکیم ہے"

آقا ﷺ کو اپنی امت کی نے حد و حساب فکر تھی اور آپ اپنی امت کے لئے بڑا رویا کرتے تھے اور یہ جملہ آپ نے اپنے رب کے سامنے اپنی امت کے لئے کہا کرتے تھے کہ تو ان بندوں کا مالک ہے لیکن اگر تو ان کو بخش دے، آیت نمبر ۱۱۸ کی تفسیر جو ہے، صفحہ نمبر ۲۲۶ پہ تفسیر نمبر ۲۱۰ موجود ہے اس پہ ذرا آئیں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی

فمن تبعنی فانه منی و من عصانی فانک انت العزیز الحکیم

اے میرے رب جس نے میری فرمانبرداری کی وہ میرے گروہ میں سے ہو گا اور جس نے نافرمانی کی اس کا معاملہ تیرے سپرد ہے بے شک تو غفور و رحیم ہے، اور پھر یہی آیت

تلاوت فرمائی **Oاِنْ تُعَذِّبْھُمْ** یہی آیت جو میں نے ابھی پڑھی ہے، حضورﷺ زاروقطار رو پڑے اور آپ نے عرض کی **اللھم امتی** اللہ پاک نے جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ میرے محبوب کے پاس جاؤ اور اس سے رونے کی وجہ پوچھو، حالانکہ اللہ پاک تو سب کچھ جانتا ہے، جبرائیلؑ حاضر ہوئے اور دریافت کیا تو رحمت عالمﷺ نے اپنی امت کی بخشش کے متعلق اندیشہ ظاہر کیا تو اللہ پاک نے پھر جبرائیلؑ کو یہ پیغام دے کر اپنے محبوبﷺ کے پاس بھیجا

فقال اللہ یا جبریل اذھب الی محمد فقل انا سنر ضیک فی امتک ولا نسو ء ک۔(صحیح مسلم کی حدیث)

اے مصطفےٰﷺ آپ رنجیدہ نہ ہوں یقیناً آپ کی امت سے ایسا رحمت کا سلوک کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں گے اور ان سے ایسا معاملہ نہ ہوگا جو آپ کو ناگوار گزرے گا ، یہ آیت جو ہے حضورﷺ جب پڑھتے تھے اور **اللھم امتی** کہتے تھے آقاﷺ کے ذریعے اس آیت کے ذمن میں یہ نازل کیا کہ کہ اے نبیﷺ ہم آپ کو آپ کی امت کے حوالے سے خوش کردیں گے کوئی ایسا عمل ان کے ساتھ نہیں کریں گے جس سے آپ کی طبیعت پر بوجھ آئے، آپ اپنی امت کی فکر نہ کریں ہم انشاءاللہ اپنے محبوب کی امت کی خود فکر کرنے والے ہیں (اللہ اکبر)

آگے فرمایا، آخر میں یہ آیت جو آخر میں ختم ہو رہی ہے کہ اللہ پاک **نیک لوگوں** کا گفتگو کرتے ہوئے فرما رہا ہے کہ ان کے نیچے نہریں ہوں گی، باغات ہوں گے ، اللہ پاک ان سے راضی ہو گیا اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہو گئے یہی بڑی کامیابی ہے، جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب کچھ اللہ کا ہے اور وہ ہر چیز پہ قدرت رکھنے والا ہے

اس آیت پر یہ سورۃ مبارکہ ختم ہوتی ہے اور آج کا ہمارا درس بھی سورۃ مائدہ کا یہاں پہ اختتام پذیر ہوتا ہے اللہ پاک ہمیں سورۃ المائدہ کی سمجھ عطا فرمائے، اور جتنے بھی ہم نے ان سے موتی چنے ہیں وہ ہماری دنیا اور آخرت کا خزانہ اللہ بنائے، اللہ قرآن کے نور سے ہمارے دلوں کو مزیّن فرمائے۔(آمین)